عمران سیریز

جہنم سے فرار

ظہیر احمد

جہنم سے فرار دوم

ارسلان پبلی کیشنز ملتان







ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

71 B

عمران سیریز نمبر

جہنم سے فرار

حصہ دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ چویشنز قطعی فرضی ہیں بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 150/-



محترم قارئین!

السلام علیکم:۔

میرے نئے ناول ''جہنم سے فرار'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ناول جس تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے اور ایکشن کی حدوں کو چھو رہا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً بے قرار ہوں گے۔

میں آپ کا زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جدید دور میں موبائل اور انٹرنیٹ آنے کی وجہ سے ہم سب خطوط کی دنیا کو چھوڑ چکے ہیں۔ موبائل اور انٹرنیٹ سے میسج اور پیغامات کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے جس سے ہماری قدیم تہذیب اور آدھی ملاقات کا ذریعہ تقریباً ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ ایک وقت ہوتا تھا جب ہر کوئی اپنے عزیز، رشتہ داروں، دوستوں اور خاص طور پر مصنفین کو خطوط لکھ کر اپنی پسند اور ناپسند کا اظہار کرتے تھے۔ اس دور میں، میں بھی بچوں کے ایک رائٹر کا مداح رہا ہوں اور انہیں مسلسل خطوط لکھتا رہا ہوں جن کے کبھی جواب ملتے تھے اور کبھی نہیں لیکن میں جو ناول بھی پڑھتا تھا اس ناول کے بارے میں جو بات مجھے پسند آتی یا نہ آتی تو میں اس کے بارے میں اس مصنف کو خط ضرور لکھتا تھا۔ مجھے یہ یقین ہوتا تھا کہ مجھے جواب ملے یا نہ ملے لیکن میرا خط ان تک پہنچ جائے گا اور انہیں میری پسند اور نا

پسند کا یقیناً علم ہو جائے گا اور آئندہ آنے والے ناولوں میں مجھے وہ سب کچھ پڑھنے کو ملے گا جو مجھے پسند ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا۔ آپ کے خطوط آتے تو ہیں لیکن ان کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ کچھ خطوط ایسے ہوتے ہیں جنہیں شائع نہ کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ ان خطوط میں مجھے صرف تنقید سے ہی نوازا گیا ہے۔ وہ خطوط تعریفی ہی ہوتے ہیں لیکن ان میں ایسی کوئی بات نہیں ہوتی جسے خصوصی طور پر شائع کیا جا سکے۔ مثال کے طور پر مجھے سو سے زائد نئے ناولوں کے نام لکھ کر بھیج دیے جاتے ہیں یا نئی کہانیوں کے ایسے آئیڈیے دیے جاتے ہیں جن پر کام کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہوتا ہے۔ اس لئے چاہتے ہوئے بھی میں ان صفحات میں خطوط شائع کرانے سے رہ جاتا ہوں۔ اس لئے آپ سے التجا ہے کہ آپ مجھے ایک عدد خط ضرور لکھا کریں جو اتنا دلچسپ ہو کہ آپ بھی پڑھیں اور دوسرے قارئین بھی تاکہ وہ میرے ناولوں کے ساتھ ساتھ آپ کے خطوط کو بھی سراہ سکیں۔ امید ہے آپ میری اس درخواست کو ضرور قبول کریں گے اور آج ہی خط لکھ کر مجھے ارسال کریں گے۔

اب اجازت دیں۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

جو افراد کمرے میں دوڑتے ہوئے اچانک داخل ہوئے تھے ان کی تعداد چار تھی۔ یہ دیکھ کر جولیا اور عمران کے ساتھ ساتھ کامبو کے چہرے پر بھی سکون آ گیا کہ وہ ان کے ہی ساتھی تھے جو اس پوائنٹ پر موجود تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"بلیو برڈ وین تیار ہے۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے"...... ان میں سے ایک آدمی نے کامبو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو کامبو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مسلح افراد کہاں ہیں۔ کیا وہ ابھی اندر نہیں آئے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ باہر ہی موجود ہیں۔ انہوں نے عمارت کے گرد گھیرا تنگ کر دیا ہے اور وہ وہیں رک گئے ہیں جیسے وہ کسی کا انتظار کر رہے ہیں"...... اسی نے کہا۔

"ہم ان کے گھیرے کو توڑ کر کیسے نکلیں گے"...... جولیا نے

پوچھا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ یہ لوگ ہمیں نہیں پکڑ سکیں گے۔ میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ ہم یہاں سے نکل جائیں گے"...... کامبو نے کہا۔

"لیکن کیسے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ سب آپ مجھ پر چھوڑ دیں"...... کامبو نے کہا۔

"تو چلو جلدی۔ اب کس بات کا انتظار ہے"...... عمران نے کہا تو کامبو نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا وہ سب اس کے پیچھے لپکے۔ کامبو انہیں لے کر ایک تہہ خانے میں آ گیا۔ کامبو کے اشارے پر اس کے ایک ساتھی نے فرش پر موجود فرش میں بنا مین ہول جیسا ڈھکن کھول دیا۔ ہول کا ڈھکنا ہٹتے ہی انہیں لوہے کی سیڑھیاں نظر آئیں۔

"نیچے اتریں جلدی"...... کامبو نے کہا تو عمران نے جولیا کو اشارہ کیا۔ جولیا فوراً ہول کی طرف بڑھی اور پھر وہ لوہے کی سیڑھیوں سے نیچے اترتی چلی گئی۔ اس کے بعد عمران نیچے اترا اور پھر کامبو اور پھر اس کے ساتھی ایک ایک کر کے نیچے اترتے چلے گئے۔ آخری آدمی نے ہاتھ بڑھا کر ہول کا ڈھکنا بند کر دیا تھا۔ ڈھکن بند ہوتے ہی وہاں اندھیرا پھیل گیا لیکن چند لمحوں بعد وہاں روشنی پھیلتی چلی گئی۔ عمران نے دیکھا کہ ان میں سے ایک نے دیوار میں لگا ہوا سوئچ دبا کر روشنی کی تھی۔ عمران نے مین ہول کا

جائزہ لیا۔ یہ مین ہول متروک ہو چکا تھا کیونکہ سرنگ بالکل خشک تھی اور اس قسم کی بدبو آ رہی تھی جیسے سالہا سال سے بند رہنے والی عمارت کے کمروں سے آتی ہے۔ وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ دو سو قدم چلنے کے بعد پھر سیڑھیاں آ گئیں اور وہ اوپر چڑھنے لگے۔ مین ہول کا ڈھکنا ہٹا دیا گیا تھا عمران بھی اوپر پہنچ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ کمرے کا دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی باہر آئے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اب وہ جس کمرے میں پہنچے تھے وہ کمرہ نہیں تھا بلکہ ایک گیراج تھا اور وہاں ایک مضبوط اور انتہائی تیز رفتار نیلے رنگ کی بلیو برڈ وین کھڑی تھی۔ وین کی ڈرائیونگ سیٹ کامبو نے سنبھال لی۔ سیٹ چونکہ خاصی بڑی تھی اس لئے عمران اور جولیا سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھ گئے جبکہ کامبو کے باقی آدمی وین کے عقبی حصے میں بیٹھتے چلے گئے۔ کامبو نے ڈیش بورڈ سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نکال لیا اور پھر جیسے ہی اس نے ریموٹ کنٹرول کا رخ دروازے کی طرف کر کے اسے آپریٹ کیا دروازہ خود بخود کسی شٹر کی طرح اوپر کی طرف کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی کامبو نے وین سٹارٹ کی اور اسے بیک کرتا ہوا گیراج سے باہر لے آیا۔ گیراج سے باہر آ کر اس نے ریموٹ آلے کا رخ ایک بار پھر دروازے کی طرف کر کے کوئی بٹن پریس کیا تو گیراج کا دروازہ اسی طرح خود بخود بند ہو گیا جس طرح وہ کھلا تھا۔

وین اب ایک چھوٹی سی سڑک پر تھی۔ یہ سڑک ایک طرف سے

بند تھی۔ کامبو نے وین موڑی اور تیزی سے سامنے والے راستے کی طرف بڑھاتا لے گیا۔ وین گلی سے نکل کر جیسے ہی عمارت والی سڑک پر آئی عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سڑک کی پوری طرح سے ناکہ بندی کی جا چکی تھی اور سڑک کے اختتام پر کئی گاڑیاں نظر آ رہی تھیں ان گاڑیوں کے پاس مسلح افراد کھڑے تھے۔

"لگتا ہے ہم ان کے گھیرے میں آ جائیں گے"...... کامبو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا اور کوئی راستہ نہیں تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ جس گلی میں گیراج ہے وہ آگے جا کر بند ہو جاتی ہے اس لئے ادھر آنا پڑا ہے"...... کامبو نے جواب دیا۔ اسی لمحے سامنے سے دو مسلح افراد دوڑ کر اس طرف آئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ اشارے سے انہیں وین روکنے کا کہہ رہے تھے۔

"تو وہ رکنے کا اشارہ کر رہے ہیں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جس طرف سے یہ دونوں آ رہے ہیں۔ اسی سائیڈ میں ایک اور سڑک ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو ان دونوں کو وین سے اڑا کر میں اس سڑک پر جا سکتا ہوں"...... کامبو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اڑا دو انہیں"...... عمران نے ہونٹ بھینچ کر کہا تو کامبو کے چہرے پر کرختگی ابھر آئی۔ اس نے جان بوجھ کر وین کی

رفتار کم کرنی شروع کر دی۔ اس کا انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ گاڑی روک رہا ہو۔ مگر مسلح افراد کے پاس پہنچتے ہی اس نے اچانک پیڈل دبایا اور وین کی رفتار ایک جھٹکے سے بڑھا دی۔ مسلح افراد جو وین رکتے دیکھ کر اپنی مشین گنیں نیچے کر چکے تھے مار کھا گئے۔

وین ان پر چڑھتی چلی گئی۔ وین ان دونوں کو کچلتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی اور پھر کامبو نے بڑے ماہرانہ انداز میں وین کو سائیڈ میں نظر آنے والی دوسری سڑک کی طرف گھما دیا۔ اس طرف بھی چند مسلح افراد موجود تھے۔ اس سے پہلے کہ مسلح افراد کچھ سمجھتے۔ کامبو نے یکلخت پیڈل دبایا اور دوسرے لمحے وین انتہائی تیز رفتاری سے مسلح افراد کی طرف بڑھی۔ مسلح افراد نے بمشکل دائیں بائیں کود کر خود کو وین کے نیچے آنے سے بچایا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر وین پر فائرنگ کرتے، کامبو وین روکے بغیر تیزی سے آگے بڑھاتا لے گیا۔

"سامنے کوئی نہیں ہے۔ اب ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں"۔ کامبو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور وین تیزی سے سامنے والی سڑک کی طرف دوڑاتا لے گیا۔ عقب سے مسلح افراد نے سنبھلتے ہی وین پر فائرنگ کی لیکن اس وقت تک کامبو وین ان سے دور لے آیا تھا اور پھر آگے جاتے ہی اس نے وین ایک اور سڑک پر موڑی اور پھر وہ وین کو مختلف سڑکوں پر گھماتا ہوا آگے بڑھاتا لے گیا۔

"اس خیال میں مت رہنا کہ وہ تعاقب نہیں کریں گے۔ وہ نہ

صرف پیچھے آئیں گے بلکہ شہر بھر کی اسکوارڈ کاروں کو ہمیں گھیرنے کے لئے ہمارے راستے میں جمع کر ڈالیں گے"...... عمران نے کہا۔

"بالکل صحیح کہا آپ نے۔ میں ڈائریکٹ پوائنٹ تھری پر جانے کی بجائے وین مضافات کی جانب لے چلتا ہوں"...... کامبو نے کہا۔

"کیوں۔ مضافات کی طرف کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"شہر کی نسبت وہاں نکل جانے کے امکانات بہت زیادہ ہیں"...... کامبو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر مضافات ہی کی جانب چلو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ہونہہ۔ وہ ہمارے پیچھے لگ چکے ہیں"...... کامبو نے بیک ویو مرر میں دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران نے بھی بیک ویو مرر میں دیکھا تو اسے اپنے عقب میں دو گاڑیاں آتی دکھائی دیں جو برق رفتار سے ان کے پیچھے آ رہی تھیں۔

"دو گاڑیاں ہیں اور کافی پیچھے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی اور آئیں گی۔ ممکن ہے آگے سے راستہ بند کرنے کی کوشش کریں اس لئے آگے کا زیادہ خیال رکھو"...... عمران نے کہا۔

"بہت بہتر جناب"...... کامبو نے کہا۔

"یہ بتاؤ پوائنٹ تھری کے علاوہ قریب میں اور کوئی ٹھکانہ ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ باس کے باقی ٹھکانے بہت دور ہیں۔ ہم وہاں نہیں پہنچ سکیں گے"...... کامبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ تعاقب کرنے والی گاڑیاں ہر ممکن کوشش کے باوجود ان کی وین سے فاصلہ کم نہیں کر سکی تھیں۔ کامبو کافی ماہر ڈرائیور معلوم ہو رہا تھا وہ وین یوں اڑائے لئے جا رہا تھا جیسے وہ کسی جیٹ جہاز میں ہو اور اسے ہوا میں اڑانے کے لئے رن وے پر دوڑا رہا ہو۔ کچھ دیر بعد وہ مضافاتی علاقے میں پہنچ گئے۔ شہر کافی پیچھے رہ گیا تھا اور کھیتوں کے سلسلے سڑک کے دونوں سمت شروع ہو گئے تھے۔

سڑک پر بھوسے سے بھرے کئی اوپن ٹرالر گزر رہے تھے۔ کامبو [illegible] کے باوجود احتیاط سے وین ان سے بچاتا ہوا آگے لے جا رہا تھا۔ مسلح افراد کی گاڑیاں بدستور پیچھے تھیں اور یہاں آتے ہی چونکہ وین کی رفتار قدرے کم ہو گئی تھی اس لئے مسلح افراد کی گاڑیاں ان کے قریب آتی جا رہی تھیں۔

"بھوسے کی کسی گاڑی کو اس طرح سائیڈ مارو کہ بھوسہ سڑک پر بکھرتا چلا جائے"...... عمران نے کہا۔

"ویری گڈ آئیڈیا جناب"...... کامبو نے کہا اور پھر اس نے بڑی ہوشیاری سے ایک ٹرالر کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے سائیڈ مار دی۔ ٹرالر اس ٹکر سے سڑک پر بری طرح سے لہرا گیا اس سے پہلے کہ ٹرالر کا ڈرائیور ٹرالر سنبھالتا کامبو نے ایک بار پھر ٹرالر کو مخصوص انداز میں سائیڈ مار دی۔ اس بار ٹرالر کا ڈرائیور ٹرالر نہ

سنبھال سکا۔ ٹرالر ترچھا ہوا اور الٹ کر سڑک پر گرتا چلا گیا اور اس پر لدا ہوا بھوسہ سڑک پر پھیلتا چلا گیا۔ جیسے ہی بھوسہ سڑک پر گرا عمران جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس نے ہاتھ کھڑکی سے باہر نکال کر سڑک پر بکھرے ہوئے بھوسے پر فائرنگ کر دی۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز سے ماحول گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے شعلہ سا لپکا اور بھوسہ دھڑا دھڑ جلنے لگا۔

"گڈ شو۔ اب انہیں ہمارے پیچھے آنے کا موقع نہیں ملے گا"۔ کامبو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے وین کی رفتار بڑھا دی۔

"ہاں۔ اس موقع کا فائدہ اٹھاؤ اور اب محفوظ مقام کی جانب نکل چلو"...... عمران نے کہا۔

"یہ سڑک بہت لمبی ہے جناب"...... کامبو نے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے پوچھا۔

"مطلب یہ ہے کہ یہ سڑک تیس کلو میٹر لمبی ہے اور راستے میں کسی جگہ کوئی دوسرا موڑ نہیں ہے۔ ہمیں یہاں سے نکلنے میں وقت لگ جائے گا"...... کامبو نے کہا۔

"ہونہہ"...... عمران کے حلق سے غراہٹ نما آواز نکلی۔

"تیس کلو میٹر کے بعد سڑک چار مختلف راستوں کی طرف جاتی ہے۔ وہاں سے ہم کسی بھی سمت نکل سکتے ہیں جناب"...... کامبو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تب تک ڈی فورس مختلف راستوں سے گزر کر ہمیں گھیرنے آ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"مجبوری ہے جناب"...... کامبو نے کہا۔

"ہونہہ۔ گاڑی روکو"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص بات جناب"...... کامبو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے وین کی رفتار کم کی اور وین سڑک کی سائیڈ پر روک دی۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔ جیسے ہی وین رکی اس نے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور پھر وہ وین سے اترنے کی بجائے وین کی چھت پکڑ کر اوپر چڑھتا چلا گیا۔ وین کی چھت پر پہنچ کر وہ چاروں طرف کا جائزہ لینے لگا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو"...... جولیا نے وین سے باہر آ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم وین میں بیٹھو جلدی"...... عمران نے کہا۔ جولیا چند لمحے حیرت سے اسے دیکھتی رہی پھر اس نے عمران کو وین کی چھت سے چھلانگ لگا کر نیچے اترتے اور سڑک کی سائیڈ پر موجود ایک درخت کی طرف بڑھتے دیکھا۔ عمران بھاگتا ہوا اس درخت کی طرف بڑھا اور پھر وہ اس درخت پر بندروں کی سی پھرتی سے چڑھتا چلا گیا۔ درخت کی بلندی پر آ کر وہ ایک جگہ رکا اور پھر اس نے بلندی سے سڑک اور کھیتوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ دور تک کھیت ہی کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ چونکہ عمران ایک اونچے درخت پر

تھا اس لئے اسے دور سڑک پر آگ کے شعلے بھی دکھائی دے رہے تھے۔ یہ وہی آگ تھی جو اس نے فائرنگ کر کے سڑک پر بکھرے ہوئے بھوسے میں لگائی تھی۔

آگ کے شعلوں میں عمران نے دور سڑک پر مزید سیاہ رنگ کی گاڑیاں دیکھیں جو تیزی سے آگے بڑھی آ رہی تھیں یہ ویسی ہی گاڑیاں تھیں جو اس نے پوائنٹ فائیو کی عمارت کے باہر دیکھی تھیں اور ظاہر ہے یہ گاڑیاں ڈی ایجنسی کی فورس کی گاڑیاں تھیں جو اس طرف آ رہی تھیں۔ وہ کسی بھی وقت سڑک پر جلتا ہوا بھوسہ ہٹا کر یا پھر گاڑیاں کھیتوں سے نکال کر جلتے ہوئے بھوسے سے بچ کر سڑک کے دوسرے حصے پر آ سکتے تھے۔

عمران نے سڑک کی دوسری طرف دیکھا۔ سڑک بالکل سیدھی جا رہی تھی۔ عمران نے سڑک کی دونوں اطراف کا جائزہ لیا اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی سڑک کے دونوں طرف بے شمار پگڈنڈیاں اور کچے راستے نظر آ رہے تھے عمران نے ایسے ہی ایک راستے کا انتخاب کیا اور درخت سے اتر آیا۔

''چلو''...... عمران نے آ کر وین میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کوئی خاص بات جناب''...... کامبو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ جہاں بھوسے میں آگ لگائی ہے وہاں اب سات آٹھ گاڑیاں موجود ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا وہ جلتے ہوئے بھوسے سے بچ کر نکل آئے ہیں''...... کامبو نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''نہیں۔ وہ لوگ جلتے ہوئے بھوسے سے سڑک صاف کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکیں گے لیکن اگر انہوں نے گاڑیاں کھیتوں میں اتار لیں تو وہ جلتے ہوئے بھوسے سے بچ کر نکل آئیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''پھر تو وہ بہت جلد دوبارہ ہمارا تعاقب شروع کر دیں گے''...... کامبو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور اب جیسا میں کہوں ویسا ہی کرتے رہو''...... عمران نے کہا اور سڑک کو بغور دیکھنے لگا تاکہ انتخاب کئے ہوئے کچے راستے کو پہچان کر وین اس طرف لے جا سکے۔

''ٹھیک ہے جناب۔ بتائیں کیا کرنا ہے''...... کامبو نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے وین آگے بڑھا دی۔

''سیدھے چلتے رہو''...... عمران نے کہا تو کامبو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب جو کچا راستہ دائیں طرف آئے گا اس پر گاڑی موڑ لینا''...... عمران نے کہا۔

''بہت بہتر جناب مگر کیا آپ راستوں سے واقف ہیں''۔ کامبو نے عمران کے بتائے ہوئے کچے راستے پر وین اتارتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کیا تم واقف ہو''...... عمران نے الٹا اس سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں ان راستوں کے بارے میں تھوڑا بہت جانتا ہوں۔ زیادہ اس لئے نہیں جانتا کہ ہمارا ان اطراف میں زیادہ آنا جانا نہیں ہوتا اس لئے سیدھی سڑک کے علاوہ دوسرے راستے سے کم ہی واقف ہوں''...... کامبو نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم یہاں رہ کر بھی ان راستوں کے بارے میں نہیں جانتے تو میں دیار غیر کے راستوں کے بارے میں بھلا کیسے واقف ہو سکتا ہوں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تو پھر آپ مجھے اس راستے پر کیوں لائے ہیں''...... کامبو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے اور میری مسز کو کھیت دیکھنے کا شوق ہے۔ کیوں ڈارلنگ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے مسکرا کر پہلے کامبو سے اور پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی جبکہ عمران کی بات سن کر کامبو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ وہ وین روکے بغیر آگے بڑھاتا لے جا رہا تھا۔ عمران ونڈ سکرین سے وہ نشانیاں دیکھ رہا جو اس نے درخت پر چڑھ کر دیکھیں اور ذہن نشین کی تھیں۔ تھوڑی دیر میں وہ ایک ٹیوب ویل کے پاس پہنچ گئے جہاں ایک چھوٹا سا کیبن بنا ہوا تھا۔

''وین اس کیبن کے عقب میں لے جا کر روک لو''...... عمران نے کہا تو کامبو چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''مجھے بعد میں دیکھتے رہنا۔ جو کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو''۔

عمران نے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔ اس کی بات سن کر کامبو نے اثبات میں سر ہلایا اور وین ٹیوب ویل کے ساتھ بنے ہوئے کیبن کے عقب میں لے جا کر روک دی۔

''اب جناب''...... کامبو نے وین روک کر پوچھا لیکن عمران جواب دینے کے بجائے وین سے اتر کر ایک بار پھر وین کی چھت پر جا چڑھا پھر دو منٹ بعد وہ چھت سے اترا اور وین میں بیٹھ گیا۔

''چلو۔ سامنے درختوں کے جھنڈ کی طرف تیز رفتاری سے چلو۔ ڈی ایجنسی کی فورس جلتے ہوئے بھوسے سے نکل کر سڑک پر پہنچ چکی ہے اور وہ تیزی سے آ رہے ہیں اور اب ان کی تعداد زیادہ ہے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کیا وہ اسی جانب آ رہے ہیں''...... کامبو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہ پکی سڑک پر ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ راستہ کہاں نکلے گا جناب''...... کامبو نے کہا۔

''درختوں کے جھنڈ سے نکلو۔ آگے ایک اور پکی سڑک ہے۔ ہمیں اس سڑک پر پہنچنا ہے''...... عمران نے کہا تو کامبو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کچے راستے پر وین دوڑاتا لے گیا۔ درختوں کے جھنڈ میں آتے ہی وہ وین ان راستوں پر دوڑانے لگا جن راستوں کی طرف عمران اسے جانے کا کہہ رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ درختوں کے جھنڈ سے نکل کر ایک کھیت میں آ گئے۔ اس

طرف ایک تنگ راستہ تھا مگر وین اس پر دوڑ سکتی تھی۔ کامبو محتاط انداز سے ڈرائیو کرتا رہا۔ دس منٹ بعد وہ پکی سڑک پر تھے۔

''ان لوگوں کو یہاں تک پہنچنے میں بیس پچیس منٹ لگ جائیں گے۔ کیونکہ کافی دور جا کر یہ سڑک اس طرف مڑتی ہے اور وہ اسی راہ سے آئیں گے''...... پکی سڑک پر پہنچتے ہی کامبو نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب جلد از جلد پوائنٹ تھری پر پہنچنے کی کوشش کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سڑک کے اختتام پر وہ لوگ ہمارے استقبال کے لئے پہنچ جائیں اور ساری محنت دھری رہ جائے''...... عمران نے کہا۔

''اب ایسا نہیں ہوگا جناب۔ اب ہم پوائنٹ تھری پر پہنچ کر دم لیں گے''...... کامبو نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو جواب میں عمران نے بھی اسی کے انداز میں دانت نکال دیئے۔

کامبو وین کی رفتار بڑھاتا چلا گیا۔ مضافاتی علاقے سے نکل کر وہ شہری علاقے کی طرف آ گئے۔ سامنے شہر کی عمارتیں قریب آتی جا رہی تھیں اور بظاہر سڑک صاف اور ہر قسم کی گاڑیوں سے پاک نظر آ رہی تھی۔ کامبو اطمینان سے وین ڈرائیو کر رہا تھا جیسے وہ ہر قسم کا خطرہ بہت پیچھے چھوڑ آیا ہو لیکن پھر جیسے ہی وہ شہری حدود میں داخل ہوئے اس کے ساتھ عمران اور جولیا بھی بری طرح سے چونک پڑے۔ اگر کامبو نے بریک لگانے میں کسی سستی کا مظاہرہ کیا ہوتا تو وہ ایک خوفناک حادثے سے دوچار ہو جاتے۔ کیونکہ اچانک

ہی دائیں بائیں سمت کی عمارتوں کی آڑ سے دس بارہ بڑی بڑی جیپوں نے سڑک پر آ کر راستہ روک دیا تھا۔ پھر جیسے ہی اس نے جیپ بیک کی بیک وقت کئی فائر ہوئے اور ایک دھماکے سے وین کا اگلا ٹائر برسٹ ہوتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ وین الٹتی، کامبو نے انتہائی ماہرانہ انداز میں وین کو روک لیا۔ جیسے ہی وین رکی مسلح افراد سے بھری جیپیں تیزی سے ان کی جانب بڑھنے لگیں۔

''اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ وین سے نکلیں اور ان جیپوں پر فائر کریں۔ ہری اپ''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو کامبو نے فوراً عقبی کھڑکی کھولی اور وین کے عقبی حصے میں موجود اپنے مسلح ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا۔ اس کا حکم سنتے ہی اس کے ساتھی تیزی سے وین کا عقبی دروازہ کھول کر باہر آئے اور انہوں نے وین کی آڑ لے لی۔ عمران نے جولیا کو اشارہ کیا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر وین کا دروازہ کھول کر اس کے پیچھے چھپ گیا اور اس نے مشین پسٹل دروازے کی کھڑکی سے لگا دی۔ یہ دیکھ کر کامبو نے بھی اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اس نے سیٹ کے نیچے سے مشین گن نکالی اور اس کی نال دروازے کی کھڑکی سے لگا دی۔ عمران کا اشارہ پاتے ہی جولیا نے بھی اپنے بیگ سے مشین پسٹل نکالا اور وہ ڈیش بورڈ کے نیچے جھک گئی۔ اس نے صرف اس حد تک سر اٹھا رکھا تھا کہ وہ سامنے سے آنے والی جیپوں میں موجود مسلح افراد پر فائرنگ کر سکے۔

''فائر کرو۔ ان کو قریب مت آنے دو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

''او کے''...... کامبو نے کہا۔ پھر کامبو، عمران اور جولیا نے یکلخت سامنے سے آنے والی جیپوں کی طرف مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ انہیں فائرنگ کرتے دیکھ کر وین کے عقب میں چھپے ہوئے ان کے ساتھیوں نے بھی جیپوں کی طرف مشین گنوں سے فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ ماحول یکلخت مشین گنوں کی گرجدار آوازوں سے گونجنے لگا۔ گولیاں آگے والی جیپ سے ٹکرائیں اور جیپوں کی پیش قدمی رک گئی۔

''جولیا۔ تمہارے پاس منی میزائل گن ہے۔ وہ نکال کر مجھے دو۔ جلدی''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے پڑا ہوا اپنا تھیلا کھولا اور اس میں سے منی میزائل گن نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ اس نے تھیلے سے اپنے لئے بھی ایک منی میزائل گن نکال کر اپنے پاس رکھ لی۔

عمران میزائل گن لے کر سیدھا ہوا اور پھر اس نے میزائل گن کا دستہ پوری قوت سے ونڈ سکرین پر مار دیا۔ سکرین چکنا چور ہو کر بکھرتی چلی گئی۔ جیسے ہی سکرین ٹوٹی عمران نے فوراً میزائل گن سکرین کے فریم پر رکھی اور پھر اس نے میزائل گن سے سامنے آنے والی ایک جیپ کا نشانہ لیا اور پھر وہ میزائل گن کا بٹن پریس

کرتا چلا گیا۔ میزائل گن سے یکے بعد دیگرے دو میزائل نکل کر جیپ کی طرف بڑھے اور دوسرے لمحے دونوں میزائل جیپ کے فرنٹ سے ٹکرائے۔ دو زور دار دھماکے ہوئے اور جیپ کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ اس جیپ کے بلاسٹ ہوتے ہی اس کے ساتھ آنے والی جیپیں فوراً دائیں بائیں مڑ گئیں۔

تباہ ہونے والی جیپ کا ملبہ ہوا میں بلند ہوا اور پھر جلتا ہوا ملبہ سائیڈ پر موجود دوسری جیپ پر جا گرا اور دوسری جیپ بھی آگ کی لپیٹ میں آتی چلی گئی۔ دو جیپوں کو نشانہ بنتے دیکھ کر باقی جیپیں تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئیں۔ لیکن عمران نے ہاتھ نہ روکے۔ وہ میزائل گن کے بٹن پریس کر رہا تھا۔ جولیا نے بھی سائیڈ کی کھڑکی سے میزائل گن نکالی اور وہ جیپوں کا نشانہ لے کر میزائل فائر کرنے لگی۔ ماحول زور دار دھماکوں سے بری طرح سے گونجنے لگا تھا۔ جیپیں دھماکوں سے تباہ ہوتی ہوئیں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر فضاؤں میں بکھر رہی تھیں اور ہر طرف آگ اور دھویں کا خوفناک طوفان سا بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

''بس کرو جولیا۔ ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے''...... جولیا نے جواب دیا اور اس نے میزائل گن کھڑکی سے اندر کر لی اور سائیڈ سیٹ پر رکھ لی۔ عمران نے بھی میزائل گن فریم سے ہٹا کر اپنی گود میں رکھ لی تھی۔ اس وقت عمران

کے چہرے پر سفاکی اور درندگی تھی جیسے وہ دشمنوں کو مٹانے کے موڈ میں آ گیا ہو۔

"کیا یہ وین ریڈ ایلگو کے زیر استعمال رہتی ہے"...... عمران نے کامبو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ اسے ضرورت کے لئے ہم نے ایک کمرشل پلازہ کے پاس سے اٹھایا ہے اور اس کا رنگ اور نمبر بدل دیا ہے"...... کامبو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کامبو وین کو تیزی سے دوڑاتا ہوا دوسری سڑک پر لے آیا تھا۔ وہ ابھی وین لے کر تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہوں نے عقب میں تیز رفتار کاروں کو اپنی طرف آتا دیکھا۔ یہ کاریں اسی رنگ کی تھیں جس رنگ کی جیپیں تھیں اور کاروں کی چھتوں پر سرخ رنگ کے دائرے والے نشان بھی بنے ہوئے تھے۔

"یہ کاریں ڈی ایجنسی کے ریڈ سیکشن کی ہیں"...... کامبو نے بیک ویو مرر میں کاریں دیکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک سامنے والی سڑک سے سیاہ رنگ کی چار اور کاریں نکلیں اور ان کی طرف بڑھیں۔ سامنے سے آنے والی کاریں دیکھ کر کامبو نے کار کی رفتار کم کی اور پھر اس نے آہستہ آہستہ کار روکنی شروع کر دی۔ سامنے والی کاریں تیزی سے آگے آئیں اور چاروں کاریں سڑک پر اس طرح ترچھے انداز میں کھڑی ہو گئیں کہ سڑک پر آگے جانے کا راستہ بلاک ہو گیا۔

اسی طرح پیچھے سے آنے والی کاریں بھی سڑک پر رک گئی تھیں اور انہوں نے عقب سے سڑک بلاک کر دی تھی۔

"اب ہم صحیح معنوں میں ان کے گھیرے میں آ گئے ہیں"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے فضا میگا فون کی تیز آواز سے گونجتی چلی گئی کوئی کہہ رہا تھا۔

"تم ہمارے گھیرے میں ہو۔ اب تمہارے پاس بچ کر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اگر تمہیں اپنی زندگیاں عزیز ہیں تو اسلحہ پھینک کر اور دونوں ہاتھ اٹھا کر وین سے نکل کر باہر آ جاؤ۔ سرنڈر کرنے میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔ اگر تم نے ہماری بات نہ مانی تو ہم وین کو میزائل مار کر بلاسٹ کر دیں گے"...... چیختی ہوئی آواز نے کہا تو جولیا اور عمران کے ساتھ ساتھ کامبو نے بھی بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ واقعی بری طرح پھنس گئے تھے موت کا بھیانک ہاتھ ان کی جانب بڑھ رہا تھا اور عمران اس خوفناک چویشن سے بچ نکلنے کا طریقہ سوچ رہا تھا جو مشکل دکھائی دے رہا تھا۔

"تمہارے پاس صرف پندرہ سیکنڈ ہیں۔ پندرہ سیکنڈ تک تم اسلحہ چھوڑ کر اور ہاتھ اٹھا کر وین سے باہر نہ آئے تو ہم وین سمیت تم سب کو اُڑا دیں گے"...... وہی چیختی ہوئی آواز پھر سنائی دی۔

"اب کیا کرنا ہے"...... کامبو نے عمران کی طرف دیکھ کر ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔ اس قدر خوفناک صورتحال کے باوجود عمران کے چہرے پر شکن نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ وہ خاموشی سے سامنے اور عقب میں موجود کاروں کو دیکھ رہا تھا جن سے مشین گنوں سے مسلح افراد نے باہر نکل کر پوزیشن سنبھال لی تھی۔ اس کے چہرے پر متانت اور کرختگی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور ذہن بڑی تیزی سے بچاؤ کا راستہ سوچ رہا تھا۔

طوفانی رفتار سے جیپ ڈرائیو کرتے ہوئے وائٹ ایگل ٹھیک اس وقت مضافاتی بائی وے پر جا پہنچا تھا جب وہاں سے جلتے ہوئے بھوسے کو ہٹانے کی کوشش کی جارہی تھی۔ چھ سات افراد اس کام میں لگے ہوئے تھے۔ وائٹ ایگل نے بھی جیپ وہاں روک دی۔ وہاں ڈی ایجنسی کی کاریں بھی موجود تھیں اس کے علاوہ وہاں عام گاڑیاں بھی قطار کی شکل میں رکی ہوئی تھیں۔ وائٹ ایگل نے پوائنٹ تھری میں جا کر اپنا حلیہ اور لباس تبدیل کر لیا تھا۔ اب وہ اسی نئے روپ اور حلیئے میں تھا۔ سڑک پر ٹریفک جام دیکھ کر وہ کچھ سوچ کر جیپ سے اترا اور پھر آہستہ آہستہ چلتا ہوا ڈی ایجنسی کی کاروں کی طرف بڑھنے لگا جہاں مسلح افراد کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"غیر ملکی ایجنٹ ضرورت سے زیادہ ہی چالاک ہیں جو انہوں نے جان بوجھ کر وین سے بھوسے سے بھرے ٹرالر کو ٹکر مار کر سڑک

پر گرا دیا تھا اور پھر انہوں نے بھوسے پر فائرنگ کر کے اسے آگ لگا دی تا کہ راستہ بلاک ہو جائے اور ہم ان کے پیچھے نہ جا سکیں"۔ ایک مسلح شخص اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا۔

"ہاں۔ انہوں نے یہ سب ہمارا راستہ روکنے کے لئے ہی کیا ہے۔ اب اس موقع کا فائدہ اٹھا کر وہ نجانے کہاں سے کہاں نکل جائیں"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"اگر ہمیں یہاں سے تھوڑا سا بھی راستہ مل جائے تو وہ ہمارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکیں گے"...... تیسرے آدمی نے کہا۔

"ایسا تب ہی ممکن ہے جب ہم یہاں سے آگے بڑھیں گے"...... چوتھے شخص نے منہ بنا کر کہا۔

"باس نے ٹرنگ پوائنٹ پر کال کر دی ہے۔ وہ آگے جا کر جہاں سے بھی مڑیں گے ہمارے آدمی وہاں پہنچ جائیں گے۔ اس علاقے سے ان کا بچ نکلنا ناممکن ہے"...... پہلے شخص نے کہا۔

وائٹ ایگل ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو کر خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔ ان کی باتیں سن کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ جس وین کے بچ نکلنے اور غیر ملکی ایجنٹوں کی باتیں کر رہے ہیں وہ وہی وین ہے جس میں کامبو اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ عمران اور جولیا موجود ہیں۔ سڑک پر بھوسے سے بھرا ٹرالر الٹانے اور اس پر آگ لگانے کا آئیڈیا یقیناً عمران کا ہی ہو سکتا تھا۔ ایسا کر کے وہ اپنے تعاقب میں آنے والے مسلح افراد سے جان چھڑا سکتا تھا اور

وہ اس میں کامیاب بھی رہا تھا۔ ڈی ایجنسی کی فورس کی گاڑیاں آگ کی اس طرف رک گئی تھیں اور اس موقع کا فائدہ اٹھا کر وین کہیں سے کہیں جا سکتی تھی۔ وین کے مسلح افراد سے بچ کر نکل جانے کا سن کر وائٹ ایگل کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا لیکن یہ سن کر وہ ایک بار پھر قدرے پریشان ہو گیا کہ باس نے ٹرنگ پوائنٹ پر کال کر دی ہے۔ اگر ڈی ایجنسی کے ریڈ سیکشن کے افراد آگے سڑک کو بلاک کر دیتے تو واقعی عمران اور اس کے ساتھی ان کے ہاتھوں بچ نہیں سکتے تھے۔ وہ انہیں آسانی سے اپنے گھیرے میں لے سکتے تھے۔

"یہ سڑک اب تک کھلے گی جناب"...... اچانک ایک آدمی نے کار سے نکل کر ان مسلح افراد کی طرف بڑھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"دیکھ نہیں رہے کہ سڑک صاف کی جا رہی ہے"...... ایک مسلح آدمی نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو وہ آدمی سہم کر مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا واپس اپنی کار میں جا کر بیٹھ گیا۔

وائٹ ایگل کچھ دیر وہاں کھڑا سوچتا رہا پھر وہ اپنی گاڑی کی جانب پلٹ آیا تھا۔ سڑک اب کافی حد تک صاف ہو چکی تھی۔ بھوسے کی آگ بجھ گئی تھی اور سڑک کا جو حصہ صاف کیا گیا تھا وہاں سے گاڑیاں نکال کر آگے لے جائی جا سکتی تھیں۔

سڑک صاف ہوتے ہی ڈی ایجنسی کی کاریں ایک ایک کر کے آگے بڑھتی چلی گئی تھیں پھر دوسری گاڑیاں بھی روانہ ہو گئیں مگر وائٹ ایگل نے گاڑی آگے نہ بڑھائی وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں یہی تھا کہ اتنی دیر میں اس کے ساتھیوں کو ڈی ایجنسی کی فورس کی پہنچ سے دور نکل جانا چاہئے اور اگر انہوں نے عقلمندی کی ہو گی تو وہ چھ سات میل کے بعد شہر کی جانب کٹنے والے راستے سے مڑ کر شہر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ وہ سوچتا رہا پھر اس نے جیپ اسٹارٹ کی اور اسے موڑنے لگا۔ جیپ موڑ کر اس نے سپیڈ پیڈل دبا دیا دوسرے لمحے اس کی جیپ واپس جانے والے راستے پر ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ وہ دوسرے شہر جانے والی سڑک کی طرف جانا چاہتا تھا۔ اس طرف موجود سڑک کھیتوں کے درمیان سے گزرتی تھی جس سے دوسرے شہر جانے میں وقت تو لگتا تھا لیکن بہرحال اس سڑک پر ٹریفک کا زیادہ اژدہام نہ ہوتا تھا۔ نجانے کیوں وائٹ ایگل کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ عمران مین سڑک سے ہٹ کر وین دوسری سڑک پر لے گیا ہو گا اور اب وہ اسی سڑک پر شہر کی طرف جا رہا ہو گا۔ ساتھ ہی اسے اس بات کا بھی خوف محسوس ہو رہا تھا کہ اس سڑک پر اگر کامبو اور اس کے ساتھی سفر کریں گے تو شہر میں داخل ہوتے ہی انہیں روک لیا جائے گا۔ وہ سڑک شہر سے ہٹ کر ایسے علاقے میں نکلتی تھی جہاں کوئی ذیلی سڑک نہ تھی کہ جیپ کسی اور طرف موڑ کر لے جائی

جا سکے۔

وائٹ ایگل کے خیال کے مطابق اگر ڈی ایجنسی کو اس سڑک کا خیال آ گیا تو وہ یقیناً شہر کال کر کے مزید فورس منگوا کر اس سڑک کو بلاک کرا سکتے تھے اور اگر اس سڑک پر وین کو روک لیا جاتا تو پھر واقعی کامبو اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ عمران اور جولیا کا ان سے بچ کر نکلنا مشکل ہو سکتا تھا۔ وائٹ ایگل ان تمام راستوں سے بخوبی واقف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کامبو ان راستوں سے مکمل آگاہی نہیں رکھتا۔ وہ وین لے کر سیدھا شہر جانے والی سڑک کی طرف جائے گا جہاں ان کے لئے زیادہ خطرہ ہو سکتا تھا۔ وائٹ ایگل بہرحال انہیں شہر میں داخل ہونے سے روکنا چاہتا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ جلد سے جلد بلیو برڈ وین تک پہنچ جائے اور پھر وہ وین کو اپنی رہنمائی میں ایسے راستوں پر لے جائے جہاں کوئی خطرہ نہ تھا۔ ان راستوں سے وہ ان سب کو لے کر آسانی سے پوائنٹ تھری پر پہنچ سکتا تھا۔ یہ سوچ کر وہ اس سڑک پر آیا تھا اور پھر اس سڑک پر آتے ہی اس نے جیپ ہوا کی رفتار سے اڑانی شروع کر دی۔ سڑک صاف تھی جس کے ایک طرف کھیت اور دوسری جانب پہاڑی راستے تھے۔ کھیتوں اور پہاڑی راستوں میں ایسا کوئی کٹاؤ نہیں تھا جہاں سے کٹ مار کر وہ آگے جا سکتے ہوں۔ ایک موڑ مڑتے ہی وائٹ ایگل نے بے اختیار بریک پیڈل پر دباؤ ڈال دیا۔ بریک پیڈل دبتے ہی جیپ کے ٹائر جم گئے اور پھر سڑک پر

سیاہ لکیریں بناتے ہوئے رک گئے۔ وائٹ اینگل نے دور سیاہ رنگ کی کاریں دیکھیں تھی جو سڑک کو بلاک کئے ہوئے تھیں اور بے شمار مسلح افراد مشین گنیں ہاتھوں میں لئے کاروں کے ساتھ پوزیشن سنبھالے ہوئے تھے۔ سڑک کے درمیان میں نیلے رنگ کی ایک وین کھڑی تھی اور اس سے آگے مزید چار سیاہ کاریں کھڑی تھیں جنہوں نے سڑک کو آگے سے بلاک کر رکھا تھا۔ کاروں کی چھتوں پر سرخ رنگ کے دائرے بنے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر وائٹ اینگل کو پتہ چل گیا کہ یہ کاریں ڈی ایجنسی کے ریڈ سیکشن کی ہیں اور نیلی وین دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ اس کے ساتھیوں کی وین ہے۔ ڈی ایجنسی کی فورس نے نیلے رنگ کی وین کو گھیرا ہوا تھا۔

وائٹ اینگل نے جیپ ڈی ایجنسی فورس کی کاروں سے کافی پیچھے روک لی تھی لیکن جس طرح سے جیپ کے ٹائر احتجاجاً چیخے تھے اس کی آواز دور دور تک گونج اٹھی تھی اور کاروں کے پیچھے چھپے ہوئے مسلح افراد چونک کر اس طرف دیکھنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

''انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے باس''...... راشد جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا، نے وائٹ اینگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں''...... وائٹ اینگل نے مبہم سے لہجے میں کہا۔

''یہ شاید وہی وین ہے جس میں ہمارے ساتھی موجود ہیں''۔ راشد نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے ڈی ایجنسی کی فورس نے وین کو گھیرا ہوا ہے''۔ وائٹ اینگل نے کہا۔

''ایک آدمی ہمیں پیچھے ہٹنے کا اشارہ کر رہا ہے''...... راشد نے کہا۔ سامنے واقعی ایک مسلح آدمی دوڑتا ہوا ان کی طرف آ رہا تھا اور وہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر انہیں جیپ پیچھے لے جانے کے اشارے کر رہا تھا۔ وائٹ اینگل نے کچھ سوچ کر ریورس گیئر لگایا اور جیپ تیزی سے پیچھے ہٹانے لگا اسے جیپ پیچھے لے جاتے دیکھ کر مسلح آدمی وہیں رک گیا۔ وائٹ اینگل جیپ ایک پہاڑی چٹان کے پاس لے آیا۔ چٹان کی آڑ ملتے ہی اس نے جیپ روک دی۔

''چلو اترو جلدی''...... وائٹ اینگل نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جیپ سے باہر چھلانگ لگا دی۔ راشد اور جیپ میں موجود پانچوں افراد بھی اچھل اچھل کر جیپ سے باہر آ گئے۔ وائٹ اینگل اور راشد نے ایک ساتھ جیپ کی سیٹ اوپر اٹھائی۔ سیٹ کے نیچے اسلحہ موجود تھا جن میں مشین گنیں، ان کے میگزین اور ہینڈ گرنیڈ موجود تھے۔ دونوں نے ہینڈ گرنیڈ اٹھا کر اپنی جیبوں میں ڈالنے شروع کر دیئے۔

''تم بھی ہینڈ گرنیڈز لے لو۔ ہمیں ان کا مقابلہ کرنا پڑے گا تب ہی ہم ان سے اپنے ساتھیوں کو بچا کر لے جا سکیں گے ورنہ نہیں''...... وائٹ اینگل نے اپنے دوسرے ساتھیوں سے کہا۔ تو وہ

سب آگے بڑھے اور انہوں نے بھی ہینڈ گرینیڈز اٹھا اٹھا کر اپنی جیبوں میں بھرنے شروع کر دیئے۔ وائٹ ایگل اور راشد نے دو دو مشین گنیں اٹھائیں اور ان کے میگزین اٹھا کر اپنی جیبوں میں بھرے اور پھر وائٹ ایگل تیزی سے انہیں لے کر چٹان کے عقب کی طرف بڑھا۔ چٹان کے پیچھے ایک کھائی تھی جو دراڑ کی طرح سڑک کے ساتھ ساتھ دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس دراڑ کو دیکھ کر وائٹ ایگل کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ وہ کود کر نیچے آیا تو اس کے ساتھی بھی چھلانگیں لگاتے ہوئے کھائی نما دراڑ میں اتر آئے۔ کھائی خشک اور چٹیل تھی اور خاصی تنگ تھی اس لئے وہ تیزی سے ایک دوسرے کے آگے پیچھے بھاگتے چلے گئے۔

اسی لمحے انہیں میگا فون میں کسی آدمی کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ نیلی وین میں موجود افراد کو اسلحہ چھوڑ کر اور ہاتھ سر پر رکھ کر وین سے باہر نکلنے کا حکم دے رہا تھا۔ وہ وین میں موجود افراد کو واضح دھمکی دے رہا تھا کہ اگر وہ سب اسلحہ چھوڑ کر پندرہ سیکنڈوں تک وین سے باہر نہ آئے تو وہ ان کی وین کو تباہ کر دیں گے۔ یہ اعلان سن کر وائٹ ایگل اور اس کے ساتھیوں کے پیروں میں تو جیسے پر سے لگ گئے۔ وہ کھائی کے ناہموار راستے پر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے چلے گئے۔ وائٹ ایگل دونوں ہاتھوں میں مشین گنیں لئے چھلانگیں مارتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اس کے پیچھے راشد تھا اور راشد کے پیچھے ان کے پانچ ساتھی تھے جو سر توڑ

بھاگ رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب بھاگتے ہوئے سڑک کے اس حصے کے قریب پہنچ گئے جہاں نیلی وین کو ڈی ایجنسی کی مسلح فورس نے گھیرا ہوا تھا۔

”میں اور راشد اس جگہ رکتے ہیں۔ تم سب آگے چلے جاؤ۔ ہم دونوں ڈی ایجنسی کی فورس کی عقبی گاڑیوں کو نشانہ بنائیں گے تم سب آگے جا کر دوسری گاڑیوں کو نشانہ بنانا۔ کوشش کرنا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ بچ سکے“...... وائٹ ایگل نے ایک جگہ رک کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے اور کھائی نما دراڑ میں تیزی سے آگے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ میگا فون کی آواز وائٹ ایگل کو عین اپنے سامنے سنائی دے رہی تھی جس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ڈی ایجنسی کی فورس کی ان کاروں کے کافی قریب ہے جن کاروں نے نیلے رنگ کی وین کو عقب سے گھیرا ہوا تھا۔

”ہم اس چٹان کو پکڑ کر اوپر چڑھ سکتے ہیں“...... راشد نے ایک طرف باہر کی طرف نکلی ہوئی چٹان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس میں جگہ جگہ دراڑیں پڑی ہوئی تھیں۔ وائٹ ایگل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے مشین گنیں کاندھوں پر ڈالیں اور چٹان کی دراڑوں کو پکڑ کر آہستہ آہستہ اس پر چڑھنے لگا۔ وہ دراڑوں میں پیر بھی جما رہا تھا۔ دراڑ نما کھائی زیادہ اونچی نہیں تھی۔ کچھ ہی دیر میں وائٹ ایگل اوپر والے کنارے تک پہنچ گیا۔ اس

نے دونوں ہاتھ سائیڈوں پر جمائے اور پھر پیر چٹان کے ٹوٹے ہوئے رخنوں پر جما کر وہ آہستہ آہستہ سر اٹھا کر دوسری طرف دیکھنے لگا اور پھر یہ دیکھ کر اس کا دل خوشی سے سرشار ہو گیا کہ وہ واقعی ٹھیک ان کاروں کے نزدیک تھا جنہوں نے بلیو برڈ ویگن کو عقب سے گھیر رکھا تھا۔ یہ پانچ کاریں تھیں۔ وین کے آگے چار کاریں تھیں۔ اس طرح دونوں اطراف میں کل ملا کر نو کاریں تھیں جن سے مسلح افراد نے نکل کر بلیو برڈ وین کو گھیر رکھا تھا۔

پانچوں کاریں سڑک کے دائیں جانب تھیں۔ وائٹ اینگل ان کاروں سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھا۔ کاروں کا رخ دوسری جانب تھا اور مسلح افراد کی ساری توجہ بھی بلیو برڈ وین کی طرف تھی اس لئے وائٹ اینگل کھائی سے نکل کر آسانی سے باہر آ سکتا تھا۔ اس نے نیچے کھڑے راشد کو اشارہ کیا اور پھر وہ چٹان کے اوپر والے کنارے پکڑ کر کھائی سے نکل کر باہر آ گیا۔ سائیڈ پر چھوٹی چھوٹی چٹانیں تھیں۔ کھائی سے نکلتے ہی وائٹ اینگل رینگتا ہوا ایک چٹان کے عقب میں آ گیا۔ چند ہی لمحوں میں راشد بھی کھائی سے نکل کر اوپر آ گیا اور پھر وہ رینگتا ہوا وائٹ اینگل کی طرف بڑھا۔

”تم سڑک کے دوسرے کنارے کی طرف چلے جاؤ۔ ہم آہستہ آہستہ ان کاروں کی طرف بڑھیں گے اور پھر میں جیسے ہی تمہیں کاشن دوں تم کاروں اور مسلح افراد پر فائرنگ کرتے ہوئے بم برسانا

شروع کر دینا۔ ہم انہیں سنبھلنے کا کوئی موقع نہیں دیں گے“......

وائٹ اینگل نے راشد سے مخاطب ہو کر کہا تو راشد نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کاروں اور اس کے ارد گرد پھیلے ہوئے مسلح افراد پر نظر رکھتا ہوا سڑک کی طرف رینگنے لگا۔ تھوڑا سا آگے آ کر وہ اچانک اٹھا اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں تیز رفتار خرگوش کی طرح سڑک کی دوسری طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس کے قدموں سے کوئی آواز نہ پیدا ہوئی تھی۔ سڑک کے دوسرے کنارے پر پہنچتے ہی اس نے لمبی چھلانگ لگائی اور دھب سے خشک جگہ گر کر تیزی سے لڑھکتا چلا گیا۔ اس نے خود کو سنبھالا اور پھر وہ پلٹ کر زمین سے چپک گیا۔ اسے یقین تھا کہ اسے اس طرف آتے کسی نے نہ دیکھا ہو گا لیکن مخدوش صورت حال کے پیش نظر وہ کچھ دیر وہاں رکنا چاہتا تھا۔ جب دوسری طرف سے کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو راشد نے آہستہ آہستہ سر اٹھا کر سیاہ کاروں اور مسلح افراد کی طرف دیکھا جو بدستور اپنی مخصوص پوزیشن پر موجود تھے تو اس کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اشارے سے دوسری طرف موجود وائٹ اینگل کو اپنی پوزیشن بتائی اور پھر وہ رینگتا ہوا تیزی سے کاروں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اس کا اور سیاہ کاروں کا درمیان فاصلہ محض بیس پچیس گز کا رہ گیا تھا۔ سڑک کے کنارے پر ایک بڑی سی چٹان تھی وہ اٹھ کر جھکے جھکے انداز میں اس چٹان کے پیچھے آ کر چھپ گیا۔ ادھر وائٹ اینگل بھی تیزی سے

رینگتا ہوا سیاہ کاروں کے کافی نزدیک آ گیا تھا سڑک کے اس کنارے پر بھی چٹانیں موجود تھیں اس لئے وائٹ ایگل کو وہاں چھپنے اور آگے بڑھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آ رہی تھی۔ اس نے ایک چٹان کی آڑ سے راشد کو سڑک کے دوسرے کنارے پر موجود چٹان کی طرف بڑھتے دیکھ لیا تھا۔

بلیو برڈ وین ان سے پچاس میٹر دور تھی اور جن چار سیاہ کاروں نے آگے سے سڑک بلاک کر رکھی تھی وہ ان سے تقریباً ساٹھ میٹر کے فاصلے پر تھیں۔ وائٹ ایگل اپنے پانچوں ساتھیوں کا ان سیاہ کاروں تک پہنچنے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ بار بار اپنی ریسٹ واچ دیکھ رہا تھا۔ بلیو برڈ وین سے ابھی کوئی نہیں نکلا تھا۔ میگا فون سے بار بار بلیو برڈ میں موجود افراد کو باہر آنے کے لئے دھمکایا جا رہا تھا۔

"اب تمہیں پانچ سیکنڈ کی لاسٹ وارننگ دی جا رہی ہے۔ ہمارے پانچ گننے تک اگر تم وین سے باہر نہ آئے تو ہم وین کو بموں سے اُڑا دیں گے"...... میگا فون والے نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دی۔

"پانچ۔ چار۔ تین"...... میگا فون والا چیخ رہا تھا۔ وائٹ ایگل بدستور ریسٹ واچ دیکھ رہا تھا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ اس کے ساتھی کھائی نما دراڑ میں دوڑتے ہوئے آگے موجود سیاہ کاروں تک پہنچ چکے ہوں گے تو اس نے فوراً جیب سے دو ہینڈ گرنیڈ نکالے اور ساتھ ہی اس نے راشد کو اشارہ کر دیا۔ اس نے دانتوں سے ایک

ہینڈ گرنیڈ کی پن کھینچی اور پھر اس کا ہاتھ پوری قوت سے حرکت میں آیا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے ہینڈ گرنیڈ نکل کر سڑک پر موجود سیاہ کاروں کی طرف اُڑتا چلا گیا۔ راشد نے بھی ایک ہینڈ گرنیڈ کی پن کھینچ کر کاروں کی طرف پھینک دیا۔ اس سے پہلے کہ میگا فون پر کاؤنٹ ڈاؤن پورا ہوتا وہ ہینڈ گرنیڈ ایک ساتھ کاروں کے پاس گرے۔ وہاں موجود مسلح افراد نے چونک کر قریب گرنے والے ہینڈ گرنیڈز دیکھے ہی تھے کہ یکلخت یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور دو کاریں اور ان کے ارد گرد چھپے ہوئے مسلح افراد کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ کاروں کے پاس موجود افراد زور دار دھماکوں کی شدت سے اچھل اچھل کر نیچے جا گرے۔ اس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھالتے، وائٹ ایگل اور راشد نے ان کی طرف ایک ایک اور ہینڈ گرنیڈ پھینکا اور پھر وہ ان پر مشین گنوں سے مسلسل فائرنگ کرنا شروع ہو گئے۔ ماحول یکلخت زور دار دھماکوں اور مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں کی تیز آوازوں کے ساتھ بری طرح سے گونج اٹھا۔ ہینڈ گرنیڈ نے دو اور کاروں کے پرخچے اُڑا دیئے تھے اور کئی افراد اچھل اچھل کر دور جا گرے تھے۔ وہ سنبھلنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وائٹ ایگل اور راشد ان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑے تھے۔ وہ چٹانوں کی آڑ سے نکل کر دونوں ہاتھوں میں مشین گنیں لئے ان پر گولیوں کی بوچھاڑیں کر رہے تھے اور ڈی ایجنسی کی فورس کو جیسے خود کو سنبھالنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا وہ اپنی

جانیں بچانے کے لئے سڑک کے کناروں کی طرف بھاگنے لگے۔ یہی وہ موقع تھا جس کا شاید بلیو برڈ وین والے انتظار کر رہے تھے جیسے ہی عقب میں موجود کاریں دھماکوں سے تباہ ہوئیں اور مسلح افراد مشین گنوں کی گولیوں سے چھلنی ہو کر گرنا شروع ہوئے اسی لمحے وین کے سارے دروازے کھل گئے۔ وین سے عمران، جولیا، کامبو اور عقبی دروازے سے مسلح افراد نکلے اور انہوں نے تیزی سے ادھر ادھر دوڑتے ہوئے اپنی پوزیشنیں سنبھالیں اور پھر انہوں نے بھی دونوں اطراف موجود کاروں اور مسلح افراد پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ دوسری طرف چار کاروں کے مسلح افراد نے صورتحال بگڑتے دیکھ کر اس طرف فائرنگ کرنی شروع کی ہی تھی کہ ان پر بھی پانچ افراد کی طرف سے افتاد ٹوٹ پڑی۔ وائٹ اینگل اور اس کے ساتھیوں نے کھائی سے نکل کر ان پر تیزی سے حملہ کر دیا تھا۔ مشین گنوں سے فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ان پر دستی بموں سے بھی حملہ کر رہے تھے۔ وہ سب چونکہ سڑک کے دونوں جانب موجود چٹانوں کی آڑ میں تھے اس لئے ڈی ایجنسی کی فورس کو سنبھلنے اور ان کے خلاف جوابی کارروائی کا کوئی موقع نہیں مل رہا تھا۔ وہ اپنی جانیں بچانے کے لئے ہوا میں فائرنگ کرتے ہوئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ پھر جیسے ہی انہیں سنبھلنے کا موقع ملا انہوں نے بھی وائٹ اینگل اور اس کے ساتھیوں پر جوابی فائرنگ کرنی شروع کر دی لیکن عمران اور جولیا نے فائرنگ کرنے کی بجائے ان پر منی

میزائل سے حملے کرنے شروع کر دیئے جس سے کاروں کے ساتھ ساتھ مسلح افراد کے بھی پرخچے اڑتے جا رہے تھے۔

سڑک پر ہر طرف آگ اور دھواں پھیل گیا تھا۔ وائٹ اینگل نے اپنے اطراف کا راستہ کلیئر کیا اور پھر وہ تیزی سے سڑک کے کنارے اس طرف بھاگنے لگا جہاں اس نے عمران اور جولیا کو جاتے دیکھا تھا۔

"عمران صاحب۔ کہاں ہیں آپ۔ میں وائٹ اینگل ہوں۔ عمران صاحب۔ عمران صاحب"...... ایک چٹان کے پاس پہنچ کر وائٹ اینگل کے اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا لیکن جواب میں عمران کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ وہ شاید وہاں سے نکل چکا تھا یا پھر شاید وہاں بموں کے دھماکوں اور مشین گنوں کی گرجدار آوازوں کی وجہ سے اس کی آواز عمران تک نہ پہنچ پا رہی تھی۔ وائٹ اینگل سائیڈوں پر موجود چٹانوں کو دیکھتا ہوا عمران اور جولیا کے ساتھ کامبو اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو تلاش کر رہا تھا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"کہاں چلے گئے ہیں یہ سب"...... وائٹ اینگل نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے ایک چٹان پر سے اس پر کوئی سایہ سا کودا ہو۔ اس نے بچنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے سایہ اس سے ٹکرایا اور وائٹ اینگل اچھل کر نیچے جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اچانک

ایک لمبا تڑنگا سیاہ فام اس کے سر کے پاس آ گیا۔ اس سیاہ فام کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ اس نے مشین گن کا رخ وائٹ ایگل کی طرف کر دیا۔ سیاہ فام کی انگلی مشین گن کے ٹریگر پر تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اچانک ٹریگر دبا کر وائٹ ایگل پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دے گا۔

''میں وائٹ ایگل ہوں کامبو''...... وائٹ ایگل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو اس کی آواز سن کر سیاہ فام کی انگلی فوراً مشین گن کے ٹریگر سے ہٹ گئی۔

''اوہ۔ باس آپ۔ سوری باس۔ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا''...... سیاہ فام نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو وائٹ ایگل سر ہلا کر اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے چونکہ میک اپ کیا ہوا تھا اس لئے کامبو واقعی اسے نہیں پہچان سکا تھا۔

''ہمارے مہمان کہاں ہیں''...... وائٹ ایگل نے پوچھا۔

''میں نے ان دونوں کو کھیتوں کی طرف چھلانگیں لگاتے دیکھا تھا باس۔ وہیں ہوں گے''...... کامبو نے کہا۔

''اور باقی ساتھی''...... وائٹ ایگل نے پوچھا۔

''وہ سب بھی یہیں ہیں اور فورس کا مقابلہ کر رہے ہیں لیکن آپ یہاں کیسے پہنچ گئے باس''...... کامبو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ تم کھیتوں میں جا کر

مہمانوں اور اپنے ساتھیوں کو دیکھو۔ تب تک میں اپنی جیپ لاتا ہوں''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''کہاں ہے آپ کی جیپ۔ مجھے بتائیں میں لے آتا ہوں''۔ کامبو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ تم ایسا کرو۔ نیچے موجود اس کھائی میں اتر جاؤ اور پیچھے کی طرف دوڑ جاؤ۔ یہاں سے کچھ دور ایک بڑی سی چٹان ہے جو کھائی کے اندر کی طرف جھکی ہوئی ہے۔ اس طرف جا کر کھائی سے نکل جانا۔ میری جیپ اسی چٹان کے پیچھے موجود ہے''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''جیپ سڑک کی طرف لانا خطرناک ہو گا باس۔ آپ کہیں تو میں جیپ کھیتوں سے گزار کر لے آؤں''...... کامبو نے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ میں کھیتوں کی طرف جا کر عمران صاحب اور مس جولیا کو دیکھتا ہوں''...... وائٹ ایگل نے کہا تو کامبو نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کھائی نما دراڑ میں کود گیا جس سے ہوتے ہوئے وائٹ ایگل اور اس کے ساتھی یہاں پہنچے تھے۔

سڑک پر جگہ جگہ سے دھماکوں اور مشین گنوں کی فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک وائٹ ایگل نے اپنی سائیڈ پر موجود پہاڑیوں کے عقب سے زائیں زائیں کی آوازوں کے ساتھ کئی میزائل نکل کر سڑک اور کھیتوں کی طرف بڑھتے دیکھے۔ دوسرے لمحے زور دار دھماکوں

سے زمین بری طرح سے لرز اٹھی۔

''پہاڑی کے پیچھے سے میزائل۔ کیا مطلب۔ اس طرف۔ اوہ اوہ۔ یہ تو وانگیا کا علاقہ ہے جہاں جی پی فائیو کا نیا سپیشل گریٹ سیکشن موجود ہے''...... وائٹ ایگل نے چونکتے ہوئے کہا۔ پہاڑی کی جانب سے ایک بار پھر میزائل آئے اور پھر سڑک پر موجود ڈی ایجنسی فورس کی بچی کھچی گاڑیوں کے ساتھ بلیو برڈ وین بھی تباہ ہو کر بکھرتی چلی گئی۔

''ہیلڈ۔ ریگلی ہیلڈ کہ ہم گریٹ سیکشن کے علاقے میں ہیں۔ وہ تو ڈینجر ایجنسی کے ریڈ سیکشن کا انتہائی مخالف گروپ ہے۔ اگر گریٹ سیکشن یہاں آ گیا اور انہیں ریڈ سیکشن کی یہاں موجودگی کا پتہ چلا تو وہ سارا علاقہ گھیر لیں گے اور پھر ہمارا یہاں سے بچ نکلنا مشکل ہو جائے گا''...... وائٹ ایگل نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے سائیڈ کی ایک چٹان کے پیچھے سے راشد نکل کر اس کے سامنے آ گیا۔

''یہ میزائل کہاں سے آئے ہیں باس''...... راشد نے پہاڑیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم ڈینجر زون میں ہیں راشد۔ یہ علاقہ جی پی فائیو کے گریٹ سیکشن کا ہے۔ ان پہاڑیوں کی دوسری طرف ان کا سال کیمپ موجود ہے۔ اس طرف ہونے والے دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سن کر انہوں نے میزائل فائر کئے ہیں''۔ وائٹ ایگل نے

کہا۔

''اوہ۔ تب تو ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ کہاں ہیں کامبو اور آپ کے مہمان''...... راشد نے پوچھا۔

''کامبو کو میں نے پہاڑی چٹان کے پاس موجود اپنی جیپ لینے کے لئے بھیجا ہے اور مہمان کھیتوں کی طرف گئے ہیں۔ ہمیں کھیتوں میں جا کر جلد سے جلد انہیں تلاش کرنا ہو گا تاکہ ہم انہیں لے کر یہاں سے نکل سکیں۔ اگر ان کی موجودگی کا جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کو علم ہو گیا تو پھر وہ موت بن کر ان پر جھپٹ پڑے گا''۔ وائٹ ایگل نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر آپ کو جیپ یہاں نہیں منگوانی چاہئے تھی۔ اگر کامبو جیپ یہاں لایا اور گریٹ سیکشن نے یہاں میزائل فائر کر دیئے تو''...... راشد نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''وہ جیپ سڑک کے راستے نہیں کھیتوں سے لائے گا۔ ہمیں یہاں سے کھیتوں کی طرف جانا ہے۔ عمران صاحب اور مس جولیا بھی وہیں ہیں''...... وائٹ ایگل نے کہا تو راشد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہمارے باقی ساتھی کہاں ہیں''...... وائٹ ایگل نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں باس۔ دو افراد گولیوں کا شکار ہوئے ہیں جبکہ تین بھاگ کر ہماری طرف آ رہے تھے تو ان پر بم

سے حملہ کیا گیا تھا"...... راشد نے کہا۔

"اوہ۔ کیا تم نے انہیں ہلاک ہوتے خود دیکھا ہے"...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

"یس باس۔ اس طرف کلیئر ہوتے ہی میں اسی طرف بھاگ گیا تھا جہاں ہمارے باقی ساتھی گئے تھے۔ سڑک کے کنارے پر میں نے دو ساتھیوں کی گولیوں سے چھلنی لاشیں دیکھی تھیں جبکہ تین ساتھیوں کے بارے میں آپ کو میں بتا چکا ہوں۔ سامنے موجود مسلح افراد کا مقابلہ کر رہے تھے کہ سائیڈ میں چھپے ہوئے ایک آدمی نے ان پر بم پھینک دیا تھا"...... راشد نے کہا۔

"افسوس ہوا سن کر"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"یس باس"...... راشد نے بھی تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"نجانے کامبو اپنے جن ساتھیوں کو لایا تھا وہ سب کہاں ہیں"۔ وائٹ اینگل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ بھی مہمانوں کے ساتھ کھیتوں میں ہوں اور مہمانوں کی حفاظت کر رہے ہوں"...... راشد نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ ہم بھی کھیتوں کی طرف چلتے ہیں"...... وائٹ اینگل نے کہا اور پھر وہ سڑک کے کنارے موجود چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا ایک طرف بھاگنے لگا۔ جہاں ڈی ایجنسی کی ریڈ فورس کی کاریں تباہ ہوئی تھیں وہاں اب بھی وقفے وقفے سے پہاڑیوں کے پیچھے سے میزائل آ آ کر گر رہے تھے۔ اس لئے وہ دور جا کر سڑک کراس

کرنا چاہتے تھے تاکہ کسی انجان گولی یا میزائلوں کا شکار نہ بن جائیں۔ کافی آگے جا کر انہوں نے سڑک کا دونوں اطراف سے جائزہ لیا اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں دوڑتے ہوئے سڑک کراس کر کے کھیتوں والی سمت آ گئے۔

ڈھلوان اترتے ہی وہ تیزی سے آگے بڑھے اور پھر وہ گھوم کر اس طرف دوڑتے چلے گئے جس طرف کامبو کے کہنے کے مطابق اس نے عمران اور جولیا کو جاتے دیکھا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں درختوں کے اس جھنڈ میں پہنچ گئے جہاں میزائل فائر ہوئے تھے۔ درختوں کے پرخچے اڑے ہوئے تھے۔ وہاں موجود بے شمار درخت جل رہے تھے۔ آگ نے کھیت کا بھی بہت سا حصہ گھیرے میں لے لیا تھا۔ وہ آگ سے بچتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ بلیو برڈ کی آواز پہچانتے ہیں۔ میں بلیو برڈ کی آواز نکالتا ہوں۔ وہ آس پاس ہوئے تو میری آواز کا جواب ضرور دیں گے"...... وائٹ اینگل نے کہا تو راشد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وائٹ اینگل نے منہ پر ہاتھ رکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے کسی پرندے کی چیختی ہوئی مگر انتہائی سریلی آواز بلند ہونے لگی۔ آواز دور تک گونجتی چلی گئی تھی۔

"آپ کی آواز کا تو کوئی جواب نہیں آیا"...... راشد نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ جلنے والے کھیت سے ہٹ کر ایسی جھاڑیوں سے گزر رہے تھے جو ان کے قد کے برابر تھیں۔ سڑک کی

جانب اگر کوئی ہوتا تو وہ انہیں بغیر دور بین کی مدد کے نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھے جا رہے تھے۔ وائٹ اینگل آگے بڑھتا ہوا مسلسل منہ سے بلیو برڈ کی آوازیں نکال رہا تھا لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں ایک طرف سے جیپ کی آواز سنائی دی۔

"یہ میری جیپ کی آواز ہے۔ کامبو آ رہا ہے۔ آؤ جلدی"۔ وائٹ اینگل نے کہا اور تیزی سے اس طرف بھاگ پڑا جس طرف سے اسے جیپ کے انجن کی آواز سنائی دی تھی۔ راشد اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ جھاڑیوں سے نکل کر [illegible] سڑک پر آ گئے۔ سامنے سے جیپ آتے دیکھ کر وہ رک گئے۔ جیپ واقعی وائٹ اینگل کی ہی تھی جسے کامبو ڈرائیور کرتا ہوا اسی طرف لا رہا تھا۔ وائٹ اینگل نے سڑک کے درمیان آ کر ہاتھ ہلا ہلا کر کامبو کو اشارہ کرنا شروع کر دیا۔ کامبو نے اس کا اشارہ دیکھ لیا تھا وہ جیپ لے کر فوراً ان کے قریب آ گیا اور اس نے جیسے ہی جیپ روکی، وائٹ اینگل اور راشد اس میں سوار ہو گئے۔ وائٹ اینگل سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ راشد پچھلی سیٹ پر آ گیا تھا۔

"مہمان اور باقی ساتھی کہاں ہیں"...... کامبو نے کہا۔

"تم نے انہیں کس طرف جاتے دیکھا تھا"...... وائٹ اینگل نے الٹا اس سے پوچھا۔

"وہ اسی طرف آئے تھے"...... کامبو نے کہا۔

"ہم نے انہیں تلاش کیا ہے وہ تو یہاں کہیں بھی نہیں ہیں"۔ راشد نے کہا۔ سڑک کی جانب خاموشی چھا گئی تھی۔ شاید ڈی ایجنسی کی فورس کے تمام افراد ہلاک ہو چکے تھے اس لئے اب پہاڑیوں کے پیچھے سے میزائل بھی نہیں آ رہے۔

"شاید وہ میزائلوں سے بچنے کے لئے آگے چلے گئے ہوں"۔ کامبو نے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے۔ تم جیپ آہستہ چلاؤ میں مہمانوں کو بلیو برڈ کی آواز میں کاشن دے رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ میری آواز سن لیں"۔ وائٹ اینگل نے جب کہا تو کامبو نے اثبات میں سر ہلا کر جیپ کی رفتار کم کر لی اور وائٹ اینگل منہ سے بلیو برڈ کی آوازیں نکالنے لگا۔ وائٹ اینگل کے کہنے پر کامبو جیپ کھیتوں میں دوڑاتا رہا لیکن اس کی آواز کے جواب میں جب عمران نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ پریشان ہو گیا۔

"کہیں وہ دشمنوں کی گولیوں یا پہاڑیوں کی طرف سے آنے والے میزائلوں کا نشانہ تو نہیں بن گئے"...... راشد نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ عمران صاحب گولیوں اور میزائلوں کا شکار نہیں بن سکتے۔ وہ یقیناً میزائلوں سے بچنے کے لئے دور نکل گئے ہیں۔ تم جیپ اسی سڑک پر دوڑاتے رہو"...... وائٹ اینگل نے

پہلے راشد سے اور پھر کامبو سے مخاطب ہو کر کہا تو راشد خاموش ہو گیا اور کامبو کچی سڑک پر جیپ دوڑاتا لے گیا۔ کچا راستہ ہموار ضرور تھا لیکن جگہ جگہ سے مڑ رہا تھا کبھی آگے جا کر راستہ دائیں طرف مڑ جاتا اور کبھی بائیں جانب۔ تھوڑی دور جانے کے بعد انہیں سیدھی سڑک دکھائی دی تو وائٹ ایگل کے کہنے پر کامبو نے جیپ اس سڑک پر ڈال دی۔ اس سڑک پر دھول تھی۔ جیسے ہی جیپ اس سڑک پر آئی ہر طرف دھول ہی دھول اڑنا شروع ہو گئی۔ وائٹ ایگل اور راشد نے دھول دیکھ جیبوں سے رومال نکالے اور ان کے نقاب بنا کر چہروں پر ڈال لئے۔

''مجھے دور ایک ٹیوب ویل دکھائی دیا ہے باس۔ اس ٹیوب ویل کے پاس میں نے کچھ متحرک سائے بھی دیکھے ہیں''...... کامبو نے کہا تو وائٹ ایگل چونک پڑا۔ اس نے اس طرف دیکھنے کی کوشش کی جس طرف کامبو اشارہ کر رہا تھا لیکن دھول زیادہ ہونے کی وجہ سے اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''اسی طرف بڑھتے رہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں ہمارے ہی ساتھی ہوں''...... وائٹ ایگل نے کہا تو کامبو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ٹیوب ویل کے نزدیک پہنچ گئے۔ ان کی جیپ مکمل طور پر دھول میں چھپی ہوئی تھی۔ کامبو نے جیپ روکی تو اچانک ایک طرف سے فائر ہوا اور دوسرے لمحے جیپ کی ونڈ سکرین ٹکڑے ٹکڑے ہوتی چلی گئی۔ فائر کی آواز سن کر وائٹ ایگل

اور راشد نے فوراً جیپ سے باہر چھلانگیں لگا دیں۔ کامبو بھی فوراً جیپ سے کود کر نیچے آ گیا۔ وہاں گھنی جھاڑیاں تھیں۔ وہ تیزی سے جھاڑیوں میں رینگ گئے۔

''لگتا ہے یہاں ہمارے ساتھی نہیں بلکہ دشمن موجود ہیں''۔ وائٹ ایگل نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اس نے ایک جگہ رک کر مشین گن والا ہاتھ اوپر کیا اور ٹریگر دبا کر اس طرف گولیاں برسا دیں جس طرف سے ان پر فائر کیا گیا تھا۔ دوسرے لمحے ماحول مشین گن کی تیز تڑتڑاہٹوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

وہ دم بخود تھے۔ نہ خود کو فورس کے حوالے کر سکتے تھے اور نہ ہی وہاں سے فرار ہو سکتے تھے۔ وین کا ٹائر برسٹ ہو چکا تھا اور وہ ایک جانب سے جھکی ہوئی تھی۔ وین اس حالت میں آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔

''کیا کرنا ہے۔ وہ تو ہمیں خالی ہاتھ باہر آنے کا کہہ رہے ہیں''...... جولیا نے عمران کو خاموش دیکھ کر کہا۔

''فی الحال ہم وین سے باہر نہیں جائیں گے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اگر ہم نے ان کی بات نہ مانی تو یہ وین پر میزائل برسا دیں گے''...... کامبو نے کہا۔

''نہیں۔ ان کا ارادہ ہمیں زندہ گرفتار کرنے کا ہے۔ اگر ان کا مقصد ہمیں ہلاک کرنا ہوتا تو یہ اس طرح ہمیں وارننگ نہ دے رہے ہوتے اب تک وین پر میزائلوں کی بارش کر چکے ہوتے''۔

عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم وین میں بیٹھے رہیں گے تو کیا یہ ہم پر حملہ نہیں کریں گے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کریں گے لیکن ان کی پہلی ترجیح یہی ہو گی کہ ہم خود کو سرنڈر کر دیں تاکہ یہ ہمیں گرفتار کر سکیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کسی طرح سے ہمیں وین سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سڑک کی ایک سائیڈ پر پہاڑی چٹانیں ہیں اور دوسری طرف کھیت۔ ہم چٹانوں یا کھیتوں میں جا کر ان کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اگر ہم اسلحہ لے کر وین سے باہر نکلے تو پھر یہ ہمیں ایسا کوئی موقع نہ دیں گے کہ ہم پہاڑی چٹانوں کی آڑ لے سکیں یا کھیتوں میں پہنچ سکیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کرنا کیا ہے۔ تم ہی بتا دو۔ وہ بار بار اعلان کر رہے ہیں اور وین اڑانے کی دھمکی دے رہے ہیں''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

''کامبو تم مشین گن سنبھالو، میرے پاس منی میزائل گن ہے۔ میں سامنے والی گاڑیوں کو نشانہ بناتا ہوں۔ تم وین سے نکلتے ہی عقب میں موجود اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ وین سے نکل کر سڑک پر چپک جائیں اور پیچھے موجود گاڑیوں پر فائرنگ کرنا شروع کر دیں۔ اس طرح انہیں فوری طور پر ہمارے قریب آنے کا موقع

نہیں ملے گا۔ اگر وہ آگے آئے تو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مشین گنوں کا شکار ہو جائیں گے اور جولیا تمہارے پاس بھی منی میزائل گن ہے۔ تم کامبو اور اس کے ساتھیوں کی مدد کرنا اور پیچھے موجود گاڑیوں کو نشانہ بناؤ“...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔ اسی لمحے میگا فون سے انہیں مزید پانچ سیکنڈ کی مہلت دی گئی۔ عمران اور جولیا نے منی میزائل گنیں ہاتھوں میں لے لیں اور کامبو نے مشین گن سنبھال لی۔

”جیسے ہی ان کا کاؤنٹ ڈاؤن پورا ہو ہم فوراً وین سے باہر نکل کر ان پر منی میزائل گنوں سے حملہ کر دیں گے۔ میں سامنے والی گاڑیوں کو نشانہ بناؤں گا اور تم پیچھے والی گاڑیوں کو تباہ کرنا“...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر ابھی میگا فون والے کا کاؤنٹ ڈاؤن پورا نہیں ہوا تھا کہ اچانک ماحول یکے بعد دیگرے دو دھماکوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ عمران اور کامبو نے بیک مرر میں عقب میں موجود دو کاروں کو آگ کے شعلوں میں تبدیل ہوتے دیکھا۔

عمران ابھی حیران ہو ہی رہا تھا کہ پیچھے والی گاڑیوں کے قریب پھر دو دھماکے ہوئے اور پھر اچانک ماحول بموں کے دھماکوں اور مشین گنوں کی گرجدار آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔

”لگتا ہے وائٹ ایگل اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہماری مدد کے لئے پہنچ گیا ہے۔ چلو جلدی نکلو وین سے اور ڈی ایجنسی کی فورس پر

حملہ کرو“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وین کے دروازے کھلے اور وہ سب اچھل اچھل کر وین سے باہر نکل گئے۔ باہر نکلتے ہی انہوں نے سڑک پر دوڑ کر آنے والے مسلح افراد پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔

”سب وین سے دور ہٹ کر ان کا مقابلہ کرو۔ وہ کسی بھی لمحے وین پر میزائل برسا کر اسے تباہ کر سکتے ہیں“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو وہ سب تیزی سے مشین گنوں سے فائرنگ کرتے ہوئے بکھرتے چلے گئے۔ عمران نے جولیا کو اشارہ کیا اور تیزی سے کھیتوں کی طرف لپکا۔ جولیا بھی تیزی سے اس کے پیچھے بھاگی۔ سڑک کے کنارے پر آتے ہی وہ دونوں نیچے جھک گئے۔ اس طرف ایک آدمی موجود تھا جو بھاگتا ہوا آیا تھا اس نے جولیا اور عمران کو دیکھ کر ان پر مشین گن کا برسٹ مارا تھا۔ عمران اور جولیا نے اس آدمی کو دیکھ کر فوراً چھلانگ لگا دی اور نشیب میں گر گئے۔ فوراً چھلانگ لگانے اور نشیب میں گرنے کی وجہ سے وہ اس آدمی کی مشین گن سے چلائی ہوئی گولیوں سے بچ گئے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی دوڑ کر ان کے نزدیک آتا اور ان پر پھر فائرنگ کرتا جولیا نے خود کو سنبھالتے ہوئے فوراً کروٹ بدلی اور اس آدمی پر مشین گن کا برسٹ مار دیا۔

فضا تیز چیخ کی آواز سے گونجی اور وہ آدمی لٹو کی طرح گھومتا ہوا اچھل کر نشیب میں گرا اور چند ہی لمحوں میں تڑپ کر

ساکت ہو گیا۔

"گڈ شو۔ چلو۔ ہمیں نیچے کھتوں میں جانا ہے۔ سامنے درخت ہیں۔ درختوں کی آڑ میں ہم زیادہ محفوظ ہو سکتے ہیں اور وہاں سے آسانی سے ڈی ایجنسی کی فورس کا مقابلہ کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ اٹھے اور جھکے جھکے انداز میں کچھ فاصلے پر موجود درختوں کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

ماحول زور دار دھماکوں اور مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے بری طرح سے گونج رہا تھا۔ ہر طرف دوڑنے بھاگنے اور چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ڈی ایجنسی فورس کو جیسے سنبھلنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ وہ چونکہ بیچ سڑک پر تھے اور جن افراد نے ان پر حملہ کیا تھا وہ سڑک کی سائیڈوں میں چھپے ہوئے تھے اس لئے ڈی ایجنسی کی فورس کا زیادہ نقصان ہو رہا تھا۔

"کون ہو سکتے ہیں یہ جنہوں نے ڈی ایجنسی کی فورس پر اس طرح اچانک حملہ کیا ہے"...... جولیا نے ایک درخت کی آڑ لیتے ہوئے سائیڈ میں موجود عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو خود بھی ایک درخت کے پیچھے آ گیا تھا۔

"یقیناً یہ وائٹ اینگل اور اس کے ساتھی ہی ہوں گے ورنہ کسی اور میں اتنی جرأت کہاں کہ وہ ڈی ایجنسی کی فورس پر حملہ کرنے کا سوچ بھی سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وائٹ اینگل کو کیسے علم ہوا کہ ہم یہاں موجود ہیں اور

ڈی فورس ایجنسی نے ہماری وین کو گھیر لیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بے حد ذہین آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے وین میں کوئی ٹریکر لگا رکھا ہو اور اس ٹریکر کی مدد سے یہاں تک پہنچا ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے لیکن یہاں جس طرح گھمسان کا رن پڑ رہا ہے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں دور دور تک سنی جا سکتی ہیں اور یہ آوازیں سن کر جو فورس ہمارے پیچھے تھی انہیں یہاں آنے میں دیر نہیں لگے گی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ بہت جلد یہ علاقہ میدان کارزار میں تبدیل ہو جائے گا اور ڈی ایجنسی کی فورس اس سارے علاقے کو گھیر لے گی"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں موقع کا فائدہ اٹھا کر فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم پھر پھنس جائیں"...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے دو آدمی دوڑ کر اس طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جولیا اور عمران نے پہچان لیا۔ یہ دو آدمی کامبو کے ساتھی تھے جو وین کے عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ ہمارے ہی ساتھی ہیں آنے دو انہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے وہ دونوں دوڑتے ہوئے اس طرف آ گئے۔ عمران اور جولیا کو دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لئے

ٹھٹھکے لیکن پھر فوراً مطمئن ہو گئے جیسے انہوں نے عمران اور جولیا کو پہچان لیا ہو۔

"تم دونوں یہاں کیوں آئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم آپ دونوں کی تلاش میں آئے ہیں جناب۔ ہم نے آپ دونوں کو اس طرف آتے دیکھ لیا تھا"...... ایک آدمی نے کہا۔

"تمہارا نام مبشر ہے نا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں مبشر ہوں اور یہ حمید"...... اس آدمی نے کہا۔

"مبشر اور حمید۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہاں ہماری مدد کے لئے کون آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم خود بھی حیران ہیں جناب۔ ان علاقوں میں ہمارا کوئی سیکشن اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ پھر نجانے یہ کون لوگ ہیں جو ہماری مدد کے لئے آ گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ چیف باس وائٹ ایگل اور ان کے ساتھی ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان لوگوں کا تعلق جی پی فائیو سے ہو"...... مبشر نے کہا تو جی پی فائیو کا سن کر عمران بری طرح سے چونک پڑا۔

"جی پی فائیو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جولیا کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جی ہاں۔ ہماری اطلاع کے مطابق اس علاقے میں جی پی فائیو کا ہولڈ ہے۔ جی پی فائیو کا ایک سیکشن جسے گریٹ سیکشن کہا جاتا ہے انہی پہاڑی علاقوں میں کہیں موجود ہے۔ دوسری اطلاع کے

مطابق جی پی فائیو کے گریٹ سیکشن اور ڈینجر ایجنسی کے ریڈ سیکشن کی آپس میں کبھی نہیں بنتی۔ یہ موقع ملتے ہی ایک دوسرے سے نبرد آزما ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جائیں تو کشتوں کے پشتے لگا دیتے ہیں"...... مبشر کے ساتھی حمید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ ڈینجر ایجنسی کے ریڈ سیکشن پر جی پی فائیو کے گریٹ سیکشن کے حملے کا امکان ممکن ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ گریٹ سیکشن والوں کو ڈینجر ایجنسی کے ریڈ سیکشن کی یہاں آمد کی اطلاع مل گئی ہو۔ اس لئے انہوں نے ان پر حملہ کر دیا ہو"...... مبشر نے کہا۔

"تب تو ہم اور زیادہ خطرے میں ہیں۔ اگر جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کو ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو گیا تو وہ پوری فورس لے کر یہاں پہنچ جائے گا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ہم یہی بتانے کے لئے آئے تھے کہ ہم اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ ڈی ایجنسی پر حملہ کرنے والے ہمارے ساتھی بھی ہو سکتے ہیں اور جی پی فائیو کے گریٹ سیکشن کے مسلح افراد بھی اس لئے ہمیں بہت سوچ سمجھ کر ان کا سامنا کرنا ہے"...... مبشر نے کہا۔

سڑک کی طرف سے مسلسل فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ دھماکوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ سڑک پر اور اس کے

اردگرد آگ ہی آگ بھڑکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جس سے ہر طرف دھواں پھیل گیا تھا اور ماحول آلودہ ہو گیا تھا۔

"تب پھر ہمیں اس جگہ سے دور ہٹ جانا چاہئے۔ اگر مددگار ہمارے ساتھی ہوئے تو وہ ہم تک ضرور پہنچ جائیں گے ورنہ ہمیں ہر حال میں یہاں سے نکلنا ہو گا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہم کھیتوں کی طرف چلتے ہیں۔ کھیتوں سے ہوتے ہوئے ہم پہلے والی مین سڑک کی طرف جائیں گے اور پھر وہاں سے کسی بھوسے سے بھرے ٹرالر میں سوار ہو کر شہر کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ شہر جا کر ہم ٹیکسی ہائر کر کے باس کے پاس پوائنٹ تھری پر پہنچ سکتے ہیں"...... حمید نے کہا۔

"یہ مناسب آئیڈیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وائٹ اینگل پوائنٹ تھری پر ہی ہمارا انتظار کر رہا ہو"...... عمران نے کہا۔

"تب پھر تم دونوں اپنے باقی ساتھیوں کو بھی بلا لاؤ تاکہ ہم یہاں سے نکل سکیں"...... جولیا نے کہا۔

"کامبو اور باقی تین ساتھی سڑک کی دوسری جانب موجود ہیں۔ اگر ہم سڑک کی طرف گئے تو وہاں ہونے والی مسلسل فائرنگ کی زد میں آ جائیں گے"...... مبشر نے کہا۔

"تو تم چاہتے ہو کہ ہم انہیں اسی طرح یہاں چھوڑ جائیں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ حمید یہاں رک جاتا ہے۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ حمید اپنے باقی ساتھیوں کو بھی بتا دے گا کہ ہم کہاں ہے اس طرح وہ بھی ان راستوں سے ہوتے ہوئے پوائنٹ تھری پر پہنچ جائیں گے"...... مبشر نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں یہاں رک جاتا ہوں"...... حمید نے بغیر کسی تاویل کے کہا۔

"ہمیں اتنی جلدی کیا ہے جانے کی۔ ہم سب ہی یہاں رک جاتے ہیں۔ جب کامبو اور اس کے باقی ساتھی یہاں آئیں گے تب ہم ایک ساتھ یہاں سے نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تب تک ڈینجر ایجنسی کی مزید فورس یہاں پہنچ جائے گی اور اگر وہ ملٹری اور جی پی فائیو کے گریٹ سیکشن سے ہیں تو پھر یہ سارا علاقہ ان کے قبضے میں ہو گا اور پھر ہمیں یہاں سے نکلنے کا موقع نہیں مل سکے گا"...... مبشر نے کہا۔

"ہونہہ۔ ہم بزدلوں کی طرح اپنے ساتھیوں کو موت کے منہ میں چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گے۔ ڈینجر ایجنسی یا جی پی فائیو کی فورس یہاں آئی تو دیکھا جائے گا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی"...... مبشر نے کہا۔

"سامنے درختوں کے جھنڈ کے پاس ایک ٹیوب ویل ہے۔ آپ وہاں چلے جائیں۔ میں کامبو اور باقی ساتھیوں کو تلاش کرتا ہوں اور انہیں بھی وہاں لے آتا ہوں پھر ہم ایک ساتھ یہاں سے

نکل چلیں گے"...... حمید نے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے سڑک کی دوسری جانب موجود پہاڑیوں سے زائیں زائیں کی آوازوں کے ساتھ کئی میزائل سڑک کی طرف آتے دیکھے۔ دوسرے لمحے ماحول خوفناک اور زوردار دھماکوں سے گونج اٹھا۔

"یہ گریٹ ایجنسی کا ہی کام ہے۔ انہوں نے اس طرف میزائل داغنے شروع کر دیئے ہیں۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہی پڑے گا"...... مبشر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اچانک ایک میزائل انہوں نے اپنی طرف آتے دیکھا۔

"دائیں بائیں کود کر زمین سے چپک جاؤ"...... عمران نے میزائل دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اور خود بھی زمین پر چھلانگ لگا کر لیٹ گیا اور زمین سے کسی جونک کی طرح چپک گیا۔ دوسرے لمحے میزائل ان کے اوپر سے گزرتا ہوا پیچھے ایک درخت سے ٹکرایا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اس درخت کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ آگ کا طوفان سا اٹھا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم آگ سے بری طرح سے جھلس گیا ہو۔ یہ احساس ایک لمحے کے لئے تھا۔ آگ جس تیزی سے پھیلی تھی اسی تیزی سے ختم ہو گئی تھی۔

"چلو۔ یہ ہمارے ساتھیوں کا نہیں جی پی فائیو کے گریٹ سیکشن فورس کا ہی کام لگ رہا ہے۔ اب ہمارا یہاں رکنا واقعی حماقت ہو گی"...... عمران نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا، مبشر اور حمید فوراً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"آپ جائیں۔ میں کامبو اور باقی ساتھیوں کو لاتا ہوں"۔ حمید نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ جولیا اور مبشر تیزی سے درختوں کی آڑ لے کر کھیتوں کے درمیان دوڑتے چلے گئے۔

کھیت کی نرم زمین ان کو روک رہی تھی مگر وہ دوڑ کر کھیت عبور کر کے ایک پگڈنڈی پر آ گئے۔ یہ پگڈنڈی سیدھی جا رہی تھی۔ وہ اس پر دوڑنے لگے سڑک پر اب فائرنگ اور دھماکوں کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ شاید جی پی فائیو کے گریٹ سیکشن نے ونجیر ایجنسی کی فورس کا مکمل صفایا کر دیا تھا یا پھر شاید ڈی ایجنسی کے افراد [illegible] سے خوفزدہ ہو کر وہاں سے بھاگ گئے تھے۔ پگڈنڈی آگے جا کر ایک ٹیوب ویل پر ختم ہو گئی تھی۔ وہاں ایک بڑا سا خشک نالا تھا۔ جس پر ایک چھوٹا سا پل بنا ہوا تھا۔ وہ پل پر دوڑتے ہوئے نالے کو کراس کر کے ٹیوب ویل کی طرف بڑھتے گئے۔ گیلے کھیتوں میں دوڑنے سے ان کے پیر کیچڑ سے لت پت ہو گئے تھے اور حلیہ خراب ہو چکا تھا۔

"ہمیں یہاں رک کر حمید اور باقی ساتھیوں کا انتظار کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"حمید انہیں لے کر پوائنٹ تھری پر آ جائے گا جناب۔ ہمیں یہاں نہیں رکنا چاہئے"...... مبشر نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارے کہنے پر ہم یہاں تک تو آ گئے ہیں لیکن بغیر

اپنے ساتھیوں کو لئے ہم یہاں سے پوائنٹ تھری پر نہیں جائیں گے"۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ کی مرضی"...... مبشر نے کہا۔

"کیا ہم اس ٹیوب ویل کے پانی سے اپنا حلیہ درست کر سکتے ہیں"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں کر لو۔ ایسی حالت میں اگر ہم سڑک کی طرف گئے تو جہاں بھی جائیں گے شک کی نظروں سے دیکھے جائیں گے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ٹیوب ویل کی طرف بڑھے اور ایک طرف سے آنے والے صاف پانی کے کھالے کے پاس بیٹھ کر اپنے حلیے درست کرنے لگے۔

تقریباً دس منٹ کے بعد انہوں نے کھیتوں سے تین افراد کو اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ چونک پڑے۔ وہ ٹیوب ویل کی آڑ میں چھپ گئے۔ تین افراد دوڑتے ہوئے آگے آئے تو یہ دیکھ کر وہ تینوں مطمئن ہو گئے کہ وہ حمید اور اس کے باقی دو ساتھی تھے۔ ان کے ساتھ کامبو اور ایک اور آدمی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"کامبو اور ہمارا ایک اور ساتھی کہاں ہے"...... مبشر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ ٹیوب ویل کی آڑ سے نکل کر حمید اور اپنے ساتھیوں کو اس طرف آنے کا اشارہ کرنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں حمید اور اس کے دونوں ساتھی ان کے قریب پہنچ گئے۔ حمید کے ساتھ آنے والے دونوں افراد زخمی تھے۔ ان کے زخم معمولی تھے ورنہ وہ

اس طرح بھاگ کر وہاں نہیں آ سکتے تھے۔

"عاشر اور کامبو کہاں ہیں"...... قریب آنے پر مبشر نے حمید سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"عاشر کو گولیاں لگی تھیں وہ ہلاک ہو گیا ہے اور کامبو کا کچھ پتہ نہیں۔ میں نے کافی آوازیں دی تھیں لیکن مشین گنوں کی فائرنگ اور میزائلوں کے دھماکوں کی وجہ سے شاید اس تک میری آواز نہیں پہنچی تھی"...... حمید نے جواب دیا۔

"اب جناب۔ اب آپ کیا کہتے ہیں"...... مبشر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہم کچھ دیر اور انتظار کریں گے۔ اگر کامبو زندہ ہے اور اس طرف آیا تو ہم اسے ساتھ لے کر ہی جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"بہت بہتر جناب"...... مبشر نے کہا۔ وہ ٹیوب ویل کی آڑ میں بیٹھے اسی طرف دیکھ رہے تھے جہاں سے وہ بھاگ کر آئے تھے لیکن کافی دیر گزر گئی جب اس طرف کوئی نہ آیا تو مبشر، حمید اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مایوسی چھانے لگی۔

"نہیں جناب۔ لگتا ہے عاشر کی طرح کامبو بھی دشمنوں کی گولیوں کا شکار بن گیا ہے۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو شاید اس طرف آ جاتا لیکن......" حمید نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا انہیں دائیں طرف سے آنے والی کچی سڑک پر دھول اڑتی دکھائی دی۔

ایک بڑی جیپ نہایت تیز رفتاری سے اس سڑک پر آ رہی تھی۔ وہ سب بڑی طرح چونک پڑے۔

"ایک جیپ آ رہی ہے"...... مبشر نے کہا۔

"ڈی ایجنسی یا گریٹ سیکشن کی ہی جیپ نہ ہو"...... حمید نے کہا۔

"اسلحہ سنبھال کر بکھر جاؤ۔ جب تک میں نہ کہوں کوئی فائرنگ نہیں کرے گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے سائیڈ پر موجود ایک درخت کی آڑ میں چلا گیا۔ جولیا ٹیوب ویل کے پیچھے چھپ گئی جبکہ مبشر، حمید اور ان کے دونوں ساتھی سائیڈ میں موجود قد آدم جھاڑیوں میں گھستے چلے گئے۔ کچھ دیر بعد جیپ رکنے کی آواز سنائی دی۔ جیسے ہی جیپ رکی جھاڑیوں میں موجود مبشر اور حمید میں سے کسی نے اچانک جیپ کی طرف فائر کر دیا۔ فائر کی آواز کے ساتھ ہی جیپ کی ونڈ سکرین ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔

فائر کی آواز سن کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔ مت کرو فائر"...... عمران نے جھاڑیوں میں چھپے ہوئے مبشر اور حمید سے مخاطب ہو کر چیختے ہوئے کہا۔ عمران نے درخت کی آڑ سے سر نکال کر جیپ کی سمت دیکھا ہی تھا کہ اچانک اس طرف سے مشین گن کا برسٹ مارا گیا جہاں جیپ رکی تھی۔

برسٹ ان جھاڑیوں میں مارا گیا تھا جہاں مبشر اور اس کے

ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ دوسرے لمحے ماحول دردناک انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ مبشر، حمید اور اس کے ساتھی شاید جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے اور مشین گن سے گولیاں نیچے کی طرف برسائی گئی تھیں یہی وجہ تھی کہ جھاڑیوں میں چھپے ہوئے مبشر، حمید اور ان کے ساتھی ان گولیوں کا شکار بن گئے تھے۔

کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں بیٹھا روز مرہ کے کاموں میں مصروف تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

”یس“...... کرنل ڈیوڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”میجر ہارلس آئے ہیں چیف“...... دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے۔ بھیج دو اسے اندر“...... کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا اور انٹرکام کا بٹن پریس کر کے آف کر دیا اور ایک بار پھر فائل دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے فائل کا آخری صفحہ پڑھ کر اس پر اپنے دستخط کئے اور فائل بند کر کے میز کی سائیڈ پر رکھ دی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

”یس۔ کم ان“...... کرنل ڈیوڈ نے کرخت لہجے میں کہا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا

مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔

”آپ نے مجھے یاد کیا ہے سر“...... نوجوان اندر آیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایڑی بجا کر کرنل ڈیوڈ کو سلیوٹ کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں میجر ہارلس۔ آؤ بیٹھو“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو نوجوان آگے بڑھ آیا۔

”تھینک یو سر“...... میجر ہارلس نے کہا اور کرنل ڈیوڈ کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

”میں نے تمہیں ایک خاص کام سے بلایا ہے میجر ہارلس“۔ کرنل ڈیوڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”یس سر“...... میجر ہارلس نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا تم نے ڈاکٹر کارٹرس کا نام سنا ہے“...... کرنل ڈیوڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”یس سر۔ ان کے نام سے تو اسرائیل کا بچہ بچہ واقف ہے سر۔ وہ ہمارے ملک کا قیمتی سرمایہ ہیں“...... میجر ہارلس نے کہا۔

”تب تو تمہیں یہ بھی پتہ ہوگا کہ ڈاکٹر کارٹرس کے پاس اہم ترین فارمولے اور جدید ترین سائنسی اسلحے سے متعلق فائلیں ہیں“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”یس سر“...... میجر نے کہا۔

”اس نے وہ تمام فائلیں اور دستاویزات اپنے کسی سیکرٹ لاکر

میں چھپا رکھی ہیں جس کے بارے میں ہزار کوششوں کے باوجود ہمیں بھی علم نہیں ہو سکا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیس سر"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"مجھے اس بات پر غصہ تھا کہ ڈاکٹر کارٹس کو حکومتی سطح پر یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ ایجادات اور فارمولوں کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے جدید سائنسی اسلحے کے فارمولے کی بھی کاپیاں بنا کر اپنے سیکرٹ لاکر میں رکھے لیکن وہ ایسا کر رہا ہے۔ ڈاکٹر کارٹس چونکہ اسرائیلی پرائم منسٹر کا خاص آدمی ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ اگر میں نے پرائم منسٹر سے اس کی شکایت کی تو میری شکایت پر پرائم منسٹر صاحب کوئی کان نہیں دھریں گے۔ مجھے یہ بات پرائم منسٹر صاحب کو مع ثبوت کے بتانی ہے تاکہ میری بات کا یقین کیا جا سکے اور ڈاکٹر کارٹس کو اس بات پر پابند کیا جا سکے کہ وہ ملکی سلامتی سے متعلق کوئی بھی فائل اور دستاویز کی کاپی اپنے پاس نہ رکھے۔ اس کے پاس جو بھی فائلیں اور دستاویزات کی کاپیاں ہوں انہیں ضبط کر لیا جائے۔ اس مقصد کے لئے میں نے اپنے چند ایجنٹوں کو خفیہ طور پر ڈاکٹر کارٹس کے ساتھ لگایا ہوا تھا لیکن کوشش کے باوجود وہ بھی اس بات کا سراغ نہیں لگا سکے کہ ڈاکٹر کارٹس کا سیکرٹ لاکر کہاں ہے جس میں وہ فائلیں اور دستاویزات کی کاپیاں رکھتا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اب کوئی خاص بات ہوئی ہے جناب"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"بتاتا ہوں۔ اس نانسنس ڈاکٹر نے ایک بہت بڑی حماقت کی ہے ایسی حماقت جس نے ہمارے ملک کی سلامتی کے لئے شدید خطرات پیدا کر دیئے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"وہ کیا حماقت سر"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"جانتے ہو ڈاکٹر کارٹس نے ان اہم ترین کاغذات کو کہاں رکھا تھا جو اس کی تحویل میں تھے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نو"...... میجر ہارلس نے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

"ایک معمولی سی لاکرز کمپنی کے معمولی سے لاکر میں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ کون سی لاکرز کمپنی"...... میجر ہارلس نے چونک کر کہا۔

"ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی کے ایک ماسٹر لاکر میں اس نے ان کاغذات کو رکھا ہوا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو مکمل طور پر پرائیویٹ کمپنی ہے اور غیر محفوظ بھی تو پھر ڈاکٹر کارٹس نے ایسی حماقت کیوں کی"...... میجر ہارلس نے حیرت سے کہا۔

"شاید اس نانسنس کا دماغ خراب ہو گیا تھا۔ اس نے تمام سیکرٹ فائلوں اور دستاویزات کی کاپیاں اسی لاکر میں رکھی ہوئی تھیں اور وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ یہاں اس کی دستاویزات مکمل طور پر

محفوظ ہیں۔ لیکن......" کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن کیا سر۔ کیا وہ کاغذات وہاں محفوظ نہیں ہیں"...... میجر ہارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چند غیر ملکی ایجنٹوں نے ماسٹر لاکرز میں نقب لگا کر اس کا سیکرٹ لاکر توڑ دیا تھا اور اس کے لاکر سے تمام فائلوں اور دستاویزات کی اسپائی کیمرے سے تصویریں بنا کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر ہارلس اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔

"غیر ملکی ایجنٹ"...... میجر ہارلس کے منہ سے نکلا۔

"ہاں۔ اس نانسنس ڈاکٹر سے سب سے بڑی حماقت یہ ہوئی کہ اس نے سیکرٹ لاکر اور وہاں رکھی ہوئی تمام دستاویزات کے بارے میں اپنے نمبر ٹو رہوڈا کو ہر بات تفصیل سے بتا دی تھی۔ غیر ملکی ایجنٹوں نے رہوڈا پر ہی ہاتھ ڈالا تھا اور اسی کے ذریعے انہیں ماسٹر لاکرز کا علم ہوا اور انہوں نے وہاں نقب لگا کر دستاویزات کی تصاویر بنائیں اور وہاں سے فرار ہو گئے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"رہوڈا۔ لیکن وہ تو ڈاکٹر کارٹرس کا انتہائی وفادار ساتھی ہے سر۔ اس نے غیر ملکی ایجنٹوں کو اتنا بڑا راز کیسے بتا دیا"...... میجر ہارلس نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اسے رہوڈا کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"تو دشمنوں نے رہوڈا کی فیملی کو یرغمال بنا کر یہ سب کیا ہے"۔

میجر ہارلس نے کہا۔

"ہاں۔ اس غدار نے اپنی اور اپنی فیملی کی جان بچانے کے لئے ملکی مفادات کا سودا کر لیا تھا اور ایجنٹوں کو ڈاکٹر کارٹرس کے سیکرٹ لاکر کے بارے میں بتا دیا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب وہ ایجنٹ کہاں ہیں جناب۔ کیا ڈی ایجنسی نے اس کی گرفتاری کے لئے کچھ نہیں کیا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ڈی ایجنسی صرف نام کی ہی ڈی ایجنسی ہے۔ اس میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ غیر ملکی ایجنٹوں سے ٹکر لے سکے۔ اس ایجنسی کے دو چیف ہیں ایک کرنل رابرٹ اور دوسرا خود ڈاکٹر کارٹرس۔ ڈاکٹر کارٹرس جس کے اپنے راز اس کے پاس محفوظ نہیں رہ سکے وہ بھلا غیر ملکی ایجنٹوں کو کیا پکڑے گا نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بنا کر کہا۔

"تو کیا ایجنٹ وہ تمام راز لے کر یہاں سے نکل گئے ہیں"۔ میجر ہارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میری اطلاع کے مطابق وہ دو ایجنٹ ہیں اور ان دونوں نے یہاں کے کسی فلسطینی گروپ کے ساتھ مل کر ڈی ایجنسی کو تگنی کا ناچ نچایا ہوا ہے۔ ڈی ایجنسی کی فورس پوری قوت کے ساتھ ان ایجنٹوں کے پیچھے لگی ہوئی ہے لیکن کوشش کے باوجود وہ ابھی تک انہیں نہیں پکڑ سکی ہے بلکہ ان ایجنٹوں نے ڈی ایجنسی کے بے شمار

افراد ہلاک کر دیئے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا اور پھر اس نے میجر ہارلس کو یہ سب بھی بتا دیا کہ کس طرح ڈی ایجنسی کو غیر ملکی ایجنٹوں کا پتہ چلا تھا اور کس طرح غیر ملکی ایجنٹ ان کے ہاتھوں سے نکلے تھے اور کہاں کہاں انہوں نے ڈی ایجنسی کی فورس کو شکست دی تھی اور ان کے ہاتھوں چکنی مچھلی کی طرح نکل گئے تھے۔

"یہ غیر ملکی ایجنٹ تو ضرورت سے زیادہ تیز معلوم ہوتے ہیں سر جو ابھی تک ڈی ایجنسی کے قابو میں ہی نہیں آ رہے ہیں"۔ میجر ہارلس نے کہا۔

"ہاں۔ اور وہ نانسنس لاکھ کوششیں بھی کر لیں تو ان غیر ملکی ایجنٹوں کو نہیں پکڑ سکیں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں جناب"...... میجر ہارلس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ معمولی ایجنٹ نہیں ہیں میجر جو اس قدر آسانی سے ڈی ایجنسی کے ہاتھ لگ جائیں۔ انہیں پکڑنے کے لئے ڈی ایجنسی اپنی پوری قوت بھی لگا دے تب بھی وہ انہیں نہیں پکڑ سکیں گے بلکہ وہ جتنا ان ایجنٹوں کے پیچھے جائیں گے ڈی ایجنسی کا ہی نقصان ہو گا۔ صرف اور صرف ڈی ایجنسی کا نقصان"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کون ہیں یہ ایجنٹ۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ہاں۔ جانتا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"مجھے بتائیں جناب۔ آپ کی باتیں سن کر تو اب مجھے بھی تجسس ہونے لگا ہے کہ ایسے کون سے ایجنٹ ہیں جو ڈینجر ایجنسی کی طاقتور فورس کو تگنی کا ناچ نچا رہے ہیں"...... میجر ہارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ عمران اور اس کی ایک ساتھی لڑکی"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو عمران کا نام سن کر میجر ہارلس بری طرح اچھل پڑا۔

"عمران اپنی ٹیم کے ساتھ یہاں ہے"...... میجر ہارلس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ٹیم کے ساتھ نہیں۔ اس بار وہ یہاں صرف ایک لڑکی کے ساتھ آیا ہے جس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن وہ یہاں آیا کس مقصد کے لئے ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"اب تک کے حالات کے تحت جو مجھے معلومات ملی ہیں ان سے تو مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے کہ وہ ڈاکٹر کارٹرس کی ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل کرنے آیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹاپ سیکرٹ فائل۔ اس فائل میں کیا ہے"...... میجر ہارلس نے چونک کر کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ مجھے ڈی ایجنسی میں کام کرنے والے اپنے ایک ایجنٹ سے ہی پتہ چلا ہے کہ ڈاکٹر کارٹرس ٹاپ سیکرٹ فائل کی وجہ سے پریشان ہے اور اس نے ماسٹر لاکرز میں اس فائل کی کاپی بھی رکھی ہوئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اس فائل میں ڈاکٹر کارٹرس کی کوئی اہم ایجاد یا سائنسی فارمولا ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اور وہ فائل عمران کے ہاتھ لگ چکی ہے"...... میجر ہارلس نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میرے ایجنٹ نے مجھے یہ بھی جتایا ہے کہ ڈاکٹر کارٹرس نے ماسٹر لاکرز میں جو بھی فائلیں اور دستاویزات رکھی ہیں وہ سب ادھوری ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ادھوری۔ میں سمجھا نہیں"...... میجر ہارلس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"حفاظت کے پیش نظر ڈاکٹر کارٹرس نے تمام فائلوں اور دستاویزات کے دو حصے کر رکھے ہیں جن میں سے ایک حصہ وہ ماسٹر لاکرز میں رکھتا تھا اور دوسرا حصہ کہیں اور۔ عمران نے ماسٹر لاکرز سے جن فائلوں اور دستاویزات کی تصاویر حاصل کی ہیں وہ مکمل نہیں ہیں اور عمران اس وقت تک یہاں دندناتا رہے گا جب تک کہ وہ مکمل ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی حاصل نہیں کر لیتا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے کیا ہم عمران اور اس کی

ساتھی لڑکی کے خلاف حرکت میں آ جائیں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے لئے میں نے جناب پرائم منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی لیکن اس وقت شاید کرنل رابرٹ یا ڈاکٹر کارٹرس بھی پرائم منسٹر صاحب کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے میری گزارش کو اسی وقت رد کر دیا تھا اور مجھے اس بات سے سختی سے روک دیا کہ میں ان ایجنٹوں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لوں گا۔ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کا ٹکراؤ ڈی ایجنسی سے ہے اور وہ خود ہی ان سے نمٹ لیں گے اس لئے مجھے ان کے معاملات میں مداخلت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"مجھے عمران سے شدید نفرت ہے۔ اس کی وجہ سے میں کئی بار ناکامی کا منہ دیکھ چکا ہوں۔ جب مجھے اس کی یہاں موجودگی کا علم ہوا تو مجھے بے حد غصہ آیا اور میں نے فوری طور پر اس کے خلاف ایکشن لینے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن پھر جب مجھے پتہ چلا کہ اس کا ٹکراؤ ڈینجر ایجنسی سے ہے جس کی خاص طور پر پرائم منسٹر صاحب سرپرستی کرتے ہیں تو میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں اب خود بھی یہی چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں ڈی ایجنسی سے ٹکرائیں۔ جب عمران، ڈی ایجنسی کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر کے یہاں سے

نکل جائے گا تب پرائم منسٹر صاحب کو میری اور جی پی فائیو کی اہمیت کا اندازہ ہو گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو وہ اسرائیل کا بہت بڑا راز لے کر یہاں سے نکل جائیں گے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"اس سے ہمیں کیا نقصان ہو گا۔ یہ سب ڈی ایجنسی کی کوتاہی کا نتیجہ ہو گا اور انہیں اس کوتاہی کی کوئی تو سزا ملنی چاہئے جنہیں پرائم منسٹر صاحب نے خواہ مخواہ سر چڑھا رکھا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی یہ بات تو درست ہے۔ واقعی پرائم منسٹر صاحب جی پی فائیو کی بجائے اب ہر معاملے میں ڈی ایجنسی کو ہی فوقیت دیتے ہیں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"اسی لئے مجھے ڈی ایجنسی سے انتہائی نفرت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ نانسنس ڈی ایجنسی اپنی موت آپ مر جائے اور اس کا اسرائیل سے ہمیشہ کے لئے نام ہی ختم ہو جائے۔ جب تک ڈی ایجنسی ہے اس وقت تک جی پی فائیو کی اہمیت پر پرائم منسٹر صاحب کوئی توجہ نہیں دیں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میری اطلاعات کے مطابق ڈی ایجنسی کی ریڈ فورس پہاڑیوں کی طرف بھی آئی تھی۔ وہ شاید غیر ملکی ایجنٹوں کے پیچھے لگے ہوئے تھے لیکن چونکہ وہاں ہمارا نیا گریٹ سیکشن موجود ہے۔ انہوں نے یہی سمجھ لیا تھا کہ ڈی ایجنسی کا ریڈ سیکشن ان کے خلاف

کارروائی کرنے آیا ہے اس لئے گریٹ سیکشن نے پہاڑی کے پیچھے سے ہی ریڈ سیکشن پر میزائل فائر کر دیئے اور انہیں ان کی کاروں سمیت ختم کر دیا تھا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ہاں۔ وہ سب مس انڈرسٹینڈنگ کی وجہ سے ہوا تھا۔ جس طرح ریڈ فورس مسلح ہو کر اس علاقے میں پہنچی تھی ہمارا گریٹ سیکشن یہی سمجھا تھا کہ وہ ان کے خلاف کارروائی کرنے آئے ہیں اس لئے انہوں نے ان کے حملے سے بچنے کے لئے فوری طور پر ان پر میزائل فائر کر دیئے۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے میری اسی سلسلے میں پرائم منسٹر صاحب سے بات ہوئی تھی۔ انہوں نے میرے گریٹ سیکشن کے اس بے جا طاقت کے استعمال اور بلاوجہ ڈی ایجنسی کے ریڈ سیکشن کے بے شمار افراد کو ہلاک کرنے پر میری سرزنش بھی کی ہے۔ جس کے لئے مجھے مجبوراً ان سے معذرت کرنی پڑی لیکن مجھے خوشی ہے کہ گریٹ سیکشن نے ڈی ایجنسی کے ریڈ سیکشن پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ان کے بے شمار ساتھی مارے گئے۔ میں تو چاہتا بھی یہی ہوں کہ ڈی ایجنسی کا زیادہ سے زیادہ نقصان ہو اور اس ایجنسی کا اسرائیل سے وجود ہی ختم ہو جائے تاکہ جی پی فائیو کو پھر وہی مقام حاصل ہو جائے جو پہلے تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے جناب"...... میجر ہارلس نے کہا کیونکہ اس ساری گفتگو میں اسے اس بات کا کوئی حاصل حصول

دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ کرنل رابرٹ نے اسے خصوصی طور پر کیوں بلایا ہے۔

"جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کا ڈی ایجنسی سے ٹکراؤ ہے اور وہی ان سے نپٹیں گے۔ پرائم منسٹر صاحب یہ نہیں چاہتے کہ ہم اس معاملے میں کوئی دخل دیں۔ لیکن میں عمران کو یہاں سے کسی بھی صورت میں کامیاب ہو کر واپس نہیں جانے دینا چاہتا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر ہارس بے اختیار چونک پڑا۔

"تو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں"...... میجر ہارس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گریٹ سیکشن کی طرح تمہارا سیکشن بھی نیا ہے۔ گریٹ سیکشن کا تو سب کو علم ہے لیکن تمہارا سیکشن سیکرٹ سیکشن ہے جس کے بارے میں سوائے میرے اور تمہارے کوئی نہیں جانتا۔ میں نے خاص طور پر تمہارا سیکشن اسی لئے قائم کیا ہے جو ایسے ہی معاملات میں کام میں لایا جا سکے"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کچھ سمجھا نہیں سر"...... میجر ہارس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سیکشن جس کے تم انچارج ہو سوائے میرے کسی کو جواب دہ نہیں ہے اور میں نے اس سیکشن میں ایک سے بڑھ کر

ایک باصلاحیت ایجنٹوں کو بھرتی کیا ہے جو ہر قسم کی سچویشن کو ہینڈل کرنا جانتے ہیں۔ میرا ارادہ تھا کہ میں تمہارے سیکشن کو خفیہ رکھ کر ڈی ایجنسی کے خلاف کارروائیاں کراؤں اور ایک ایک کر کے تمہارے ذریعے ڈی ایجنسی کے تمام سیکشنوں کو ملیامیٹ کر دوں اور نہایت خاموشی سے ان کی اجارہ داری ختم کر دوں لیکن اس کا ابھی وقت نہیں آیا ہے اس لئے میں نے تمہارے سیکرٹ سیکشن سے کوئی کام نہیں لیا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اور تمہارا سیکشن ابھی مزید تربیت حاصل کرے اور میں اپنے طور ڈی ایجنسی کے بارے میں اتنی معلومات حاصل کر لوں کہ ان کا کوئی بھی سیکشن، کوئی بھی گروپ اور کوئی بھی ٹھکانہ سیکرٹ سیکشن سے محفوظ نہ رہ سکے لیکن اب صورتحال کا تقاضہ ہے کہ میں سیکرٹ سیکشن کو ڈی ایجنسی کے خلاف استعمال کرنے کی بجائے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف استعمال کروں۔

عمران نے ڈاکٹر کارٹرس سے جو فائل حاصل کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ فائل چاہے وہ ادھوری ہی کیوں نہ ہو تم اپنے سیکشن کے ذریعے اس عمران سے چھین کر مجھے لا کر دو۔ میں بھی اسی تجسس میں مبتلا ہوں کہ ڈاکٹر کارٹرس کی ٹاپ سیکرٹ فائل میں آخر ایسا کیا ہے جس کی اتنی حفاظت کی جا رہی تھی"...... کرنل ڈیوڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اگر ڈی ایجنسی کو پتہ چل گیا کہ عمران کے خلاف ہم بھی

میدان میں آ گئے ہیں اور ہم نے ان کی ٹاپ سیکرٹ فائل عمران سے حاصل کر لی ہے تو کیا ہو گا جناب“..... میجر ہارلس نے کہا۔

”تو پھر تمہارے سیکرٹ سیکشن کا کیا فائدہ نانسنس۔ کیا میں نے تمہارا سیکشن اس لئے بنایا ہے کہ ڈی ایجنسی یا کسی کو اس بات کا علم ہو سکے کہ تم جی پی فائیو کے لئے کام کر رہے ہو“..... کرنل ڈیوڈ نے بری طرح سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

”نن نن۔ نو سر۔ میں میرے کہنے کا مقصد کچھ اور تھا“..... کرنل ڈیوڈ کو بھڑکتے دیکھ کر میجر ہارلس نے یکلخت بوکھلا کر کہا۔

”کیا مقصد تھا تمہارا۔ بولو نانسنس۔ جواب دو“..... کرنل ڈیوڈ نے اسی انداز میں کہا۔ وہ کچھ دیر پہلے میجر ہارلس سے جس قدر آرام اور تحمل سے بات کر رہا تھا اب یکلخت اس کا رویہ بدل گیا تھا اور اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

”مم مم۔ میں۔ میں ۔ وہ وہ.....“ میجر ہارلس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”کیا منمنا رہے ہو نانسنس۔ سیکرٹ سیکشن کے بارے میں اگر کسی کو کچھ بھی پتہ چلا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں اور تمہارے سارے گروپ کو گولیاں مار دوں گا۔ تم سب کو ہلاک کر کے تمہاری لاشیں سمندر میں پھنکوا دوں گا۔ نانسنس“..... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

”یس۔ یس سر۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ سیکرٹ سیکشن کبھی اوپن

نہیں ہو گا اور نہ ہی کسی کو اس بات کا پتہ چلے گا کہ سیکرٹ سیکشن کا تعلق جی پی فائیو سے ہے“..... میجر ہارلس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”تو پھر جاؤ۔ ابھی جاؤ اور جیسے بھی ہو عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو تلاش کرو۔ مجھے ہر صورت میں اس کے پاس موجود ٹاپ سیکرٹ فائل چاہئے اور فائل کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو بھی میرے سامنے ہونا چاہئے اور وہ بھی اس انداز میں کہ ڈی ایجنسی کو تو کیا اسرائیل کی کسی بھی ایجنسی کو اس بارے میں پتہ نہ چل سکے کہ وہ دونوں کیسے اور کہاں غائب ہوئے ہیں۔ سمجھے تم“..... کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح دھاڑتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ سمجھ گیا۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ میں اپنے سیکشن کے ساتھ آج ہی عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کی تلاش میں لگ جاتا ہوں۔ اگر وہ ڈی ایجنسی کی قید میں بھی ہوئے تو میں ان دونوں کو ان کی قید سے نکال کر آپ کے سامنے لا کر کھڑا کر دوں گا اور عمران نے ڈاکٹر کارٹس کی ٹاپ سیکرٹ فائل کی جو تصاویر بنائی ہیں وہ سب بھی لا کر بہت جلد آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا“..... میجر ہارلس نے کہا۔

”فی الحال تم عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو ٹریس کرو کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کرتے پھر رہے ہیں۔ ابھی ان کے پاس ادھوری فائل ہے۔ عمران ایسا انسان ہے جو کوئی بھی کام ادھورا نہیں چھوڑتا

وہ ہر صورت میں ڈاکٹر کارٹرس کی مکمل ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب وہ فائل حاصل کر لے تب اس پر ہاتھ ڈالنا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری بجائے وہ جس حد تک ہو سکے ڈی ایجنسی کا نقصان کرتا رہے اور وہ ڈاکٹر کارٹرس کی ٹاپ سیکرٹ فائل بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ عمران کی دی ہوئی یہ چوٹ ڈی ایجنسی کے لئے آخری چوٹ ثابت ہو گی۔ عمران سے ٹکرانے کے بعد ڈی ایجنسی اس طرح منہ کے بل گرے گی کہ اس میں دوبارہ اٹھنے کی ہمت ہی نہیں رہے گی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس سر''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''کیا یس سر۔ نانسنس۔ کیا تمہیں میری بات [illegible] یا احمقوں کی طرح یس سر۔ یس سر کہہ رہے ہو''...... کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر بھڑکتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں سمجھ گیا ہوں سر۔ میں عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کی نگرانی کروں گا۔ جب وہ ڈاکٹر کارٹرس کی ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل کر لیں گے تو میں اپنی پوری قوت کے ساتھ اس پر چڑھ دوڑوں گا اور اس سے نہ صرف فائل چھین لوں گا بلکہ اسے اور اس کی ساتھی لڑکی کو بھی بوریوں میں باندھ کر آپ کے پاس لے آؤں گا تاکہ انہیں اس بات کا بھی علم نہ ہو سکے کہ انہیں کس نے اٹھایا ہے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''گڈ۔ اب کی ہے تم نے عقلمندی کی بات''...... کرنل ڈیوڈ نے

کہا۔

''یس سر۔ تھینک یو سر''...... میجر ہارلس نے کرنل ڈیوڈ کو نارمل ہوتے دیکھ کر سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب جاؤ اور جلد سے جلد عمران اور اس کے ساتھی لڑکی کی تلاش شروع کر دو۔ اشد ضرورت ہو تو مجھ سے رابطہ کرنا ورنہ میں خود تم سے رپورٹ لینے کے لئے سپیشل ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا کروں گا تاکہ یہ راز کبھی آشکارا نہ ہو سکے کہ تمہارا اور تمہارے سیکرٹ سیکشن کا مجھ سے کوئی تعلق ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس سر۔ یہ راز کبھی نہیں کھلے گا کہ سیکرٹ سیکشن، جی پی فائیو [illegible]''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''اب جا کر اپنا کام کرو۔ مجھے ہر قیمت پر تمہاری کامیابی چاہئے۔ تمہارا یہ مشن ہی اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ تمہیں ٹاپ سیکرٹ سیکشن کا انچارج رہنا چاہئے یا تمہارے ساتھ مجھے سیکرٹ سیکشن کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا چاہئے''...... کرنل ڈیوڈ نے روکھے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ سیکرٹ سیکشن اپنے کسی مشن میں ناکام نہیں ہو گا۔ آپ نے جس مقصد کے لئے سیکرٹ سیکشن بنایا ہے۔ یہ سیکشن ہر صورت اس میں کامیابی حاصل کرے گا اور آپ کا دیا ہوا ہر مشن ہر حال میں پورا کر کے کامیابیاں حاصل کرے گا''...... میجر ہارلس نے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ سیکرٹ سیکشن کی ناکامی جی پی فائیو کی نہیں بلکہ میری ناکامی تصور کی جائے گی اور میں اپنی ناکامی کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتا"...... کرنل ڈیوڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوکے سر۔ اب میں چلتا ہوں"...... میجر ہارلس نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر ہارلس نے اسے سیلوٹ کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

فائرنگ اور چیخوں کی آواز سن کر عمران بے چین ہو گیا۔ جھاڑیوں کے پیچھے چھپے ہوئے مبشر اور حمید کی چیخیں اسے واضح سنائی دی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سب جیپ والوں کی فائرنگ کا شکار ہو گئے ہوں۔

"فائرنگ بائیں سمت سے کی جا رہی ہے۔ تم اس سمت نظر رکھو۔ جب فائرنگ ہو تو تمہیں ان کی لوکیشن کا پتہ چل جائے گا پھر بغیر موقع ضائع کئے اس طرف فائرنگ کرنا اور بم پھینک دینا۔ تب تک میں جھاڑیوں میں موجود افراد کو دیکھتا ہوں"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے فوراً لوٹ لگائی اور زمین پر آ گیا اور پھر وہ رکے بغیر تیزی سے ان جھاڑیوں کی طرف رینگتا چلا گیا جہاں سے اسے چیخوں کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ جھاڑیوں میں پہنچ کر وہ رک گیا۔ اسے کچھ فاصلے پر مبشر پڑا دکھائی دیا۔ مبشر کی دونوں ٹانگیں زخمی تھیں۔

''تم ٹھیک ہو''...... عمران نے اس کے قریب جا کر کہا۔

''جی ہاں۔ میری دونوں ٹانگوں پر گولیاں لگی ہیں''...... مبشر نے کراہتے ہوئے کہا۔

''باقی ساتھی کہاں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ اس طرف ہیں۔ وہ بھی شاید زخمی ہوئے ہیں''...... مبشر نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کا کاندھا تھپتھپایا اور تیزی سے اس طرف رینگ گیا جس طرف مبشر نے اشارہ کیا تھا۔ تھوڑا آگے جاتے ہی اسے حمید اور باقی افراد دکھائی دیے۔ انہیں بھی گولیاں لگی تھیں اور وہ زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر عمران کو قدرے اطمینان ہو گیا کہ انہیں لگنے والی گولیاں خطرناک ثابت نہیں ہوئی تھیں۔ کسی کا کاندھا زخمی تھا اور کسی کے جسم سے گولیاں رگڑ کھاتی ہوئی گزر گئی تھیں۔

''لگتا ہے دشمن ہمارے سروں پر آن پہنچے ہیں۔ یہ انہی کی کارروائی معلوم ہوتی ہے''...... حمید نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے یہ دشمنوں کی کارروائی نہیں لگ رہی۔ تم میں سے کسی نے ان پر فائر کیا تھا جس کے جواب میں انہوں نے یہاں برسٹ مارا تھا۔ اگر وہ دشمن ہوتے تو مشین گنیں اب بھی گرج رہی ہوتیں''...... عمران نے کہا۔

''اگر وہ دشمن نہیں ہیں تو پھر کون ہیں''...... حمید کے ایک ساتھی نے کہا۔

''میں نہیں جانتا''...... عمران نے کہا۔

''اگر انہوں نے ہمیں گھیر لیا اور اچانک ہمارے چاروں اطراف سے ہم پر الٹ پڑے تو''...... حمید نے کہا۔

''ہاں۔ یہ خطرہ بہرحال برقرار ہے۔ تم سب خود کو سنبھالو۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کون ہیں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ جھاڑیوں میں تیزی سے رینگتا چلا گیا۔ دوسری طرف سے واقعی دوبارہ فائرنگ نہیں ہوئی تھی۔ عمران جھاڑیوں میں کرالنگ کرتا ہوا اس جیپ کے پاس پہنچ گیا جو دھول مٹی اڑاتی ہوئی وہاں آئی تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور جیپ کے نیچے گھستا چلا گیا۔ جیپ میں کوئی نہیں تھا اور اس کے ارد گرد بھی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

ابھی عمران ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک فضاء بلیو برڈ کی تیز آواز سے گونج اٹھی۔ بلیو برڈ کی مخصوص آواز سن کر عمران بری طرح سے چونک اٹھا۔

''بلیو برڈ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں وائٹ ایگل اور اس کے ساتھی پہنچے ہیں''...... عمران نے کہا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے حلق سے بھی ویسی ہی آوازیں نکلنے لگیں جیسی اس نے سنی تھیں۔

''عمران صاحب۔ کیا یہ آپ ہیں''...... اچانک کچھ فاصلے پر موجود جھاڑیوں میں سے وائٹ ایگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ہاں بھائی۔ ابھی تک تو میں ہی ہوں کیونکہ نہ میں نے اپنی آواز بدلی ہے اور نہ اپنی شناخت"...... عمران نے جواباً اونچی آواز میں کہا۔ اسی لمحے اس نے جھاڑیوں میں حرکت دیکھی اور پھر وہاں سے تین افراد اٹھ کر اس کے سامنے آ گئے۔ انہیں دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ ان میں ایک وائٹ ایگل تھا اور دوسرا کامبو جبکہ تیسرا آدمی عمران کے لئے اجنبی تھا۔ عمران کو دیکھ کر وہ تینوں تیزی سے ان کی طرف لپکے۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ آپ مل گئے۔ ہم آپ کو ہی ہر طرف تلاش کر رہے تھے"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"کہاں۔ جنگلوں میں یا صحراؤں میں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وائٹ ایگل بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں۔ ان کھیتوں میں کیونکہ کامبو نے آپ کو مس جولیا کے ساتھ کھیتوں میں داخل ہوتے دیکھا تھا"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"یہاں تک کیسے پہنچے"...... عمران نے پوچھا تو وائٹ ایگل نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"تمہارا ایک ساتھی بتا رہا تھا کہ یہ علاقہ جی پی فائیو کے ایک نئے سیکشن گریٹ سیکشن کا ہے۔ کیا یہ سچ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ سچ ہے۔ پہاڑیوں کی دوسری طرف ایک کیمپ ہے جہاں جی پی فائیو کا گریٹ سیکشن موجود ہے۔ گریٹ سیکشن نے

ڈی ایجنسی کے ریڈ سیکشن پر میزائل فائر کئے تھے۔ ان کے میزائل فائر کرنے کی وجہ سے ہی ہم ریڈ سیکشن کی گرفت سے نکلنے میں کامیاب ہوئے ہیں ورنہ وہ مزید کمک منگوا لیتے اور اس سارے علاقے کو گھیر لیتے"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"یہ کام تو جی پی فائیو کا گریٹ سیکشن بھی کر سکتا ہے۔ تمہارا ساتھی بتا رہا تھا کہ جی پی فائیو کے گریٹ سیکشن اور ڈی ایجنسی کے ریڈ سیکشن کی آپس میں نہیں بنتی اور انہیں جب بھی ایک دوسرے کے خلاف کچھ کرنے کا موقع ملتا ہے تو وہ اس کا فائدہ ضرور اٹھاتے ہیں"...... عمران نے [illegible] کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن شاید انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ ریڈ سیکشن سڑک پر بھی موجود ہے اور انہوں نے میزائل مار کر ان کی تمام کاریں تباہ کر دی تھیں اس لئے شاید انہوں نے باہر آ کر علاقے کو گھیرنے کی کوشش نہیں کی تھی لیکن اگر دھماکوں کی آوازیں سن کر ریڈ سیکشن کی مزید فورس یہاں پہنچ گئی تو پھر گریٹ سیکشن کے مسلح افراد کو ضرور حرکت میں آ کر اس سارے علاقے کو سیلڈ کرنا پڑے گا تاکہ ڈی ایجنسی کی ریڈ فورس ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکے"۔ وائٹ ایگل نے کہا۔

"تب پھر ہمیں جلد سے جلد یہ جگہ چھوڑ دینی چاہئے۔ جی پی فائیو کا گریٹ سیکشن ہو یا ڈی ایجنسی کا ریڈ سیکشن۔ دونوں میں سے ہم جس کی نظروں میں آ گئے ہمارے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں

گی"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ابھی ہمارے پاس وقت ہے اور ہم وقت کا فائدہ اٹھا کر یہاں سے نکل سکتے ہیں"...... وائٹ ایگل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے جولیا، مبشر، حمید اور ان کے ساتھیوں کو اونچی آواز میں بتا دیا تھا کہ وہ اپنی کمین گاہوں سے باہر آ سکتے ہیں۔ جب حمید، مبشر اور ان کے ساتھی جھاڑیوں سے نکل کر باہر آئے تو انہیں زخمی دیکھ کر وائٹ ایگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے کہنے پر راشد نے جھاڑیوں کی طرف مشین گن سے جو برسٹ مارا تھا اس کے نتیجے میں ہی وہ زخمی ہوئے تھے۔ راشد اور کامبو نے زخمیوں کو جیپ کے پچھلے حصے میں ڈالا اور خود بھی سوار ہو گئے۔ وائٹ ایگل نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور عمران اور جولیا اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئے۔ ان سب کے بیٹھتے ہی وائٹ ایگل نے جیپ موڑی اور آگے کی طرف دوڑاتا لے گیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا کہ ہم اس طرف آئے ہیں"۔ عمران نے وائٹ ایگل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"مجھے میرے ایک آدمی کی کال آئی تھی۔ اس نے بلیو برڈ وین کو مضافات کی طرف جاتے دیکھا تھا جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر کامبو تھا۔ وین کے پیچھے ڈی ایجنسی کی ریڈ فورس لگی ہوئی تھی۔ اس کی بات سن کر میں سمجھ گیا تھا کہ آپ کہاں ہو سکتے ہیں اور جب

مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر میں نے بھوسے سے بھرے ٹرالر کو الٹے اور بھوسہ سڑک پر بکھرے دیکھا جسے آگ لگی ہوئی تھی تو مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔ میرے خیال کے مطابق آپ سیدھی سڑک پر جانے کا رسک نہیں لیں گے اور وین کھیتوں سے گزار کر دوسری سڑک پر لے جائیں گے اس لئے میں نے شارٹ کٹ راستہ اپنایا اور اس سڑک پر پہنچ گیا جہاں ریڈ فورس نے آپ کو سڑک کے دونوں اطراف سے گھیر رکھا تھا"۔ وائٹ ایگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب تم ہمیں کہاں لے جا رہے ہو"...... عمران نے چند لمحے چپ رہنے کے بعد پوچھا۔

"ایک محفوظ جگہ۔ وہاں ہم دو تین گھنٹے آرام سے گزار سکتے ہیں"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"دو تین گھنٹے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ دو تین گھنٹے بعد حلیئے درست کر کے ہم اپنے اصل ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"اب سب سے بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈی ایجنسی کو پوائنٹ فائیو کا کیسے پتہ چلا جسے گھیرنے کے لئے انہوں نے سینکڑوں مسلح افراد بھیج دیئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آئی ہے جناب۔ پوائنٹ فائیو ہمارا خاصا محفوظ ٹھکانہ تھا مگر......" وائٹ ایگل نے کہا۔

"اگر پوائنٹ فائیو محفوظ ٹھکانہ تھا تو پھر اس کے بارے میں ڈی ایجنسی کو پتہ کیسے چل گیا۔ نجانے کیوں مجھے تمہارے آدمیوں میں کوئی کالی بھیڑ نظر آ رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا نہیں ہے جناب۔ میرے سارے آدمی وفادار ہیں"۔ وائٹ اینگل نے کہا۔

"پھر ان سے کوتاہیاں اور حماقتیں سرزد ہو رہی ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا جناب"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"دونوں جگہ ٹھیک وقت پر ڈی فورس پہنچ گئی تھی۔ آخر ان کو اس کا علم کیسے ہوا کہ ہم کب آ رہے ہیں یا کہاں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں اس بارے میں تحقیقات کراؤں گا جناب۔ ویسے یہ یقین کر لیں کہ میرے آدمیوں میں ایک بھی غدار یا وطن فروش نہیں ہے سب ہی وفادار ہیں"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"بہرحال ان دونوں باتوں کی تحقیقات کراؤ تب ہی اصل بات سامنے آئے گی"...... عمران نے کہا۔

"جی بہتر"...... وائٹ اینگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب ہم کتنی دیر میں ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"بیس پچیس منٹ میں۔ کیوں"...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

"کیا تم پولیس کاروں کے سائرن کی آوازیں نہیں سن رہے"...... عمران نے کہا اور وائٹ اینگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پولیس کاروں کے سائرن کی آوازیں اب بھی سنائی دے رہی تھیں اور ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ آوازیں چاروں جانب سے سنائی دے رہی ہوں اور ان کو گھیرا جا رہا ہوں۔

"ایسا لگ رہا ہے کہ ڈی ایجنسی کی فورس کے ساتھ شہر کی پولیس بھی شہر کی ہر سڑک پر ہمیں ہی تلاش کرتی پھر رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ بے فکر رہیں۔ اب وہ ہمیں پا نہیں سکیں گے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"ایسا نہ کہو۔ شہر میں داخل ہوتے ہی ہمارا ان سے کسی بھی سڑک پر ٹکراؤ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اب ایسا نہیں ہو گا"...... وائٹ اینگل نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"اب ہم کسی مین سڑک پر نہیں جائیں گے۔ میں جیپ سیف راستوں سے لے جا رہا ہوں تاکہ ان سے ٹکراؤ کا امکان ہی پیدا نہ ہو سکے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"اور اگر پیدا ہو گیا تو کیا نام رکھو گے اس کا"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''نام۔ کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... وائٹ ایگل نے چونک کر کہا چونکہ اس کی پوری توجہ جیپ کی ڈرائیونگ اور راستوں پر تھی اس لئے وہ نہ سمجھ سکا تھا کہ عمران کیا کہنا چاہتا ہے۔

''بیٹا یا بیٹی جو بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس کا نام تو رکھنا ہی پڑتا ہے''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سمجھ کر وائٹ ایگل بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو آپ مذاق کر رہے ہیں''...... وائٹ ایگل نے ہنستے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میرا اور مس جولیا کا کوئی رشتہ نہیں۔ جس سے ہے وہ تو کچھ سمجھتی ہی نہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ عمران نے جن نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا اس سے وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے اس پر فقرہ کسا ہے۔ اوپن جیپ میں وائٹ ایگل اور اس کے ساتھی موجود تھے اس لئے اس نے جواباً ردعمل ظاہر نہیں کیا تھا ورنہ وہ یقیناً عمران کی اس بات پر اس کی جان کو آ جاتی۔

''تمہیں ٹرین کے ٹکٹ لینے بھیجا تھا''...... عمران نے کہا۔

''میں ٹکٹ بھی لے آیا ہوں جناب''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''کس وقت روانہ ہو گی ٹرین''...... عمران نے پوچھا۔

''شام چھ بجے۔ میں نے آپ کا ٹکٹ سٹی اسٹیشن سے اور مس کا

کینٹ اسٹیشن سے لیا ہے''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''کوچ نمبر''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک ہی ہے۔ اتفاق ہی تھا کہ کلرک نے اسی کوچ میں سیٹ بک کر دی جس میں آپ کی بکنگ کرا چکا تھا''...... وائٹ ایگل نے کہا اور اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر دو ٹکٹیں نکال کر عمران کو دے دیں۔ عمران اور جولیا کی سیٹوں میں دو چار سیٹوں کا ہی فرق تھا۔

''گڈ شو''...... عمران نے سر ہلایا۔

''جب وہ اسی نمبر کی کوچ میں سیٹ بک کرنے لگا جس میں آپ کی سیٹ پہلے سے بک ہو چکی تھی تو میں نے چارٹ میں دیکھ کر کلرک کو سیٹ نمبر بتا دیا تھا''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

''اطاقہ جانے والی ٹرین حال ہی میں چلائی گئی ہے اس لئے اس میں خاصا رش ہوتا ہے''...... وائٹ ایگل نے بتایا۔

''کوئی خصوصی گاڑی ہے یہ''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ یہ نان سٹاپ ٹرین ہے۔ اس کے چند مخصوص سٹاپس ہیں''...... وائٹ ایگل نے جواب دیا۔

''ہم کب تک اطاقہ پہنچ جائیں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ دس گھنٹوں میں''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''اور کم سے کم''...... عمران نے ایک بار پھر مخصوص انداز میں

کہا۔

”کم سے کم بھی اتنا ہی وقت لگتا ہے جناب“...... وائٹ اینگل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران بھی مسکرا دیا۔

”راستے میں کتنے اسٹیشنوں پر رکتی ہے ٹرین“...... عمران نے پوچھا۔

”تین اسٹیشنوں پر۔ جن میں پہلا اسٹیشن عتبہ کا ہے۔ دوسرا حاتمی اور تیسرا اسٹیشن رایان کا ہے۔ چوتھا اور آخری اسٹیشن اطاقہ کا ہے“...... وائٹ اینگل نے جواب دیا۔

”جن اسٹیشنوں پر ٹرین رکے گی وہاں تم نے اپنے آدمیوں کو بھیج دیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ میرے آدمی ان اسٹیشنوں پر موجود ہیں۔ وہ وہاں مکمل نگرانی کر رہے ہیں۔ اگر انہیں کسی بھی اسٹیشن پر خطرے کا احساس ہوا تو وہ اس سے مجھے فوراً آگاہ کر دیں گے اور میں آپ کو خطرے کے بارے میں سپیشل ٹرانسمیٹر پر بتا دوں گا“...... وائٹ اینگل نے کہا۔

”اس بات کا بھی دھیان رکھنا کہ تل ابیب سے روانہ ہونے والی ٹرین میں ایسے افراد نہ سوار ہو جائیں جو ہمیں چیک کر لیں اور راستے میں ہی ہم پر حملہ کر دیں“...... عمران نے کہا۔

”میں نے اس بات کا بھی خیال رکھا ہے جناب۔ تل ابیب کے اسٹیشن پر بھی میرے آدمی پہنچے ہوئے ہیں“...... وائٹ اینگل

نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وائٹ اینگل مسلسل جیپ دوڑا رہا تھا۔ دس منٹ بعد اس نے جیپ ایک نئی اور جدید طرز پر تعمیر شدہ کالونی کی طرف موڑی اور پھر جیپ مختلف سڑکوں اور گلیوں میں گھماتا ہوا ایک جدید اور نئے طرز کی کوٹھی نما عمارت کے گیٹ کے پاس لے آیا۔

”کامبو“...... وائٹ اینگل نے جیپ سے اترتے ہوئے کامبو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس“...... کامبو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”جیپ لے جا کر کسی ایسی جگہ چھوڑ دو جہاں کوئی اس تک نہ پہنچ سکے“...... وائٹ اینگل نے کہا۔

”یس باس“...... کامبو نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جیپ سے اتر کر نیچے آ گیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی جیپ سے اتر آئے۔ عمران اور جولیا بھی جیپ سے اترے تو وائٹ اینگل نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلے نما ریموٹ نکالا اور اس کا رخ دروازے کی طرف کر دیا۔ اس نے آلے کا ایک بٹن پریس کیا تو آلے سے ایک شعاع سی نکل کر دروازے کی سائیڈ دیوار سے ٹکرائی۔ دوسرے ہی لمحے گیٹ آٹومیٹک نظام کے تحت کھلتا چلا گیا۔

”آئیں عمران صاحب“...... وائٹ اینگل نے کہا تو عمران اور جولیا اس کے ساتھ عمارت میں داخل ہو گئے۔ لان سے گزر کر وہ برآمدے میں آئے اور پھر برآمدے سے ہوتے ہوئے وہ سامنے

موجود ایک کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"یہ عمارت تمہاری ملکیت ہے"...... عمران نے وائٹ ایگل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں"...... وائٹ ایگل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وائٹ ایگل انہیں لے کر عمارت کے رہائشی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

میجر ہارلس اپنے آفس میں داخل ہوا ہی تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میجر ہارلس تیزی سے میز کی طرف بڑھا اور پھر اس نے کرسی پر بیٹھنے کی بجائے فوراً ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"میجر ہارلس بول رہا ہوں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"روسٹن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو تم"...... کیپٹن کارلس نے پوچھا۔

"میں راستے میں ہی ہوں باس اور آپ کے پاس ہی آ رہا ہوں"...... روسٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کب تک پہنچ جاؤ گے میرے پاس"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک"...... روسٹن نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ آ جاؤ۔ میں تمہارا ہی منتظر ہوں''...... میجر ہارلس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ آگے بڑھا اور میز کے پیچھے رکھی ہوئی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر دس منٹ کے بعد دروازے پر دستک ہوئی تو میجر ہارلس چونک پڑا۔

''یس۔ کم ان''...... میجر ہارلس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم بے حد طاقتور تھا اور اس کے چہرے پر سختی اور کرختگی جیسے ثبت تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی نوجوان نے میجر ہارلس کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''بیٹھو''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''تھینک یو سر''...... روشن نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''میں نے اس علاقے کا سرچ کیا ہے جناب۔ وہ پیدل کھیتوں کی طرف بھاگے تھے۔ انہوں نے کچھ دیر کے لئے ایک ٹیوب ویل کے پاس پڑاؤ ڈالا تھا اور پھر وہ وہاں سے ایک فورڈ جیپ میں نکل گئے تھے۔ جیپ کے ٹائروں کے نشانات دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ سب دے کی طرف گئے تھے اور وہاں سے شہر کی طرف روانہ ہو گئے تھے''...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کتنے افراد تھے وہ''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''نو افراد تھے جناب۔ جن میں چند زخمی تھے۔ وہاں مجھے ایک عورت کے قدموں کے نشان بھی ملے ہیں''...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اس بات کا پتہ چل سکا ہے کہ جیپ شہر میں داخل ہو کر کن راستوں پر گئی ہے''...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''میں نے سڑکوں اور مخصوص گلیوں میں لگے سی سی کیمروں کی فوٹیج حاصل کی ہے جناب۔ انہیں دیکھ کر ہی اس بات کا پتہ چل سکتا ہے کہ وہ جیپ کن راستوں سے گزری تھی اور کہاں گئی تھی''۔ روشن نے کہا۔

''تو پھر تم نے ان فوٹیج کو چیک کیوں نہیں کیا اب تک''۔ میجر ہارلس نے کہا۔

''میں نے فوٹیج متعلقہ سیکشن کو دے دی ہے جناب۔ سیکشن باریک بینی سے فوٹیج چیک کرے گا اور جیسے ہی سیکشن کو فورڈ جیپ جس میں آٹھ مرد اور ایک عورت دکھائی دے گی وہ اسے سرچ کرنا شروع کر دیں گے اور ہمیں فوراً خبر دے دی جائے گی''...... روشن نے کہا۔

''کیا وہ جیپ شہر میں کسی ایسی جگہ سے نہیں گزری تھی جہاں ہمارے آدمی یا پولیس اہلکار موجود ہوں''...... میجر ہارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نہیں جناب۔ جیپ کو ایسے راستوں پر لے جایا گیا ہے جہاں

''ٹھیک ہے۔ آ جاؤ۔ میں تمہارا ہی منتظر ہوں''...... میجر ہارلس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ آگے بڑھا اور میز کے پیچھے رکھی ہوئی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر دس منٹ کے بعد دروازے پر دستک ہوئی تو میجر ہارلس چونک پڑا۔

''یس۔ کم ان''...... میجر ہارلس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم بے حد طاقتور تھا اور اس کے چہرے پر سختی اور کرختگی جیسے ثبت تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی نوجوان نے میجر ہارلس کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''بیٹھو''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''تھینک یو سر''...... روشن نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''میں نے اس علاقے کا سرچ کیا ہے جناب۔ وہ پیدل کھیتوں کی طرف بھاگے تھے۔ انہوں نے کچھ دیر کے لئے ایک ٹیوب ویل کے پاس پڑاؤ ڈالا تھا اور پھر وہ وہاں سے ایک فورڈ جیپ میں نکل گئے تھے۔ جیپ کے ٹائروں کے نشانات دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ سب وے کی طرف گئے تھے اور وہاں سے شہر کی طرف روانہ ہو گئے تھے''...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کتنے افراد تھے وہ''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''نو افراد تھے جناب۔ جن میں چند زخمی تھے۔ وہاں مجھے ایک عورت کے قدموں کے نشان بھی ملے ہیں''...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اس بات کا پتہ چل سکا ہے کہ جیپ شہر میں داخل ہو کر کن راستوں پر گئی ہے''...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''میں نے سڑکوں اور مخصوص گلیوں میں لگے سی سی کیمروں کی فوٹیج حاصل کی ہے جناب۔ انہیں دیکھ کر ہی اس بات کا پتہ چل سکتا ہے کہ وہ جیپ کن راستوں سے گزری تھی اور کہاں گئی تھی''۔ روشن نے کہا۔

''تو پھر تم نے ان فوٹیج کو چیک کیوں نہیں کیا اب تک''۔ میجر ہارلس نے کہا۔

''میں نے فوٹیج متعلقہ سیکشن کو دے دی ہے جناب۔ سیکشن باریک بینی سے فوٹیج چیک کرے گا اور جیسے ہی سیکشن کو فورڈ جیپ جس میں آٹھ مرد اور ایک عورت دکھائی دے گی وہ اسے سرچ کرنا شروع کر دیں گے اور ہمیں فوراً خبر دے دی جائے گی''...... روشن نے کہا۔

''کیا وہ جیپ شہر میں کسی ایسی جگہ سے نہیں گزری تھی جہاں ہمارے آدمی یا پولیس اہلکار موجود ہوں''...... میجر ہارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نہیں جناب۔ جیپ کو ایسے راستوں پر لے جایا گیا ہے جہاں

نہ تو ہمارے آدمی موجود تھے اور نہ کوئی پولیس موبائل۔ پولیس موبائل مخصوص سڑکوں پر تھی۔ اگر وہ ان میں سے کسی سڑک پر آئے ہوتے تو ان کے زخمی ساتھیوں کی وجہ سے ان کے بارے میں فوراً پتہ چل جاتا"...... روشن نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جب تک سی سی کیمروں کی فوٹیج چیک نہ کر لی جائیں ان کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ کس سمت اور کہاں گئے ہیں"...... میجر ہارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ شہر میں گنجان آبادی والے علاقے میں بے شمار ذیلی سڑکیں اور گلیاں ہیں۔ ممکن ہے وہ انہی ذیلی سڑکوں یا پھر گلیوں سے ہوتے ہوئے کسی طرف نکل گئے ہوں"...... روشن نے کہا۔

"اگر ایسا ہی ہے تو یہ بات یقینی ہو جاتی ہے کہ ان لوگوں کا کوئی نہ کوئی ٹھکانہ وہاں موجود ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس۔ ان لوگوں کا اس علاقے میں یقیناً کوئی ٹھکانہ موجود ہے"...... روشن نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اب بھی تل ابیب میں ہی موجود ہیں"...... میجر ہارلس نے منہ بنا کر کہا۔

"یس باس۔ میں نے اپنے آدمیوں کو ہر طرف پھیلا دیا ہے۔ وہ پولیس کے ساتھ ساتھ ڈی فورس کے ریڈ سیکشن پر بھی نظر رکھ

رہے ہیں تاکہ انہیں بھی اگر جیپ کا علم ہو تو ان کی جگہ ہم ان ایجنٹوں تک پہنچ سکیں"...... روشن نے کہا۔

"اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ ہر علاقے، ہر گلی میں جا کر اس جیپ کو تلاش کریں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے سر ہلایا۔

"عمارتوں کے کمپاؤنڈ اور گاڑیوں کے ورکشاپوں کو خاص طور سے چیک کیا جانا چاہئے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"اوکے باس"...... روشن نے کہا۔

"مجھے امید ہے کہ تم اس جیپ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ ایک بار سی سی کیمروں کی فوٹیج سامنے آ جائے تو پھر ہم اس سارے علاقے کا گھیراؤ کر لیں گے اور پھر اس جیپ کی تلاش میں ہمیں ایک ایک گھر کی بھی کیوں نہ تلاشی لینی پڑے ہم لیں گے اور ان غیر ملکی ایجنٹوں اور ان کی مدد کرنے والوں کو ڈھونڈ نکالیں گے"...... روشن نے کہا۔

"بس تو روانہ ہو جاؤ اور جتنے آدمیوں کی ضرورت ہو ساتھ لے جاؤ۔ میں نتائج چاہتا ہوں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس سر"...... روشن نے کہا پھر اس نے سیلوٹ کیا اور دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ روشن کے جانے کے بعد میجر ہارلس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور اسے کان سے لگاتے

ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

"ڈریم کلب" ...... رابطہ ملتے ہی ایک سخت اور بھاری آواز سنائی دی۔

"ہاروے سے بات کراؤ" ...... میجر ہارلس نے کہا۔

"کون بول رہا ہے" ...... دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا گیا۔

"ایس پی سکس" ...... میجر ہارلس نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ آپ۔ ایک منٹ ہولڈ کریں جناب۔ میں آپ کی ابھی باس سے بات کراتا ہوں۔ ایک منٹ" ...... ایس پی سکس کا سن کر دوسری طرف سے یکلخت انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا جیسے اس نے ایس پی سکس کی بجائے موت کا نام سن لیا ہو۔ ایک لمحے کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"یس باس۔ ہاروے بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد دوسری جانب سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے مجھے اب تک رپورٹ کیوں نہیں دی" ...... میجر ہارلس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا جناب" ...... ہاروے نے کہا۔

"او کے۔ بتاؤ کیا رپورٹ ہے" ...... میجر ہارلس نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"میں نے ڈی ایجنسی کے سربراہوں کے بارے میں معلوم کیا ہے جناب۔ ڈاکٹر کارٹرس تو پہلے ہی تل ابیب سے اطاقہ جا چکا ہے اور وہ اپنے سیکرٹ لاکر سے تمام کاغذات نکال کر کسی نامعلوم مقام پر منتقل ہو گیا ہے۔ اب کرنل رابرٹ اور اس کا نمبر ٹو میگ بھی اطاقہ پہنچ گیا ہے۔ ڈی ایجنسی نے غیر ملکی ایجنٹوں کی تلاش اور ان کی ہلاکت کا کام ریڈ اور وائٹ فورس کے سپرد کر دیا تھا۔ ریڈ فورس تو اب تک ان ایجنٹوں تک نہیں پہنچ سکی ہے لیکن وائٹ فورس نے ہی کھیتوں کی دوسری طرف ان ایجنٹوں کو گھیرا تھا اور وہاں وائٹ فورس کے انچارج جیک سمیت اس کے تمام ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں" ...... ہاروے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کرنل رابرٹ اور میگ اطاقہ کیوں گئے ہیں۔ یہ معلوم کیا ہے تم نے" ...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"کرنل رابرٹ کی پرائم منسٹر صاحب سے بات ہوئی تھی جناب۔ کرنل رابرٹ نے جب پرائم منسٹر صاحب کو بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اسرائیل پہنچ چکے ہیں اور وہ ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور انہوں نے ڈاکٹر کارٹرس کا سیکرٹ لاکر توڑ کر وہاں سے ادھوری فائلوں کی تصاویر بھی حاصل کر لی ہیں تو پرائم منسٹر صاحب، کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس پر سخت برہم ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی فائل کے حصول کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتے تھے اس لئے پرائم منسٹر صاحب

نے کرنل رابرٹ کو حکم دیتے ہوئے کہا ہے کہ جس طرح ڈاکٹر کارٹرس ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی لے کر اطاقہ گیا ہے اور روپوش ہو گیا ہے تب تک وہ بھی ٹاپ سیکرٹ سٹرانگ روم سے اصل ٹاپ سیکرٹ فائل نکالے اور اسے لے کر وہ بھی کچھ عرصے کے لئے غائب ہو جائے۔ پرائم منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہ کسی صورت میں یہ رسک نہیں لینا چاہتے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس فائل تک پہنچیں اس لئے ان سے ٹکرانے سے بہتر ہے کہ فائل کو تل ابیب سے نکال دیا جائے چنانچہ کرنل رابرٹ نے ٹاپ سیکرٹ سٹرانگ روم سے اصل فائل نکالی اور اپنے ساتھی میگ کو ساتھ لے کر تل ابیب سے نکل گیا۔ آخری اطلاع کے مطابق انہیں اطاقہ میں دیکھا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں کہاں گئے [illegible] آدمی ان کا سراغ نہیں لگا سکے ہیں"...... ہاروے نے کہا۔

"کرنل رابرٹ اور میگ کس ذریعے سے تل ابیب سے نکلے تھے"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"وہ چارٹرڈ طیارے سے یہاں سے گئے تھے جناب۔ انہوں نے اطاقہ ایئر پورٹ پر اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا تھا۔ مسلح افراد کا بہت بڑا دستہ انہیں لینے اطاقہ ایئر پورٹ پہنچا تھا اور پھر وہ دونوں اس دستے کی حفاظت میں ایئر پورٹ سے نکل کر گئے تھے۔ میرے آدمیوں نے اس دستے کا تعاقب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن بعد میں پتہ چلا کہ کرنل رابرٹ اور اس کا ساتھی میگ اس

دستے کے ہمراہ گئے ہی نہیں تھے۔ ان کے میک اپ میں دوسرے افراد کو ایئر پورٹ سے نکالا گیا تھا۔ میرے آدمی ان کے ڈاج میں آ گئے تھے۔ میرے آدمیوں کے جانے کے بعد ایئر پورٹ پر سپیشل فورس آئی تھی۔ کرنل رابرٹ اور میگ اس فورس کے ساتھ وہاں سے بحفاظت نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے"۔ ہاروے نے کہا۔

"ہونہہ۔ مطلب تم کرنل رابرٹ اور میگ کی نگرانی کرانے میں ناکام رہے ہو"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس۔ سوری باس۔ مجھے اس بات کا تھوڑا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ کرنل رابرٹ اور میگ اس طرح ڈاج دینے کے لئے مسلح افراد کا دستہ بلوائیں گے اور پھر ان کے ہمراہ نقلی کرنل رابرٹ اور میگ کو بھیجا جائے گا"...... ہاروے نے تاسف بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم اب تک یہ بھی معلوم نہیں کر سکے ہو گے کہ ڈاکٹر کارٹرس اطاقہ میں کہاں چھپا ہوا ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس۔ میرے آدمی اسے ہر طرف تلاش کر رہے ہیں لیکن اس کا بھی ہمیں ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا ہے"...... ہاروے نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"کچھ کرو ہاروے۔ میں نے تم سے ناکامی کی رپورٹ سننے کے لئے فون نہیں کیا ہے۔ کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس کو جیسے بھی ہو

ہر حال میں تلاش کرو۔ ہمیں ہر حال میں ان سے ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی حاصل کرنی ہے۔ ان دونوں کی تلاش کے لئے تم اطاقہ کی ہر گلی، ہر گھر اور ہر فلیٹ میں جاؤ۔ مجھے ہر حال میں کامیابی کی رپورٹ دو اور بس"...... میجر ہارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں باس"...... ہاروے نے کہا۔

"کوشش نہیں نانسنس۔ مجھے رزلٹ چاہئے۔ صرف کامیابی کا رزلٹ۔ میں یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش میں ہوں۔ اگر وہ مجھے مل گئے تو میں ان سے ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی حاصل کر لوں گا لیکن چیف مکمل فائل کی کاپی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ چیف کو کوشش کے لفظ سے کس قدر نفرت ہے۔ اس سے پہلے کہ انہیں اس بات کا پتہ چلے کہ ہم ڈاکٹر کارٹرس اور کرنل رابرٹ کو تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں تم انہیں تلاش کرنے کا دائرہ بڑھا دو اور اگر وہ قبروں میں بھی چھپے ہوئے ہیں تو انہیں ڈھونڈ نکالو اور جیسے بھی ہو ان سے ٹاپ سیکرٹ فائل کی مکمل کاپی حاصل کرو"۔ میجر ہارلس نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ہاروے نے کہا۔

"اس بات کا تم نے خاص طور پر دھیان رکھنا ہے کہ ڈاکٹر کارٹرس یا کرنل رابرٹ کو اس بات کا کسی بھی طرح علم نہ ہو کہ تمہارا تعلق جی پی فائیو کے سیکرٹ سیکشن سے ہے۔ تم نے سارا کام انتہائی راز داری سے کرنا ہے۔ ایسا سیٹ اپ کرو کہ کرنل رابرٹ

اور ڈاکٹر کارٹرس سمیت اسرائیلی پرائم منسٹر تک بھی جب ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی اڑنے کی بات پہنچے تو انہیں بھی یہ یقین ہو کہ یہ کام پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے۔ سمجھ گئے تم"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھ گیا"...... ہاروے نے جواب دیا۔

"تو پھر شروع ہو جاؤ۔ اطاقہ بہت بڑا علاقہ نہیں ہے۔ ہر طرف اپنے مخبروں کا جال پھیلاؤ اور ان دونوں کو تلاش کرو اور اگر تمہیں میگ مل جائے تو اسے اٹھا کر کہیں اور لے جاؤ اور اس کی زبان کھلواؤ کہ کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس فائلوں سمیت کہاں چھپے ہوئے ہیں"...... میجر ہارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ وہ تینوں ابھی اطاقہ میں ہی ہیں۔ میں انہیں کئی طریقوں سے تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اس بار ہماری کوشش ضرور رنگ لائے گی اور ہمیں کرنل رابرٹ یا پھر ڈاکٹر کارٹرس کا ضرور پتہ چل جائے گا"...... ہاروے نے کہا۔

"نئی پلاننگ کیا ہے"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"اطاقہ میں ڈی ایجنسی کا ایک گروپ موجود ہے جو زیرو گروپ کہلاتا ہے۔ اس گروپ کا انچارج ٹیلر ہے۔ ٹیلر کے ٹھکانے کا مجھے علم ہو چکا ہے میں اپنے [illegible] کے ساتھ اس تک پہنچتا ہوں۔ ٹیلر اور اس کے ساتھیوں کو قابو کرنے کے بعد ہمیں اس بات کا پتہ چل سکتا ہے کہ ان کے اطاقہ میں کون کون سے خفیہ ٹھکانے ہیں اور کرنل رابرٹ، میگ اور ڈاکٹر کارٹرس کہاں چھپے ہوں گے"۔

ہاروے نے جواب دیا۔

"تو یہ کام تم نے پہلے کیوں نہیں کیا نانسنس۔ ظاہر ہے اگر اطاقہ میں ڈی ایجنسی کا کوئی گروپ موجود ہے تو اس گروپ کے انچارج کو اس بات کا یقیناً علم ہوگا کہ اطاقہ میں ان کے خفیہ ٹھکانے کہاں ہیں۔ جس طرح تم بتا رہے ہو کہ ایئر پورٹ سے کرنل رابرٹ سپیشل فورس کے ہمراہ نکلا تھا۔ ٹیلر سے اور کچھ نہیں تو سپیشل گروپ کے انچارج کا ہی پتہ چل سکتا ہے۔ سپیشل گروپ کے انچارج کا پتہ چل جائے تو تمہارا کرنل رابرٹ تک پہنچنا مشکل نہیں ہوگا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"میں ان گروپس سے بچنے کی کوشش [illegible] ہمارا گروپ اسرائیل کے کسی حصے میں اوپن نہیں ہوا ہے جبکہ [illegible] ایجنسی کے تمام گروپس انتہائی فعال اور طاقتور ہیں۔ ان کے سامنے آنا اپنی موت آپ مرنے کے مترادف ہے اور ہمارے کسی گروپ نے اطاقہ میں کسی کے خلاف معمولی سی کارروائی بھی نہیں کی ہے اور ہم چیف اور آپ کے حکم کے تحت انڈر گراؤنڈ رہ کر اپنی طاقت میں اضافہ کر رہے تھے۔ اب اچانک آپ نے ہمیں ڈی ایجنسی کے خلاف کام کرنے کا حکم دے دیا۔ ہم احتیاط کرنے کی ہر ممکن کوشش بھی کر لیں تب بھی ڈی ایجنسی کے گروپ کا ہم کھل کر مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہم نے ان کے خلاف کام بھی کرنا ہے اور اپنی شناخت بھی چھپانی ہے یہ ہمارے لئے انتہائی مشکل مرحلہ ہے لیکن

اب چونکہ آپ نے حکم دیا ہے اس لئے ہم یہ کام بھی سرانجام دیں گے اور ڈی ایجنسی کے ہر گروپ کے خلاف کام کریں گے تاکہ ہم اپنا پہلا مشن مکمل کر سکیں اور ہمارا مشن کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس کو تلاش کر کے ان سے ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی حاصل کرنی ہے"...... ہاروے نے کہا۔

"اپنے ارادوں میں مضبوطی اور پختگی لاؤ گے تو تم اور تمہارا گروپ کسی بھی لحاظ سے ڈینجر ایجنسی کے کسی طاقتور گروپ سے کم نہیں ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس۔ اور یہ بات اب ہم آپ کو ثابت کر کے دکھائیں [illegible] ایجنسی کے ہر گروپ سے کہیں زیادہ طاقتور اور فعال [illegible]"...... ہاروے نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم اپنا کام شروع کر دو اور ٹیلر کو تلاش کرو۔ یہ ٹیلر ہی ایک ایسا کلیو ہے جس کے ذریعے تم کرنل رابرٹ یا ڈاکٹر کارٹرس تک پہنچ سکتے ہو"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... ہاروے نے جواب دیا اور میجر ہارلس نے اسے چند مزید ہدایات دے کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات تھے۔ اس نے اپنے گروپس کے ذریعے عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کی تلاش کا بھی کام شروع کر رکھا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس کی بھی تلاش میں تھا۔ کرنل ڈیوڈ نے اس سے کہا تھا

کہ وہ ہر حال میں ڈاکٹر کارٹرس کی ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل کرنا چاہتا ہے اور میجر ہارلس نے کرنل ڈیوڈ کے اس حکم کو پورا کرنے کے لئے یہ سوچ لیا تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ ساتھ کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس کو بھی تلاش کرے گا۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے پاس موجود دستاویزات ادھورے تھے۔ میجر ہارلس، کرنل ڈیوڈ کو ٹاپ سیکرٹ فائل کی مکمل کاپی فراہم کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ کرنل ڈیوڈ کے سامنے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا سکے۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک کر اپنے خیالوں سے نکل آیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''میجر ہارلس بول رہا ہوں''...... میجر ہارلس نے کرخت لہجے میں کہا۔

''کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ کی اس سے بھی زیادہ کرخت اور سرد آواز سنائی دی اور کرنل ڈیوڈ کی آواز سن کر میجر ہارلس بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اوہ۔ چیف آپ۔ حکم چیف''...... میجر ہارلس نے ہڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم نے ابھی تک مجھے رپورٹ نہیں دی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کچھ پتہ چلا یا نہیں''...... کرنل ڈیوڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

''ان کی تلاش جاری ہے چیف۔ میرے آدمی تل ابیب میں ہر

طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی جگہ جگہ تلاش جاری ہے۔ وہ جس جیپ میں فرار ہوئے تھے۔ وہ جیپ تل ابیب میں دیکھی گئی تھی۔ شہر کے بہت سے حصوں پر سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ ان کیمروں نے جیپ کو شہر میں داخل ہوتے چیک کیا تھا۔ ہم ان کیمروں سے حاصل کی گئیں فوٹیج کو چیک کر رہے ہیں۔ جلد ہی ہمیں پتہ چل جائے گا کہ وہ جیپ شہر کے کس حصے میں گئی ہے۔ جیسے ہی ہمیں اس علاقے کا پتہ چلے گا ہم اس علاقے کو مکمل طور پر اپنے گھیرے میں لے لیں گے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہمارے ہاتھوں سے بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا''...... میجر ہارلس نے تیز تیز اور مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ میں نے تمہیں کب کہا ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر کے ان کا گھیراؤ کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تم اور تمہارا سیکرٹ گروپ نہ صرف ڈی ایجنسی کی نظروں میں آ جائے گا بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی تمہاری حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ وہ تمہیں اور تمہارے گروپ کو چیونٹیوں کی طرح مسل کر رکھ دیں گے نانسنس۔ میں نے تمہیں ان کی نگرانی کرنے کا کہا ہے۔ صرف نگرانی۔ نانسنس''...... کرنل ڈیوڈ نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

''یس۔ یس چیف''...... کرنل ڈیوڈ کی گرج سن کر میجر ہارلس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا یس چیف۔ نانسنس۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے سائے کی طرح لگے رہو تا کہ عمران جب بھی کرنل رابرٹ یا ڈاکٹر کارٹرس سے ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل کرے تب تم فوراً اس پر ہاتھ ڈال سکو۔ تم جس طرح اس کے گھیراؤ کا پروگرام بنا رہے ہو تمہارا یہ گھیراؤ تو وہ آسانی سے توڑ کر نکل جائے گا۔ نانسنس''...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس۔ یس چیف''...... میجر ہارلس سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو اس نے اسی طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

''میں تم سے پھر کہہ رہا ہوں نانسنس۔ ان کو ابھی ٹریس کرو۔ صرف ٹریس۔ جب وہ مل جائیں تو ان کی تم نے سائنسی آلات سے نگرانی کرنی ہے۔ تمہیں خود کو اور اپنے گروپ کو نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں سے چھپانا ہے بلکہ ڈی ایجنسی کو بھی تمہارے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ سمجھے تم نانسنس''...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ سمجھ گیا''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''کیا سمجھ گئے ہو نانسنس۔ بتاؤ مجھے کیا کہا ہے میں نے تم سے۔ بولو''...... کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

''آپ نے حکم دیا ہے کہ ہمیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا ہے اور ان کے ملنے پر ہمیں ان کی سائنسی آلات سے نگرانی کرنی ہے''...... میجر ہارلس نے کرنل ڈیوڈ کے الفاظ

دوہراتے ہوئے کہا۔

''تم اس وقت تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہیں چھیڑو گے جب تک وہ کرنل رابرٹ یا ڈاکٹر کارٹرس سے مکمل ٹاپ سیکرٹ فائل نہیں حاصل کر لیتے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ ہم اس وقت تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہاتھ نہیں لگائیں گے جب تک وہ کرنل رابرٹ یا ڈاکٹر کارٹرس سے مکمل ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل نہیں کر لیتے''...... میجر ہارلس نے ایک بار پھر طوطے کی طرح کرنل ڈیوڈ کی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ تمہیں میری بات دوہرانے کی جرأت کیسے ہوئی۔ جواب دو''...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو میجر ہارلس کے جسم سے ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ پھوٹ نکلا اور اس کا جسم یوں کانپنا شروع ہو گیا جیسے اسے یکلخت جاڑے کا بخار ہو گیا ہو۔

''سس۔ سس۔ سوری چیف۔ رئیلی ویری سوری۔ مم مم۔ میں''...... میجر ہارلس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''میری بات پر دھیان دو۔ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو یہاں سے کسی بھی صورت میں بچ کر نہیں نکلنا چاہئے۔ مجھے عمران اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی زندہ چاہئے۔ وہ بھی اس وقت جب وہ ڈاکٹر کارٹرس کی ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل کر لیں''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم عمران اور اس کے

ساتھیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ ہم ان کی سائنسی آلات سے نگرانی کریں گے اور پھر......" میجر ہارلس نے ایک بار پھر کرنل ڈیوڈ کی باتیں دوہرانے کی کوشش کی لیکن پھر جیسے اس کی زبان کو یکلخت بریک لگ گئے۔

"اور پھر ان دونوں کو فائل سمیت مجھ تک تم نے زندہ پہنچانا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے اس کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ وہ دونوں فائل سمیت آپ تک زندہ پہنچیں گے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ایک بات کا اور دھیان رکھنا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کی آواز میں غصے کا عنصر قدرے کم ہو گیا تھا۔

"یس چیف"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ جب تم فائل حاصل کر لو تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو طویل مدت کے لئے بے ہوش کر دینا۔ انہیں بے ہوشی کی ڈبل، ٹرپل ڈوز دے دینا۔ جب تک میں آ کر ان کا اپنے ہاتھوں سے خاتمہ نہ کر دوں انہیں کسی بھی صورت میں ہوش میں نہیں آنا چاہئے۔ میں اس بار انہیں ایسا کوئی موقع نہیں دوں گا کہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے کچھ کر سکیں۔ میں انہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی ہلاک کر دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس چیف"...... میجر ہارلس نے کہا اور اس کا جواب سن کر

دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ نے رابطہ ختم کر دیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی میجر ہارلس نے سکون کا سانس لیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے جیب سے رومال نکالا اور پھر وہ رومال سے پیشانی پر آیا ہوا پسینہ صاف کرنے لگا۔ کرنل ڈیوڈ سے بات کرتے ہوئے اس کی حالت اسی طرح غیر ہو جاتی تھی۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر پھر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے کہ کہیں پھر کرنل ڈیوڈ نے فون نہ کر دیا ہو۔ پھر اس نے حوصلہ کرتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"میجر ہارلس بول رہا ہوں"...... اس نے بڑے دھیمے لہجے میں کہا۔

"ایلڈر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر میجر ہارلس کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"یس ایلڈر۔ کیوں فون کیا ہے"...... میجر ہارلس نے اپنے لہجے میں سختی لاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں مجھے آپ کو رپورٹ دینی تھی باس"...... ایلڈر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... میجر ہارلس نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''ان کے بارے میں، میں نے پاکیشیا میں موجود اپنے فارن ایجنٹوں سے تمام معلومات حاصل کرا لی ہیں۔ ایجنٹوں کی دی ہوئی رپورٹس کے مطابق اسرائیل پہنچنے والے عمران اور اس کی ساتھی لیڈی ایجنٹ جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے۔ اس کا نام جولیا ہے اور وہ سوئس نژاد ہے''...... ایلڈر نے جواب دیا۔

''کیا یہ معلوم ہو سکا ہے کہ ان کا اسرائیل پہنچنے کا مقصد کیا ہے''...... میجر کارلس نے پوچھا۔

''یس باس۔ وہ دونوں یہاں ڈاکٹر کارڈس کی ٹاپ سیکرٹ فائل کے حصول کے لئے ہی یہاں پہنچے ہیں''...... ایلڈر نے کہا۔

''ہونہہ۔ آخر ڈاکٹر کارڈس کی ٹاپ سیکرٹ فائل میں ایسا ہے کیا جس کے لئے یہ دونوں خصوصی طور پر یہاں آئے ہیں''...... میجر ہارلس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''میں نے اس کے بارے میں بھی تھوڑی سی معلومات حاصل کی ہیں جناب''...... ایلڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیا معلومات ملی ہیں تمہیں۔ جلدی بولو''...... میجر ہارلس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''معلومات کے مطابق ڈاکٹر کارڈس نے ایک نیا اور انتہائی جدید سائنسی اسلحہ ایجاد کیا ہے جس کا چند روز قبل بحرالکاہل کے وسطی جزیرے واناٹار میں کامیاب تجربہ کیا گیا تھا۔ اس تجربے کے نتائج پر مبنی ایک فائل بنائی گئی تھی تاکہ اس فائل کو اعلیٰ حکام کو بھیج کر نئے

اور جدید سائنسی اسلحہ کی بھاری تعداد میں تیاری کی منظوری حاصل کی جائے اور اس اسلحہ کی بھرپور انداز میں تیاری کے لئے فیکٹری لگائی جائے۔ فائل میں اسلحہ سازی کی مفصل رپورٹ کے ساتھ اس کے فارمولے کی کاپی اور اسلحے کے تجربے کی مکمل رپورٹ ہے''...... ایلڈر نے جواب دیا۔

''تمہیں یہ ساری معلومات کہاں سے ملی ہیں''...... میجر ہارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر کارڈس کے اسسٹنٹ ولیم سے جو اس تجربے میں ڈاکٹر کارڈس اور [illegible] کے ساتھ جزیرہ واناٹار بھی گیا تھا اور اس نے ڈاکٹر کارڈس کے ساتھ مل کر یہ جامع رپورٹ فائل کی تھی۔ وہ میرا دوست ہے۔ آپ کے حکم کے تحت میں پچھلے کئی دنوں سے اس کے ساتھ ہوں اور اسے ٹٹولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کل رات اسے میں نے اپنے فلیٹ میں ڈرنک آفر کی تھی۔ وہ خصوصی طور پر ریڈ لیبل پینا پسند کرتا ہے جو یہاں کی سب سے پرانی اور قیمتی شراب ہے۔ میں نے اسے وہ شراب مہیا کی تھی اور اس کی شراب میں ڈرگز ملا دی تھی۔ جب وہ آؤٹ ہو گیا تو پھر مجھے اس سے معلومات حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی تھی''...... ایلڈر نے جواب دیا۔

''ہوش میں آنے کے بعد اگر اس نے کسی کو بتا دیا کہ اس نے فائل کے بارے میں تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے تو''...... میجر ہارلس

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے میں نے این ڈی ایکس ڈرگ دیا تھا باس۔ اس ڈرگ کے استعمال سے انسانی دماغ چند گھنٹوں کے لئے مفلوج ہو جاتا ہے اور مفلوج دماغ سے لاشعوری طور پر سب کچھ اگلوایا جا سکتا ہے۔ جب دوا کا اثر ختم ہوتا ہے تو آدمی کو خود ہوش آ جاتا ہے لیکن اسے یہ بات قطعی طور پر بھول جاتی ہے کہ لاشعوری حالت میں وہ کیا کرتا رہا تھا۔ میں نے معلومات حاصل کرنے کے بعد اسے اس کے فلیٹ میں واپس پہنچا دیا تھا۔ صبح جب میری اس سے بات ہوئی تو اسے یہ تک یاد نہیں تھا کہ وہ رات میرے پاس آیا تھا اور اس نے کئی بوتلیں چڑھائی تھیں"...... ایلڈر نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ تم نے انتہائی قیمتی اور خفیہ معلومات حاصل کی ہیں ایلڈر۔ ان معلومات کے لئے چیف نجانے کب سے بے چین ہیں۔ جب میں انہیں یہ خوشخبری دوں گا کہ یہ ساری معلومات تم نے حاصل کی ہیں تو وہ بے حد خوش ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری اس کارکردگی پر تمہیں انعام بھی دیں گے"۔ میجر ہارلس نے کہا۔

"میرا انعام آپ کی اور چیف کی خوشنودی کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا باس۔ آپ کی تعریف ہی میرے لئے بہت بڑا انعام ہے"۔ ایلڈر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال یہ بتاؤ کہ یہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کس طرح

اسرائیل پہنچنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ میرا مطلب ہے اسرائیل پہنچنے کے لئے انہوں نے کون کون سے راستے اختیار کئے تھے"۔ میجر ہارلس نے پوچھا۔

"دونوں پہلے ایکریمیا پہنچے تھے باس۔ ایکریمیا سے پالینڈ اور پالینڈ سے انہوں نے چند یورپی ممالک کا سفر کیا اور پھر وہ واپس ایشیا چلے گئے۔ ایشیا میں پاکیشیا پہنچنے کی بجائے وہ کافرستان پہنچے تھے اور پھر وہاں سے وہ قبرص کے لئے روانہ ہوئے تھے اور قبرص پہنچ کر وہ اسرائیل آئے تھے۔ اس سارے سفر میں انہیں خاصا وقت لگا تھا لیکن وہ ہر سفر میں اپنی شناخت اور اپنا میک اپ بدل لیتے تھے۔ انہیں ٹریس کرنے کے لئے مجھے ان تمام ایئرپورٹس کے کمپیوٹرز کو ٹٹولنا پڑا تھا۔ تب جا کر معلوم ہوا کہ انہوں نے اسرائیل پہنچنے کے لئے کن کن ممالک کا اور کن کن ناموں اور حلیوں میں سفر کیا تھا"...... ایلڈر نے کہا۔

"ویل ڈن۔ تم نے واقعی ان کے بارے میں قیمتی معلومات حاصل کی ہیں۔ تم واقعی مبارکباد کے ساتھ انعام کے بھی مستحق ہو۔ میں چیف سے تمہاری سفارش ضرور کروں گا"...... میجر ہارلس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک یو باس۔ رئیلی تھینک یو"...... ایلڈر نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم کہاں ہو"...... چند لمحے توقف کے بعد میجر ہارلس نے

ایلڈر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں تل ابیب میں اپنے مخصوص ٹھکانے پر ہوں باس۔ میرے لئے کوئی اور حکم ہے تو بتائیں"...... ایلڈر نے کہا۔

"اگر تمہارے پاس اور کوئی کام نہیں ہے تو پھر سنو۔ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی جس کا تم نے جولیا نام بتایا ہے تل ابیب میں ہی موجود ہیں۔ چیف نے مجھے انہیں ٹریس کرنے اور ان کی نگرانی کا حکم دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں ٹریس کرنے میں میری مدد کرو۔ اسرائیل کے تمام شہروں اور علاقوں میں تمہارے بہترین مخبر ہیں جو اسرائیل میں داخل ہونے والے ہر [illegible] کے بارے میں بھی تمہیں خبر دیتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے مخبر عمران اور جولیا کے بارے میں بھی بتا دیں گے کہ وہ کہاں موجود ہیں۔"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"لیں باس۔ میں ابھی ان کی تلاش شروع کرا دیتا ہوں۔ اور کوئی حکم"...... ایلڈر نے کہا۔

"انہیں تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ تمہیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ ان کے پیچھے کون سا فلسطینی گروپ ہے جو ہر مرحلے میں ان کی مدد کر رہا ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"میں یہ بھی معلوم کر لوں گا"...... ایلڈر نے کہا۔

"تو پھر لگ جاؤ ابھی سے اس کام پر اور مجھے جلد سے جلد رپورٹ کرو۔ یہ سمجھو کہ اب میں یہاں تمہاری طرف سے ملنے والی

رپورٹ کا ہی منتظر ہوں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"لیں باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں جلد سے جلد آپ کو ساری معلومات حاصل کر کے رپورٹ کرتا ہوں"...... ایلڈر نے کہا۔

"ایک بات اور"...... میجر ہارلس نے چونک کر کہا جیسے اچانک اس کے ذہن میں کوئی بات آ گئی ہو۔

"لیں باس۔ بتائیں۔ اور کیا بات ہے"...... ایلڈر نے کہا۔

"ہماری معلومات کے مطابق ڈینجر ایجنسی کے دونوں چیف جن میں ایک نام کرنل رابرٹ کا ہے اور دوسرا ڈاکٹر کارٹرس کا۔ دونوں تل ابیب سے نکل گئے ہیں اور اطاقہ میں موجود ہیں۔ اگر تم مجھے ان کے بارے میں بھی معلومات فراہم کرو گے تو میں تمہارا اکاؤنٹ [illegible] سے بھر دوں گا اور تمہیں اتنی دولت دوں گا کہ تمہاری نسلیں بھی کئی سال سکون سے کھاتی رہیں گی"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں ان کی بھی معلومات حاصل کرتا ہوں۔ وہ دونوں اطاقہ میں جہاں بھی موجود ہیں ان کے پتے ٹھکانے معلوم کر کے میں آپ کو خود کال کروں گا"...... ایلڈر نے کہا تو میجر ہارلس نے اسے مزید چند ہدایات دینے کے بعد رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ایلڈر کا تعلق جی پی فائیو اور اس کے سیکرٹ گروپ سے نہ تھا۔ اس کا تعلق انڈر ورلڈ سے تھا اور اس کا اسرائیل اور دنیا کے دیگر ممالک میں مخبری کا وسیع نیٹ ورک تھا۔ کسی بھی انسان کو ٹریس کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی آدمی نہ تھا۔ ایلڈر معلومات

فروخت کرنے کا دھندہ کرتا تھا اور اس کی فراہم کی ہوئی ہر معلومات مستند ہوتی تھی جس کا میجر ہارلس بارہا فائدہ اٹھا چکا تھا۔ رسیور رکھنے کے بعد وہ ایک بار پھر اپنے خیالوں میں گم ہو گیا۔ وہ اپنے خیالوں میں گم تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک کر اپنے خیالوں سے نکل آیا۔

''میجر ہارلس بول رہا ہوں''...... میجر ہارلس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک بار پھر کرنل ڈیوڈ کی کرخت آواز سنائی دی تو میجر ہارلس یکلخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

''یس چیف''...... میجر ہارلس نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو۔ مجھے اس فائل کی تفصیلات مل گئی ہیں''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر ہارلس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے ایلڈر سے جو معلومات حاصل کی تھیں وہ ان معلومات کے بارے میں کرنل ڈیوڈ کو بتانا چاہتا تھا کہ اس نے ٹاپ سیکرٹ فائل کی معلومات حاصل کر لی ہیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ کرنل ڈیوڈ کو فون کرتا اور اسے فائل کے ٹاپ سیکرٹ کے بارے میں بتاتا، کرنل ڈیوڈ نے اسے خود ہی فون کر لیا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ اسے ٹاپ سیکرٹ فائل کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں۔

''اوہ۔ کیا معلومات ملی ہیں چیف اور کس نے بتائی ہیں آپ کو

یہ معلومات''...... میجر ہارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میری پرائم منسٹر صاحب سے بات ہوئی تھی۔ انہوں نے ہی مجھے ساری تفصیل بتائی ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پرائم منسٹر صاحب نے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''ہاں۔ پرائم منسٹر صاحب نے مجھے کال کی تھی اور انہوں نے خود ہی مجھے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ جو ڈاکٹر کارٹرس کی ادھوری فائل لے گئے ہیں۔ فائل کو ہر صورت میں پاکیشیائی ایجنٹوں سے حاصل کرنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حفاظت کے پیش نظر انہوں نے ڈاکٹر کارٹرس کو پاکیشیائی ایجنٹوں سے بچانے کے لئے مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ کر دیا ہے۔ اب ان ایجنٹوں کے خلاف ڈی ایجنسی کوئی کام نہیں کرے گی۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف انہوں نے جی پی فائیو کو کام کرنے کا حکم دیا ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر ہارلس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''میں کچھ سمجھا نہیں چیف۔ پرائم منسٹر صاحب نے ڈی ایجنسی کو پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے سے کیوں روک دیا ہے۔ ڈی ایجنسی تو اسرائیل کی انتہائی طاقتور اور فعال ایجنسی ہے''۔ میجر ہارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پرائم منسٹر صاحب جانتے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں

نے جب بھی اسرائیل میں آکر اسرائیلی ایجنسیوں کا مقابلہ کیا ہے تو ان کے مقابلے میں اسرائیلی ایجنسیوں نے شکست ہی کھائی ہے اور عمران اور اس کے ساتھی ان ایجنسیوں کے چیفس اور ان کے ہیڈ کوارٹرز تباہ کر کے ہی یہاں سے واپس گئے ہیں۔ اسرائیل کی واحد ایجنسی جی پی فائیو ہی ہے جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے متعدد بار شکست تو کھائی ہے لیکن ہم نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے اور یہ مقابلہ ایک دو بار نہیں کئی بار ہو چکا ہے۔ جی پی فائیو کے چند عام ہیڈ کوارٹرز عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں تباہ ہوئے ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی آج تک جی پی فائیو کے مین ہیڈ کوارٹر تک نہیں پہنچ سکے۔ پرائم منسٹر صاحب کو جب یہ معلوم ہوا کہ عمران اور اس کی ایک ساتھی لڑکی ڈاکٹر کارٹرس کے سیکرٹ لاکر کو ٹریس کر کے وہاں سے ڈاکٹر کارٹرس کی بہت سی فائلوں اور دستاویزات کی اسپائی کیمرے میں تصویریں بنا کر لے اُڑا ہے تو پرائم منسٹر صاحب نے فوراً ڈی ایجنسی کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کارروائی کرنے سے روک دیا اور انہیں اصل ٹاپ سیکرٹ فائل سمیت انڈر گراؤنڈ کر دیا ہے۔ کرنل رابرٹ اور اس کے ساتھی تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنا اور انہیں ہلاک کرنا چاہتے ہیں لیکن پرائم منسٹر صاحب کے سختی سے حکم دینے پر وہ سب انڈر گراؤنڈ ہو گئے ہیں۔ اب ڈی ایجنسی کا کوئی گروپ یا کوئی کارندہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام نہیں کرے گا۔

ان کی جگہ یہ کام ہمارے سپرد کر دیا گیا ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ عمران اور اس کا کوئی بھی ساتھی ہو ہم اسے ہر حال میں ٹریس کریں اور ان سے ڈاکٹر کارٹرس کی فائلوں اور دستاویزات کی بنائی ہوئی فلم حاصل کریں اور عمران اور اس کی ساتھی لڑکی اور وہ فلسطینی گروپ جو ان کی معاونت کر رہا ہے انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں۔ اس لئے میں تمہیں احکامات دیتا ہوں کہ اب تم عمران اور اس کے ساتھیوں کی محض نگرانی نہیں کرو گے بلکہ جیسے ہی وہ ٹریس ہوں ان پر پوری قوت سے حملہ کر دو اور انہیں ہلاک کر دو۔ میری طرف سے تمہیں ان سب کو ہلاک کرنے کے مکمل اختیارات ہیں۔ انہیں جلد سے جلد ٹریس کرو اور انہیں ان کے آخری انجام تک پہنچاؤ۔ اب انہیں ان کے آخری انجام تک پہنچانے کی ساری ذمہ داری تمہاری ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آپ نے مجھے ان کے خاتمے کی اجازت دے کر بہت اچھا کیا ہے۔ مجھے اب ان کے خلاف کارروائی کرنے میں کوئی جھجک اور پریشانی نہیں ہو گی۔ میں کھل کر ان کا مقابلہ کر سکتا ہوں اور انہیں ان کے انجام تک پہنچا سکتا ہوں''...... میجر ہارلس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بات دھیان میں رکھنا کہ عمران بہت ذہین اور شاطر انسان ہیں۔ اسے ایک بھی موقع دینا اپنی موت کو دعوت دینے کے

مترادف ہے اس لئے جیسے ہی ان کے بارے میں کچھ بھی پتہ چلے ان پر بغیر کسی تاخیر کے دھاوا بول دینا اور جب تک ان کی ہلاکت کی تصدیق نہ ہو جائے اس بات پر یقین نہ کرنا کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ میں جب تک اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں نہ دیکھ لوں گا اس وقت تک کسی کی بات پر یقین نہیں کروں گا کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"جیسے ہی وہ ہلاک ہوں ان کی کٹی پھٹی لاشیں اپنے قبضے میں لے لینا اور انہیں فوراً برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کر دینا۔ میں چاہتا ہوں اس بار اسرائیل میں عمران کا یہ لاسٹ مشن ہو اور وہ اس مشن کو پورا کئے بغیر موت کے منہ میں چلا جائے اور اس کا وجود تک مٹ جائے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا۔ آپ فکر نہ کریں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"کوشش کرنا کہ اگر وہ تل ابیب میں ہیں تو انہیں یہاں سے نکلنے کا موقع نہ ملے۔ اگر وہ یہاں سے نکل گئے تو پھر انہیں تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا۔ میرے دوسرے سیکشن ایک اور معاملے میں مصروف ہیں۔ ورنہ میں تمہاری مدد کے لئے کسی اور سیکشن کو بھی تمہارے انڈر کر دیتا لیکن اب جو بھی کرنا ہے تمہیں کرنا ہے۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت تمہارے سیکشن کے ہاتھوں

ہی ہو گی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکیں گے۔ ان کی ہلاکت کے لئے میں اپنی ہر حد سے گزر جاؤں گا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"اور کچھ پوچھنا ہے تمہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس چیف"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"پوچھو۔ کیا پوچھنا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا یہ کنفرم ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے ڈینجر ایجنسی کو مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ کر دیا ہے اور اب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہمارے راستے کی رکاوٹ نہیں بنے گی اور ہمارے کام میں مداخلت نہیں کرے گی"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ہاں۔ بے فکر رہو۔ پرائم منسٹر صاحب سے میری اس سلسلے میں طویل گفتگو ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ جب تک عمران اور اس کے ساتھی ہمارے ہاتھوں اپنے انجام تک نہیں پہنچ جاتے اس وقت تک ڈی ایجنسی معطل رہے گی۔ پرائم منسٹر کے احکامات کے تحت ڈی ایجنسی کے تمام دفاتر غیر معینہ مدت تک کے لئے کلوز کر دیئے گئے ہیں اور ان کے تمام ورکرز کو رخصت پر بھیج دیا گیا ہے۔ اس لئے تم فکر نہ کرو۔ اس معاملے میں ڈی ایجنسی اب تمہیں کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ اس لئے ان کے راستے میں آنے اور کسی رکاوٹ ڈالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"...... کرنل

ڈیوڈ نے کہا تو میجر ہارلس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات گہرے ہو گئے۔

"تب ٹھیک ہے۔ اب میں اور میری ٹیم بغیر کسی رکاوٹ کے پاکیشیائی ایجنٹوں اور ان کے مددگار فلسطینی گروپ کا مقابلہ کر سکتے ہیں"...... میجر ہارلس نے کہا۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر رابطہ ختم کر دیا۔ اب میجر ہارلس کے چہرے پر گہرا اطمینان جھلک رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اسے کھل کر کام کرنے کا اختیار مل گیا تھا۔ اب اسے ان کے خلاف چھپ کر اور خاموشی سے کام کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میجر ہارلس سوچ رہا تھا کہ ایک بار اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ ٹھکانہ معلوم ہو جائے تو وہ ان کے خلاف بھرپور اور انتہائی جارحانہ کارروائی کرتے ہوئے انہیں تباہ کر کے رکھ دے گا۔ ابھی وہ انہی خیالوں میں گم تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک کر اپنے خیالوں سے نکل آیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"میجر ہارلس بول رہا ہوں"...... میجر ہارلس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"روشن بول رہا ہوں باس"...... دوسری جانب سے روشن کی آواز سنائی دی۔

"یس روشن۔ کیوں فون کیا ہے"...... میجر ہارلس نے کرخت

لہجے میں کہا۔

"میں نے اس جیپ کو تلاش کر لیا ہے چیف"...... روشن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو میجر ہارلس اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کہاں ہے وہ جیپ اور کیا یہ وہی جیپ ہے جس میں عمران اور اس کے ساتھی کھیتوں سے فرار ہو کر تل ابیب آئے تھے"۔ میجر ہارلس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ جیپ کی حالت دیکھ کر ہی پتہ چلتا ہے کہ یہ کہاں کہاں سے گزر کر آئی ہے۔ جیپ ہمیں شہر سے ہٹ کر ایک ویران علاقے میں ملی ہے"...... روشن نے جواب دیا۔

"ویران علاقے میں۔ کیا مطلب۔ کیا جیپ جان بوجھ کر وہاں چھوڑی گئی ہے"...... میجر ہارلس نے چونک کر کہا۔

"یس باس۔ جیپ کو جان بوجھ کر اس علاقے سے دور لا کر چھوڑا گیا ہے تاکہ ہم یہ سراغ نہ لگا سکیں کہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہے"...... روشن نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو کیا تم نے مجھے صرف اس جیپ کے ملنے کا بتانے کے لئے فون کیا ہے۔ نانسنس"...... میجر ہارلس نے منہ بنا کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ میں نے اس عمارت کا پتہ لگا لیا ہے جہاں پاکیشیائی ایجنٹ اور ان کے ساتھی موجود ہیں"...... روشن نے کہا تو میجر ہارلس ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تمہیں جیپ ویران علاقے میں ملی ہے۔ پھر تم نے کیسے پتہ چلا لیا کہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں اور کس عمارت میں ہیں"...... میجر ہارلس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جیپ میں ٹریکر لگا ہوا تھا باس۔ جب مجرموں نے جیپ کو ویران علاقے میں چھوڑا تو انہوں نے جیپ کے ٹریکر کو توڑ دیا تھا۔ میں نے ٹوٹے ہوئے ٹریکر کو نکال کر چیک کیا تو اس کا میموری سسٹم والا حصہ ٹوٹنے سے بچ گیا تھا۔ میں نے فوراً ٹریکر سے میموری سسٹم باہر نکالا اور پھر جب میں نے میموری چیک کی تو میرے سامنے اس جیپ کے سفر کی تمام معلومات آ گئیں کہ جیپ کہاں سے چلی تھی کہاں کہاں اور کتنی دیر رکی تھی اس کی پوری معلومات میموری میں موجود ہے۔ میں نے ان تمام معلومات کو نوٹ کر لیا ہے اور ان معلومات کو سامنے رکھ کر میں اس رہائش گاہ تک پہنچ گیا ہوں جہاں پاکیشیائی ایجنٹ اور ان کے ساتھی ڈراپ ہوئے تھے"...... روشن نے جواب دیا تو میجر ہارلس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ انتہائی مسرت بھرے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"گڈ شو۔ کس علاقے میں ہیں وہ"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"جیپ ویران علاقے میں پہنچنے سے پہلے سات منٹ اور چھتیس سیکنڈز کے لئے ہارس سٹریٹ، سمارٹ کالونی، بلاک سکس، کوٹھی نمبر چار سو گیارہ کے پاس رکی تھی۔ اس کے بعد جیپ روانہ ہوئی اور اس کا لاسٹ اسٹاپ وہی تھا جہاں سے ہم نے جیپ ری کور کی

ہے"...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ممکن ہے کہ جیپ کو اس جگہ خاص طور پر روکا گیا ہو اور پھر وہ جیپ سے اتر کر پیدل کسی اور طرف گئے ہوں"۔ میجر ہارلس نے کہا۔

"نو باس۔ میں نے اس علاقے میں موجود اپنے چند آدمیوں کو بھیج کر معلومات حاصل کرائی ہیں۔ ان معلومات کے تحت جیپ میں نو افراد موجود تھے۔ جن میں ایک عورت تھی۔ ان میں چار افراد زخمی تھے اور وہ سب اسی عمارت میں گئے ہیں جس کا میں نے آپ کو بتایا ہے"...... روشن نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو عمران، جولیا اور ان کے فلسطینی ساتھی اسی رہائش گاہ میں ہیں"...... میجر ہارلس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... روشن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم اب کہاں ہو اور اس عمارت کی نگرانی کے لئے تم نے کسی کو مامور کیا ہے یا نہیں"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"میں اس عمارت کے پاس ہی ہوں باس۔ میں نے اپنے آدمیوں کو چاروں طرف پھیلا دیا ہے۔ ہمارے پاس ایکس ایکس ریز تھی جس کے چند فلیش کیپسول ہم نے عمارت کے اندر پھینک دیئے تھے۔ ان کیپسولز سے ہمیں عمارت میں موجود تمام افراد کی موجودگی کا علم ہو رہا ہے اور ہم انہیں بلیو رے سکرین پر مانیٹر کر رہے ہیں"...... روشن نے جواب دیا۔

"یہ تم نے اچھا کیا ہے جو اپنے ساتھ ایکس ایکس ریز اور چیکنگ کرنے والے سائنسی آلات لے گئے ہو۔ چیف نے ان کی اسی طرح نگرانی کی ہدایات دی ہیں۔ وہ عمارت میں کیا کرتے ہیں اور عمارت سے نکل کر کہاں جاتے ہیں۔ تمہیں صرف ان پر نظر رکھنی ہے۔ ان کے راستے میں آنے کی کوشش نہ کرنا اور نہ ہی ان کے سامنے جانا۔ ان کی تم جو بھی مانیٹرنگ کرو اس کے بارے میں مجھے تفصیل فراہم کرتے رہنا۔ میں اس مانیٹرنگ رپورٹ کے تحت تمہیں احکامات دیتا رہوں گا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روسٹن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"بلکہ تم ایک کام کرو۔ ان کی مانیٹرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے سارے آدمی اس عمارت کے گرد لگا دو تاکہ ضرورت پڑنے پر عمارت سے باہر جانے والے ہر فرد کی نگرانی اور تعاقب ہوتا رہے۔ ایک بار کنفرم ہو جائے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو پھر ہم ان کے خلاف بھرپور اور انتہائی جارحانہ کارروائی کریں گے اور انہیں ان کے انجام تک پہنچا دیں گے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روسٹن نے کہا۔

"اس کے علاوہ عمارت کے مکینوں اور مالکان کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرو اور یہ کام جتنے کم وقت میں کر سکتے ہو کر ڈالو"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روسٹن نے اسی انداز میں کہا۔

"میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"او کے باس"...... روسٹن نے کہا اور میجر ہارلس نے رسیور رکھ دیا اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس نے بالکل صحیح انداز سے سوچا اور اس پر عمل کرایا تھا اور اسی کے نتیجے میں اسے کامیابی نصیب ہوئی تھی یقیناً عمران اور جولیا اپنے مددگاروں کے ساتھ اسی عمارت میں ہوں گے اور اگر اس کا خیال صحیح نکلا تو وہ چند گھنٹوں میں انہیں گرفتار کر کے کاغذات کی تصویریں برآمد کر لے گا۔ خاص طور سے ٹاپ سیکرٹ فائل کی تصویریں۔ وہ کمرے میں ٹہلنے لگا اسے بے چینی سے روسٹن کی اگلی رپورٹ کا انتظار تھا اور وہ رپورٹ دس منٹ بعد اسے مل گئی تھی۔

"باس۔ وہ لوگ دو گاڑیوں میں عمارت سے روانہ ہو گئے ہیں"...... روسٹن کہہ رہا تھا۔

"ان کا تعاقب ہوشیاری سے کرو۔ وہ یقیناً کسی نئے ٹھکانے پر جا رہے ہوں گے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"تعاقب چار گاڑیوں میں کیا جا رہا ہے۔ ہر دو منٹ بعد آگے والی گاڑی پیچھے چلی جاتی ہے اور......" روسٹن نے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ ہاں یہ بتاؤ کہ کل کتنے آدمی گاڑیوں میں ہیں"...... میجر ہارلس نے اس کی بات کو درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا۔

"دونوں کاروں میں چار چار افراد ہیں باس"...... روشن نے جواب دیا۔

"کیا ان میں کوئی لڑکی بھی ہے"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"اس بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے کیونکہ ان لوگوں کو گاڑیوں میں بیٹھتے ہوئے....." اچانک آواز آنا بند ہو گئی۔

"ایک منٹ باس۔ میں آپ کو دوبارہ کال کرتا ہوں"...... چند سیکنڈ بعد روشن کی آواز آئی اور پھر روشن نے رابطہ منقطع کر دیا تھا اور میجر ہارلس دوبارہ رابطہ قائم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

"یس باس"۔ایک منٹ بعد روشن نے دوبارہ اسے کال کی۔

"کیا بات تھی۔ رابطہ منقطع کیوں کر دیا تھا تم نے"...... میجر ہارلس نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"عمارت سے ایک آدمی نکل کر میری گاڑی کی جانب آ گیا تھا باس اسی لئے میں نے رابطہ منقطع کر دیا تھا"...... روشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب وہ لوگ منزل پر پہنچ جائیں تو مجھے رپورٹ کرنا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا مگر دو منٹ بعد ہی وہ پھر روشن کی کال وصول کر رہا تھا۔

"بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ایک گاڑی ڈاج دے کر نکل گئی ہے جبکہ دوسری گاڑی کا تعاقب کامیابی سے کیا گیا ہے وہ گاڑی اب ریلوے کینٹ اسٹیشن کی پارکنگ میں موجود ہے"۔

روشن نے کہا تو میجر ہارلس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اور اس میں سوار افراد"...... میجر ہارلس نے غرا کر پوچھا۔

"وہ پلیٹ فارم کی جانب چلے گئے ہیں باس اور ان میں ایک یقیناً لڑکی ہے"...... روشن نے کہا۔

"تم نے اس کا چہرہ دیکھا ہے"...... میجر ہارلس نے بے چینی سے پوچھا۔

"تعاقب کرنے والے ان میں سے ایک کا بھی چہرہ نہیں دیکھ سکے کیونکہ وہ کافی دور رہ کر نگرانی کر رہے ہیں تاکہ ان لوگوں کو کسی قسم کا شبہ نہ ہونے پائے"...... روشن نے کہا۔

"معلوم کرو کہ وہ کس جگہ کے لئے ٹکٹ حاصل کرتے ہیں اور کتنے افراد کے لئے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا۔

"ان کی نگرانی جاری رکھو میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا۔

"اگر ٹرین روانہ ہونے لگے تو ان چاروں کو بلا جھجک گرفتار کر لینا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس سر"...... روشن نے کہا تو میجر ہارلس نے رابطہ منقطع کیا اور اٹھ کھڑا ہوا اس کی دانست میں عمران اور جولیا اب اس کی گرفت میں آ چکے تھے۔

"وائٹ اینگل"...... عمران نے عقب میں دیکھتے ہوئے وائٹ اینگل کو پکارا۔

"یس باس"...... وائٹ اینگل نے چونک کر کہا۔ وہ سٹیرنگ سیٹ پر تھا، اور سامنے سے آنے والی ایک گاڑی کو دیکھ رہا تھا جو کہ بڑی تیزی سے اس کی گاڑی کے برابر سے گزرتی چلی گئی تھی۔

"تم نے تعاقب چیک کیا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایک گاڑی ہمارا تعاقب کر رہی ہے اور یہ شاید چیک پوسٹ سے ہمارے پیچھے لگی ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"ایک نہیں دو گاڑیاں تعاقب کر رہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"دو"...... وائٹ اینگل نے چونک کر کہا۔

"ہاں کبھی ایک آگے آ جاتی ہے اور کبھی دوسری اور یہ اس جگہ سے ہمارے تعاقب میں ہیں جہاں سے ہم روانہ ہوئے ہیں میں ان گاڑیوں کو وہاں گلی کے سرے پر دیکھ چکا ہوں"...... عمران نے

کہا۔

"گویا ہم پھر ان کی نظروں میں آ گئے ہیں"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"ہاں مگر انہیں ابھی ہم پر صرف شبہ ہے کہ ہم فرار ہونے والوں میں سے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"شبہ"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"ہاں کیونکہ اگر انہیں اس بات کا یقین ہوتا کہ مطلوبہ فرد ہم ہی ہیں تو وہ ہمیں گرفتار کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ کرتے تعاقب کا مطلب شبہ کی تصدیق کرنا ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ہم انہیں ڈاج دے دیں گے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"یہ ضروری ہے۔ انہیں ہماری منزل کے بارے میں علم ہو گیا تو سارا منصوبہ ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... وائٹ اینگل نے سر ہلا کر کہا۔

"جولیا والی گاڑی کا بھی یقیناً تعاقب کیا جا رہا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یقیناً۔ جب ہم نظروں میں ہیں تو دوسری گاڑی کیسے محفوظ رہ سکتی ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"انہیں اس بارے میں ہدایات دے دو تاکہ وہ بھی تعاقب

کرنے والوں کو جھٹک سکیں".....عمران نے کہا۔

"بہتر ہے".....وائٹ ایگل نے کہا۔ پھر اس نے ٹرانسمیٹر نکال کر آن کیا اور دوسری گاڑی میں موجود اپنے آدمیوں کو کال کرنے لگا مگر کافی کوشش کے باوجود رابطہ قائم نہیں ہو سکا تھا۔ عمران کے ماتھے پر شکنیں پڑ گئیں۔ دوسری گاڑی سے رابطہ نہ ہونے کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ وہ لوگ کسی خطرے سے دو چار ہو چکے ہیں۔

"اب".....وائٹ ایگل نے عمران سے پوچھا۔

"اسٹیشن کتنی دور ہے".....عمران نے پوچھا۔

"بس پہنچنے ہی والے ہیں".....وائٹ ایگل نے کہا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے ساتھی کینٹ اسٹیشن پہنچ چکے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں اگر کوئی غیر معمولی بات نہ ہوئی ہو گی تو وہ کینٹ اسٹیشن پہنچ چکے ہیں".....وائٹ ایگل نے کہا۔

"ہونہہ".....عمران نے ہنکارہ بھرا وہ سوچ رہا تھا کہ شاید ان لوگوں کو کال موصول کرنے کا موقع نہ مل سکا ہو۔ ظاہر ہے پلیٹ فارم پر وہ ٹرانسمیٹر کال موصول نہیں کر سکتے تھے۔ عمران سوچتا رہا اور کار دوڑتی رہی اور پھر کچھ دیر بعد اچانک گاڑی کی رفتار کم ہونے لگی۔ عمران نے چونک کر سامنے کی جانب دیکھا۔ سامنے چوراہا تھا اور سگنل سبز تھا پھر جانے کیوں وائٹ ایگل نے رفتار کم کر

دی تھی اچانک ایک خیال عمران کے ذہن میں ابھرا اور وہ چونک کر عقب کی جانب مڑا۔ تعاقب کرنے والے دو تین گاڑیوں کے پیچھے تھے اور دوسری گاڑی اس سے بھی پیچھے تھی عمران سمجھ گیا کہ وائٹ ایگل کیا کرنا چاہتا ہے پھر وائٹ ایگل نے کیا بھی وہی تھا۔ اس نے رفتار سگنل تک پہنچ کر بہت کم کر دی تھی مگر جیسے ہی سگنل کی بتی زرد ہوئی وائٹ ایگل نے رفتار بڑھائی اور سگنل ریڈ ہونے سے پہلے ہی چوراہا کراس کر گیا۔ نتیجے کے طور پر تعاقب کرنے والی دونوں گاڑیاں پیچھے رہ گئیں اور وہ تیز رفتاری سے آگے بڑھتے گئے۔

"میں اسٹیشن سے باہر گاڑی روکوں گا۔ ہمارے اترتے ہی تم گاڑی لے جانا".....وائٹ ایگل نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔

"یس باس".....اس کے ساتھی نے جواب دیا۔

"نہیں۔ کار سے صرف میں اتروں گا تم ٹکٹ مجھے دے دو اور واپس کینٹ جا کر دوسرے ساتھیوں کو دیکھو".....عمران نے کہا۔

"مگر....." وائٹ ایگل نے کچھ کہنا چاہا مگر اسی لمحے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ وائٹ ایگل۔ راشد کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"۔ ٹرانسمیٹر سے راشد کی آواز ابھری جس کے ساتھ جولیا کینٹ اسٹیشن روانہ ہوئی تھی۔ راشد ان کا انچارج تھا۔

"یس راشد۔ خیریت تو ہے نا۔ اوور".....وائٹ ایگل نے کہا۔

''یس باس۔ ہم پلیٹ فارم پر تھے اس لئے آپ کی کال وصول نہیں کر سکے تھے۔ اوور''...... راشد نے کہا۔

''او کے۔ تمہارے ساتھی کہاں ہیں۔ اوور''...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

''وہ مادام کے پاس پلیٹ فارم پر ہیں۔ اوور''...... راشد نے جولیا کا نام لینے سے گریز کرتے ہوئے کہا۔

''اچھا دیکھو چوکنے رہو اور......'' وائٹ اینگل نے کہنا چاہا تھا۔

''ایک منٹ باس۔ باہر سے کوئی باتھ روم کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ میں آپ کو دوبارہ کال کرتا ہوں۔ اوور''...... راشد کی سرگوشی کی آواز آئی پھر اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کسی کی موجودگی محسوس کر کے راشد نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔

''اب آپ کیا کہتے ہیں''...... وائٹ اینگل نے عمران سے پوچھا۔

''یہی کہ تم کینٹ اسٹیشن جا کر ان لوگوں کو دیکھو گے۔ ہاں ٹکٹ اور کاغذات مجھے دے دو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ایک نظر دیکھ لیجئے''...... وائٹ اینگل نے کہا اور جیب سے ایک لفافہ نکال کر عمران کو دے دیا اور عمران نے لفافہ وائٹ اینگل سے لے لیا۔

''ٹھیک ہیں''...... عمران نے لفافہ کھول کر کاغذات چیک کرتے ہوئے کہا۔

''اب میں آپ کو اسٹیشن پر ہی ملوں گا''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''ایک بات کا خیال رکھنا کہ جولیا اور اپنے آدمیوں کے نزدیک مت جانا۔ دور رہ کر ان پر نظر رکھنا تاکہ بوقت ضرورت ان کی مدد کر سکو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... وائٹ اینگل نے سر ہلا کر کہا۔

''اگر کوئی گڑبڑ ہو تو مجھے رومال سے چہرہ صاف کرنے کا سگنل دے کر آگاہ کر دینا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے خیال میں وہاں کوئی گڑبڑ ہو سکتی ہے''...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

''ہاں، ہمیں کھو دینے کے بعد وہ لوگ ساری توجہ جولیا اور چاروں ساتھیوں پر لگا دیں گے''...... عمران نے سر ہلا کر کہا تو وائٹ اینگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جولیا کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں اس خیال کے تحت کہ اس طرح وہ ہم تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''پھر تو مجھے فوراً وہاں پہنچنا چاہئے''...... وائٹ اینگل نے تشویش زدہ لہجے میں کہا اور اس کے چہرے پر فکرمندی کے تاثرات گہرے ہوتے چلے گئے۔ عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہاں سے گاڑی کس وقت روانہ ہو گی''...... عمران نے

پوچھا۔

"آپ کے اسٹیشن پہنچنے کے دس منٹ بعد"...... وائٹ اینگل نے ریسٹ واچ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بس تو اسی وقفے میں تمہیں وہاں پہنچنا ہے اور ہاں اپنی گاڑی اسٹیشن سے دور ہی رکھنا کیونکہ اس کا نمبر اب ان کے ذہن میں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں وہی کروں گا جو آپ نے کہا ہے"...... وائٹ اینگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اپنے ساتھیوں کی کارکردگی دوبارہ چیک کر کے ان کو نئے سرے سے منظم کرنا اور یہ دیکھنا کہ ڈی [illegible] بار بار ہم تک کس طرح پہنچتی رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ معلوم ہونا تو بے حد ضروری ہے اور میں اس سلسلے میں فوری قدم اٹھاؤں گا"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"ہمیں پوائنٹ تھری سے چیک کیا جا رہا ہے۔ وہ لوگ کسی سائنسی آلے سے ہماری نگرانی کر رہے تھے۔ میں نے عمارت میں بلیو لائٹس کی چمک دیکھی تھی جس سے وہ ہمیں عمارت کے اندر بھی دیکھ رہے تھے۔ میں نے باہر جا کر ان کی موجودگی چیک کی تھی۔ چونکہ ان کی طرف سے مجھے عمارت پر کسی ایکشن کے تاثرات دکھائی نہ دے رہے تھے اس لئے میں نے بھی کوئی ایکشن نہیں لیا تھا اور خاموشی سے تمہارے ساتھ وہاں سے نکل آیا تھا۔ اب تم

پوائنٹ تھری جانے سے بھی گریز کرنا کیونکہ پوائنٹ فائیو کی طرح پوائنٹ تھری بھی دشمنوں کے نظروں میں آ چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ آج کے بعد میری وائٹ اینگل والی شخصیت بھی گم ہو جائے گی"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ٹھیک اسی لمحے وائٹ اینگل نے گاڑی ایک جانب موڑ کر روک دی۔ اسٹیشن آ گیا تھا عمران گاڑی سے اترا اور وائٹ اینگل گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔ عمران اسٹیشن کی حدود میں داخل ہو گیا وہ پوری طرح سے چوکنا [illegible] ہو گیا کہ اس کا تعاقب یا نگرانی نہیں ہو رہی [illegible] وہ پلیٹ فارم پر پہنچ گیا۔ ہائی ایکسپریس روانگی کے لئے تیار تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر اپنی کوچ تلاش کی پھر کوچ کا اندر سے جائزہ لیا اور مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔ سر دست اسے کوئی مشکوک مسافر نظر نہیں آیا تھا۔ وہ ایک ٹی اسٹال پر کھڑا ہو گیا اور اس وقت وہاں سے ہٹا کہ جب ٹرین حرکت میں آ گئی تھی وہ چند قدم دوڑا اور ٹرین میں سوار ہو گیا۔ گاڑی کی رفتار آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ ٹرین کے ساتھ الیکٹرک انجن لگا ہوا تھا اور اس کی رفتار ڈیڑھ سو کلومیٹر فی گھنٹہ تک کی جا سکتی تھی۔

دس منٹ بعد ٹرین کینٹ اسٹیشن کی حدود میں داخل ہوئی اور عمران دروازے میں پہنچ کر نزدیک آتے ہوئے پلیٹ فارم کا جائزہ

لپٹنے لگا۔ پلیٹ فارم خاصا بڑا تھا مگر عمران کی تیز نظروں نے راشد اور اس کے تینوں ساتھیوں کو تلاش کر لیا مگر ان کے ساتھ اسے جولیا نظر نہیں آئی تھی۔ گاڑی رک چکی تھی اور راشد اور اس کے ساتھی عمران والی کوچ سے صرف چند گز دور کھڑے تھے مگر عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ راشد اور اس کے ساتھی پریشان اور تشویش زدہ سے دکھائی دے رہے تھے۔ جلد ہی ان کی پریشانی کی وجہ بھی عمران کی سمجھ میں آ گئی۔ راشد اور اس کے ساتھیوں کے آس پاس چند ایسے افراد نظر آ رہے تھے جو چہرے مہروں سے ہی مشکوک دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے چہروں پر کرختگی اور سرد مہری دکھائی دے رہی تھی۔ ان کی پھولی ہوئی جیبیں دیکھ کر عمران کو یہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ سب مسلح ہیں اور وہ راشد اور اس کے ساتھیوں کے گرد ہی منڈلاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے پلیٹ فارم پر دور تک نظر ڈالی اور یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وائٹ ایگل، راشد سے چند گز دور موجود ہے۔ نہ صرف موجود ہے بلکہ وہ عمران کو خطرے کا سگنل بھی دے رہا تھا۔ عمران نے سر ہلا کر وائٹ ایگل کو اشارہ کیا کہ اس نے سگنل دیکھ لیا ہے لیکن اس کی نظریں اب جولیا کو تلاش کر رہی تھیں۔

جولیا نے اچانک محسوس کیا کہ اس کی چھٹی حس خطرے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ ایسے خطرے کی جو اس کے قریب ہی کہیں موجود ہے مگر وہ نظر نہ آیا تھا۔ فوری طور پر یہ اس کی سمجھ میں نہیں آ سکا تھا۔ اس نے مڑ کر عقب میں دیکھا اور چونک پڑی ایک سیاہ رنگ کی کار ان کی کار کے پیچھے چلی آ رہی تھی اور وہ اس کار کو پہلے بھی کئی بار اپنی کار کے تعاقب میں دیکھ چکی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کا باقاعدہ تعاقب کیا جا رہا ہے۔ وہ راشد سے کچھ کہنے کے لئے مڑی تھی۔ مگر اسی لمحے راشد نے گاڑی روک دی وہ کینٹ اسٹیشن پہنچ چکے تھے انجن بند کر کے راشد اس کی جانب مڑا۔

''آئیں مادام۔ ہم منزل پر پہنچ گئے ہیں''...... راشد نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹکٹ اور کاغذات مجھے دے دو''...... جولیا نے راشد سے کہا۔

''یہ لیں''...... راشد نے ایک لفافہ جولیا کو دے دیا۔

"اب چوکنے ہو کر چلو ہمارے ارد گرد کچھ مشکوک افراد موجود ہیں"...... جولیا نے کہا تو راشد بے اختیار چونک پڑا۔ جولیا نے اشارے سے اسے سیاہ کار کے بارے میں بتایا تو راشد محتاط انداز میں اس کار کی طرف دیکھنے لگا۔ سیاہ کار رک گئی تھی۔ اس کار سے چار لمبے تڑنگے اور انتہائی سخت چہروں والے افراد اترے تھے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ان کی جانب بڑھ رہے تھے۔ جولیا نے راشد کو اشارہ کیا اور وہ تیزی سے مڑ کر پلیٹ فارم کی طرف بڑھ گئے۔ پلیٹ فارم میں داخل ہوتے ہی جولیا نے محسوس کیا کہ راشد کچھ بے چین سا ہے۔

"کیا بات ہے"...... جولیا نے سرگوشی میں پوچھا۔

"باس کی کال ہے شاید"...... راشد نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"باتھ روم میں جا کر اٹنڈ کر لو"...... جولیا نے مشورہ دیا۔

"یہی کرنا پڑے گا۔ تب تک آپ کسی سٹال پر رک کر چائے یا کافی پی لیں"...... راشد نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اپنے ارد گرد نظر رکھنا۔ ان کے ساتھ اور بھی لوگ ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔ تعاقب کرنے والوں میں سے ایک قریب آ کر ان سے کچھ فاصلے پر رک گیا تھا۔ جولیا اسے اندیکھا کرتے ہوئے ایک ٹی سٹال کی طرف بڑھ گئی جبکہ راشد سائیڈ پر بنے ہوئے ٹوائلٹس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جولیا نے ٹی سٹال سے ڈسپوزیبل گلاس میں چائے لی اور سائیڈ میں آ کر ایک پلر کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی اور چائے کے سپ لیتی ہوئی بڑی لاپرواہی سے پلیٹ فارم کا جائزہ لینے لگی اس کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار ٹرین میں سفر کرنے والی ہو۔ وہ چائے پیتے ہوئے نگرانی کرنے والے افراد پر نظر رکھے ہوئے تھی ایک بار جیسے ہی ان میں فاصلہ بڑھا اور دوسرے مسافر درمیان میں آئے وہ راشد کے ساتھیوں کی طرف مڑی۔

"میری بات غور سے سنو"...... جولیا نے ان سے کہا۔

"کیا مطلب"...... ان میں سے ایک نے چونک کر کہا۔

"ہمارا تعاقب اور نگرانی کی گئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ کون ہیں وہ اور کہاں ہیں"...... ان میں سے ایک نے پریشانی کے عالم میں کہا اور بے اختیار ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"خود کو قابو میں رکھو۔ ورنہ تعاقب کرنے والے سمجھ جائیں گے کہ ہم ان کی موجودگی سے آگاہ ہو چکے ہیں پھر شاید وہ کوئی انتہائی قدم اٹھا بیٹھیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ"...... ایک آدمی کے منہ سے نکلا۔

"وہ کتنے ہیں"...... دوسرے آدمی نے پوچھا۔

"چار ہیں۔ میں تم لوگوں سے موقع ملنے پر الگ ہو جاؤں گی"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے سیاہ کار والوں کی اپنے

ساتھیوں کو شناخت کرا دی۔

"اس طرح آپ مزید خطرے میں آ جائیں گی مادام"۔ ایک نے کہا۔

"پرواہ مت کرو ویسے بھی اس وقت ہم خطرے سے دور کب ہیں"...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

"تو پھر آپ......" دوسرے نے کہنا چاہا۔

"میں تم لوگوں سے الگ ہو کر بھی تمہارے قریب ہی رہوں گی۔ وہ قریب آ رہے ہیں اس لئے دوسری باتیں شروع کر دو اور جو میں نے کہا ہے وہ راشد کو بھی بتا دینا"...... جولیا نے کہا۔ واقعی نگرانی کرنے والے ان کے قریب آ رہے تھے۔

"یس مادام"...... ایک نے کہا اور پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے۔ باتیں کرتے ہوئے وہ ٹہل بھی رہے تھے اسی دوران ایک جگہ پھر نگرانی کرنے والے ان سے دور ہو گئے۔ ان کے اور نگرانی کرنے والوں کے درمیان بہت سے مسافر آ گئے تھے جولیا نے اس موقعے سے فائدہ اٹھایا تھا۔ وہ ذرا سا جھکی اور مسافروں کی بھیڑ میں مل کر اکانومی کلاس کے مسافر خانے کی جانب بڑھتی چلی گئی پھر مسافر خانے میں داخل ہو کر اس نے چاروں جانب دیکھا اور ایک جگہ اس کی نظر ٹک گئی۔ یہ ایک لڑکی تھی جس کے پاس ایک شولڈر بیگ رکھا ہوا تھا اور وہ اس میں سے کچھ نکال رہی تھی جس کی وجہ سے بیگ سے کپڑوں کے کئی پیکٹ فرش پر گر پڑے تھے۔

جولیا اس کے پاس ہی جا بیٹھی۔ لڑکی نے اسے دیکھا اور مسکرا دی جواباً جولیا بھی مسکرائی تھی۔

"اکیلی ہو"...... اس لڑکی نے پوچھا۔

"جی ہاں اور آپ"...... جولیا نے جواباً پوچھا۔

"میرے شوہر میرے ساتھ ہیں۔ بچے کو ٹی اسٹال تک لے گئے ہیں"...... اس لڑکی نے کہا۔

"اوہ"...... جولیا نے کہا۔ ایک پیکٹ میں ایک اسکرٹ بلاؤز اور موزے پیک تھے پلاسٹک کی شفاف تھیلی میں سے وہ صاف نظر آ رہے تھے۔ باتوں کے دوران جولیا نے وہ پیکٹ اپنی جانب کھسکا لیا پھر جب وہ سامان رکھنے لگی تو جولیا نے بڑی صفائی سے اس پیکٹ کو اپنی کمر کے پیچھے کر لیا۔ اب مسئلہ تھا پیکٹ کو اپنے بیگ میں رکھنے کا اور اس کا یہ مسئلہ بھی اس طرح حل ہو گیا کہ وہ لڑکی اپنا بیگ اٹھا کر دروازے کی طرف چلی گئی تھی۔ جہاں ایک آدمی ایک چھوٹے بچے کو سنبھالے کھڑا تھا۔ جولیا نے ان کے باہر جاتے ہی پیکٹ بیگ میں رکھ لیا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ دس منٹ بعد باتھ روم سے نکلی تو اس کے جسم پر وہی اسکرٹ بلاؤز اور موزے تھے جو اس نے اڑائے تھے۔ اس نے میک اپ بھی صاف کر دیا تھا اور بالوں کا سٹائل بھی بدل لیا تھا۔ شولڈر بیگ سے کام کی چیزیں اس نے پرس میں رکھ کر اسے باتھ روم ہی میں چھوڑ دیا تھا۔ پھر وہ تیسرے درجے کے مسافر خانے سے نکل ہی رہی تھی کہ

تعاقب کرنے والوں میں سے ایک وہاں داخل ہوا۔ اس نے جولیا کی جانب اچٹتی سی نظر ڈالی اور اندر داخل ہو گیا۔ جولیا پلیٹ فارم پر آ گئی اور اپنے ساتھیوں کے قریب جا کھڑی ہوئی اب وہاں نگرانی کرنے والوں میں سے صرف دو رہ گئے تھے۔ باقی دو شاید اسے تلاش کر رہے تھے۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔ وہ اپنے ساتھیوں کے قریب ہی چند دوسری لڑکیوں کے پاس اس طرح جا کھڑی ہوئی تھی کہ جیسے وہ انہی کی ساتھی ہو اچانک وہاں لاؤڈ سپیکر کی آواز ابھری۔ ٹرین کی آمد کا اعلان کیا جا رہا تھا۔ جولیا نے دیکھا کہ نگرانی کرنے والے چاروں آدمی اس کے ساتھیوں کے گرد اس طرح کھڑے ہو گئے تھے کہ جیسے انہیں گرفتار کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ان سے ذرا دور ہٹی ہی تھی کہ اس نے وائٹ اینگل اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا۔ وہ راشد سے کچھ ہی دور کھڑے ہوئے تھے شاید وائٹ اینگل نے نگرانی کرنے والوں کو تاڑ لیا تھا۔ روانگی کے وقت عمران بھی وائٹ اینگل کے ساتھ تھا تو کیا عمران بھی کینٹ اسٹیشن ہی آ گیا ہے یا نہیں۔ جولیا نے سوچا عمران اس قسم کی حماقت نہیں کر سکتا تھا کہ وہ سٹی کے ٹکٹ پر کینٹ سے سوار ہو کر خود کو مشکوک کرلے۔ پھر یہ وائٹ اینگل یہاں کیسے۔ مگر جولیا کو اس سوال کا جواب نہیں مل سکا تھا کیونکہ گاڑی آ گئی تھی پھر جس کوچ میں جولیا کو سوار ہونا تھا وہ بالکل اس کے سامنے آ کر رکی اور وہ تیزی سے ٹرین میں چڑھ گئی۔ پھر اپنی سیٹ پر بیٹھ کر اس نے باہر جھانکا اسے

عمران کی تلاش تھی اور وہ جلد ہی اسے نظر آ گیا۔ وہ برابر والی کوچ کی کھڑکی سے سر نکالے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جبکہ وائٹ اینگل اور اس کے ساتھی اور راشد اور اس کے ساتھی عمران کی نظروں کے سامنے ہی پلیٹ فارم پر موجود تھے پھر وہ ادھر ادھر کیوں دیکھ رہا تھا۔

''اوہ''...... اچانک وہ چونک پڑی۔ یقیناً وہ اسے نہ پا کر پریشان ہو گا اور اس کی نظریں اس کو تلاش کر رہی ہوں گی۔ یہ سوچ کر جولیا کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی کہ وہ عمران کے برابر موجود تھی اور وہ پلیٹ فارم پر اسے تلاش کر رہا تھا۔ اچانک جولیا نے وائٹ اینگل کو جیب سے رومال نکال کر اپنا چہرہ صاف کرتے دیکھا وہ چہرہ صاف کرتے ہوئے عمران کی طرف متوجہ تھا جیسے وہ اسے کوئی اشارہ کر رہا ہو۔ اس اشارے کا مطلب یہ تھا کہ وہ ایکشن میں آ رہے ہیں جولیا نے عمران کو اثبات میں سر ہلاتے دیکھا۔ گویا اس نے ایکشن میں آنے کی اجازت دے دی تھی۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے وائٹ اینگل کے دو ساتھی وہاں سے چلے گئے۔ جولیا نے ان چاروں کی جانب دیکھا جو اس کے ساتھ آئے تھے۔ وہ اب پوری طرح سے مشکوک افراد کے گھیرے میں تھے اور اب مشکوک افراد کی تعداد چار سے زیادہ ہو گئی تھی۔ شاید انہوں نے مزید ساتھی منگوا لئے تھے۔ ان کی تعداد آٹھ ہو چکی تھی۔ اچانک پلیٹ فارم کے ایک حصے میں ایک زور دار دھماکہ ہوا۔

دھماکے کے ساتھ ہی پلیٹ فارم کے اس حصے میں یکلخت آگ کے شعلے بلند ہوتے چلے گئے پھر اس سے پہلے کہ لوگ کچھ سمجھ پاتے دوسرا دھماکہ ہوا اور پلیٹ فارم پر موجود افراد میں بھگدڑ مچ گئی۔ ٹھیک اسی لمحے گارڈ نے سیٹی دی اور گاڑی آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگی۔

جولیا کی نظریں وائٹ ایگل اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں اور وہ سادہ لباس والوں کو گھور رہا تھا۔ اچانک وائٹ ایگل کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی وہاں فائر کی آواز ابھری اور جولیا نے ایک سادہ لباس والے کو گرتے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی وائٹ ایگل کے ساتھیوں نے ان پر یلغار کر دی تھی۔ اس کے آگے جولیا نہ دیکھ سکی کیونکہ گاڑی نے رفتار پکڑ لی تھی اور وائٹ ایگل کے ساتھیوں اور اس کے درمیان لوگوں کی بھیڑ حائل ہو گئی تھی جو بری طرح بھاگ رہے تھے۔ جولیا نے ٹھنڈا سانس بھرا اور سیٹ پر بیٹھ گئی اب اسے عمران کا انتظار تھا کہ وہ اپنی سیٹ پر آ جائے۔ کچھ دیر بعد عمران نظر آیا تھا مگر وہ اسے اشارہ کرتا ہوا گزرتا چلا گیا جولیا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ عمران نے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا تھا وہ کئی کوچز سے گزر کر ڈائننگ کار تک پہنچ گئے۔ عمران ایک میز کے گرد پڑی کرسی پر بیٹھ گیا تھا جولیا اس کے سامنے سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی۔ ڈائننگ کار زیادہ آباد نہ تھی۔

''تو تم نے مجھے دیکھ لیا تھا''...... جولیا نے ویٹر کے آرڈر لے

جانے کے بعد کہا۔

''اگر دیکھا نہیں ہوتا تو وائٹ ایگل کو ایکشن میں آنے کی اجازت کیوں دیتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''پہلے تم واش روم میں جا کر اپنا میک اپ بدلو۔ اپنے اسی حلیئے میں آ جاؤ جس میں پوائنٹ تھری سے نکلی تھی''...... عمران نے کہا۔

''مگر۔ اس میک اپ میں وہ لوگ مجھے دیکھ چکے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''مجبوری ہے۔ کیونکہ کاغذات پر جو تصویر ہے تمہیں اسی کے مطابق میک اپ کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس طرح ہم خطرے میں پھنس سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''تو اب کون سا ہم خطرے سے باہر ہیں۔ یہاں قدم قدم پر اور ہر جگہ خطرہ ہی خطرہ تو ہے۔ سب سے بڑا خطرہ تو یہ ہے کہ اگر تم نے میری کسی بات سے ناراض ہو کر چلتی ٹرین سے چھلانگ لگا دی تو میں واپس جا کر تنویر کو کیا جواب دوں گا''...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔

''میرا مطلب کچھ اور ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ سمجھا تم اس ڈائننگ کار میں مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو۔ یہاں باراتیوں کا کھانا پینا تو ہو جائے گا لیکن نکاح خواں کا کیا کریں گے۔ وہ کہاں سے آئے گا۔ اگر تمہارا یہی پروگرام تھا تو تم

مجھے پہلے بتا دیتی۔ میں پاکیشیا سے ہی کسی نکاح خواں کو ساتھ لے آتا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"تو کیا تم میری باتوں کو مذاق سمجھ رہی ہو۔ میں سنجیدہ ہوں۔ بے شک میرے چہرے پر دیکھ لو۔ تمہیں میرے چہرے پر چٹانوں کی سی سنجیدگی نہ دکھائی دے تو کہنا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے چہرے پر اس قدر یتیمیت اور مسکینیت طاری کر لی کہ اس کا چہرہ دیکھ کر جولیا نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی۔

"اب تم غیر سنجیدہ ہو رہی ہو۔ تم بھی ہو جاؤ سنجیدہ"...... عمران نے اسے ہنستے دیکھ کر کہا۔

"میں سنجیدہ ہو کر کیا کروں گی"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"مجھ سے شادی"...... عمران نے برجستہ کہا تو جولیا اس کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگی۔ عمران کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں یاس اور امید کی ایک کرن سی چمکی تھی جو فوراً معدوم ہو گئی تھی۔ وہ عمران کا مزاج بخوبی سمجھتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ عمران یہ سب باتیں اس کا دل بہلانے کے لئے کرتا ہے اور اس کی ان باتوں میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔

"فضول باتیں چھوڑو اور کام کی بات کرو"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"شادی سے بڑھ کر کام کی بات کیا ہو سکتی ہے۔ ہم یہاں بیٹھ کر سکون سے اپنے مستقبل کی پلاننگ کر سکتے ہیں۔ یہاں نہ تمہارے چوہے کا ڈر ہے اور نہ مجھے رقیب و روسفید کا۔ ہر طرف سکون ہی سکون ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اسی لمحے ویٹران کے آرڈر کی چیزیں لے آیا اس نے سنیکس کی دو پلیٹیں اور چائے کے برتن میز پر لگائے اور دوسری میز کی جانب بڑھ گیا۔

"میرا مطلب یہ تھا کہ اگر ان لوگوں نے چیکنگ شروع کی تو مجھے دیکھتے ہی پہچان لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ چیکنگ ضرور کریں گے مگر ان سے پہلے گارڈ نے آ کر ہر ایک کا ٹکٹ اور سیٹ نمبر اور کاغذات چیک کر لئے تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ ایک بار گارڈ کو ٹکٹ چیک کر لینے دو اس کے بعد جو مرضی روپ بھر لینا میں تمہیں منع نہیں کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"کاغذات۔ کیا مطلب۔ گارڈ کا کاغذات سے کیا تعلق۔ وہ ٹکٹ کے ساتھ کاغذات کیسے چیک کر سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اسرائیل میں ہر ریلوے گارڈ کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ ٹکٹ کے ساتھ ٹکٹ ہولڈر کا آئی ڈی کارڈ یا پھر غیر ملکی ہونے کی صورت میں اس کے تمام کاغذات بھی چیک کرے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ"...... جولیا کے منہ سے نکلا۔

''اوہ۔ چھوڑو اور جا کر فوراً اپنے پہلے حلیئے میں آ جاؤ۔ گارڈ کسی بھی وقت چیکنگ کے لئے یہاں آ سکتا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چائے پیتے ہی میں جا کر اپنا میک اپ بدل لوں گی''...... جولیا نے چائے بناتے ہوئے کہا۔

''بس تو یہاں سے تم سیدھی باتھ روم جاؤ گی۔ میک اپ کی چھوٹی کٹ تمہارے پرس میں موجود ہے نا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... جولیا نے سر ہلا کر کہا۔

''چاہے پیو ٹھنڈی نہ ہو جائے۔ سو کلو میٹر کی رفتار یہاں بہت زیادہ ہے''...... عمران نے پہلے جولیا کی چائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور پھر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ریگستانی زمین ہے پٹڑی دھنس سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ گاڑی حال ہی میں چلائی گئی ہے۔ ممکن ہے یہ تجرباتی طور پر چلائی جا رہی ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اسرائیل بہت تیزی سے ترقی بھی کر رہا ہے اور وسعت بھی اختیار کرتا جا رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں اور اس کی وجہ بھی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ایکریمیا کی آمدنی کا تیس فیصد سے زیادہ حصہ اور بھر پور

تعاون اسرائیل کی ترقی کا راز ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ تو سب جانتے ہیں۔ ورنہ فوج اور آبادی سمیت اسرائیل کی عددی طاقت جتنی ہے اتنی مصر اور شام کی صرف فوج ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں مگر چونکہ ایکریمین ایجنسیاں ہر لمحہ اسرائیل کو مصر، شام اور اردن سمیت سارے عرب ممالک کی فوجی قوت اور اہم ترین رازوں سے آگاہ کرتی رہتی ہیں اس لئے وہ ان سب پر بھاری رہتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''مگر...'' جولیا نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن وہ جملہ پورا نہ کر سکی اور اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور نظریں ابھی ابھی ڈائننگ کار میں داخل ہونے والے چند افراد پر جم کر رہ گئیں پھر آنے والوں کی نظر جولیا پر پڑیں اور ان کے لبوں پر یکلخت انتہائی خونخوار سی مسکراہٹ دوڑتی چلی گئی۔

میجر ہارلس نے کینٹ اسٹیشن پہنچ کر کار پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے اتر کر تیزی سے اسٹیشن کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

اسٹیشن میں داخل ہوتے ہی وہ پلیٹ فارم کی طرف بڑھا۔ اس وقت تک ٹرین پلیٹ فارم پر لگ چکی تھی اور اس کی روانگی کا وقت ہو چکا تھا۔ میجر ہارلس پلیٹ فارم میں داخل ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے ٹرین نے وسل دی اور پھر گارڈ کے سبز جھنڈی لہراتے ہی ٹرین حرکت میں آ گئی۔ ٹرین کو حرکت میں آتے دیکھ کر میجر ہارلس بے چین سا ہو گیا۔ وہ انتہائی بے چینی سے پلیٹ فارم پر موجود روسٹن اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہا تھا۔ اچانک پلیٹ فارم کے ایک حصے میں زور دار دھماکہ ہوا اور وہاں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے پھر اس سے پہلے کہ مسافر کچھ سمجھتے دوسرا دھماکہ ہوا اور آگ پھیلتی چلی گئی اس کے ساتھ ہی پلیٹ فارم پر بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔

اسی لمحے روسٹن اور اس کا ایک ساتھی دوڑتا ہوا تیزی سے میجر

ہارلس کی طرف آیا۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں میجر ہارلس کے نزدیک پہنچتے اچانک ایک طرف سے فائر ہوا اور روسٹن کے ساتھ بھاگ کر آنے والے آدمی کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ ایک بار پھر فائر ہوا۔ اس بار میجر ہارلس کو یوں محسوس ہوا جیسے گولی اس کے کان کے قریب سے سائیں کی آواز کے ساتھ نکل گئی ہو۔ میجر ہارلس نے فوراً خود کو نیچے گرایا ہی تھا کہ دوبارہ فائر ہوا اور اس کے بعد گویا فائر کرنے والوں نے اندھا دھند گولیاں برسانی شروع کر دی تھیں جس کی زد میں آ کر اس کے ساتھیوں سمیت کئی آدمی زمین پر گر پڑے اور پھر بھاگنے والوں کی ایک بھیڑ ان سے ٹکرائی اور میجر ہارلس کو ایسا لگا جیسے اس پر ٹنوں بوجھ لاد دیا گیا ہو۔ چند لمحے وہ کچلا جاتا رہا پھر جب اس بوجھ سے نجات ملی تو اس کا حلیہ خراب ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھیوں میں سے کئی اب زندگی کی بازی ہار چکے تھے جبکہ مشکوک افراد میں سے ایک بھی وہاں موجود نہیں تھا۔ میجر ہارلس بے بسی سے دانت پیس کر رہ گیا تھا۔ پلیٹ فارم پر لگی آگ بجھائی جا رہی تھی۔ اس نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو ہدایت دے کر اسٹیشن سے باہر کھڑی وائرلیس وین کی جانب بھیج دیا اور خود ان کی جانب متوجہ ہوا جو مشکوک افراد کی نگرانی کر رہے تھے۔ میجر ہارلس نے ایک آدمی کو اپنے قریب بلا تو وہ تیزی سے اس کے پاس آ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"جیرم۔ میرا نام جیرم ہے باس"...... نوجوان نے کہا۔

"ان لوگوں میں کوئی لڑکی نہیں تھی۔ جبکہ روشن نے وائرلیس پر کسی لڑکی کی موجودگی کے بارے میں اطلاع دی تھی"...... میجر ہارلس نے جیرم سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ہم بھی لڑکی کی تلاش میں ہیں"...... جیرم نے کہا۔

"کہاں گئی وہ لڑکی"...... میجر ہارلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ ایک جگہ بھیڑ سے فائدہ اٹھا کر اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئی تھی اور پھر نظر نہیں آئی"...... جیرم نے کہا۔

"اسے تلاش نہیں کیا گیا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"کیا تھا جناب مگر وہ کہیں نہیں ملی۔ باس روشن کا خیال تھا کہ وہ یا تو اسٹیشن سے نکل گئی ہے یا پھر وہ ٹرین میں چلی گئی ہے"...... جیرم نے کہا۔

"روشن ہے کہاں"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ وہ اس لڑکی کو ہی تلاش کرنے دوسرے پلیٹ فارم کی جانب گئے تھے یا پھر ہو سکتا ہے کہ وہ لڑکی کے پیچھے ٹرین میں چلے گئے ہوں"...... جیرم نے کہا۔

"تب تو اسے بھی تلاش کرنا پڑے گا"...... میجر ہارلس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جیرم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اپنے ساتھیوں کی لاشیں اٹھاؤ اور واپس چلے جاؤ۔ روشن کو میں خود ڈھونڈ لیتا ہوں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... جیرم نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر ہارلس کو دوسرے پلیٹ فارم سے روشن نکل کر اس طرف آتا دکھائی دیا۔

"تم کہاں چلے گئے تھے۔ نانسنس"...... میجر ہارلس نے اسے دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اس لڑکی کو تلاش کر رہا تھا باس۔ وہ اچانک جس طرح میرے ساتھیوں کو ڈاج دے کر نکل گئی تھی۔ مجھے شک تھا کہ وہ دوسرے پلیٹ فارم کی طرف نہ چلی گئی ہو کیونکہ اس پلیٹ فارم کی نسبت دوسرے پلیٹ فارم پر زیادہ رش تھا لیکن دھماکے ہوتے ہی سب اسٹیشن سے نکل گئے تھے"...... روشن نے کہا۔

"تو کیا وہ لڑکی بھی وہاں سے نکل گئی ہے یا پھر وہ ٹرین میں سوار ہو کر یہاں سے فرار ہو گئی ہے"...... میجر ہارلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر وہ ٹرین میں سوار ہوئی ہے تو کوئی فکر نہیں ہے۔ ٹرین میں میرے آدمی موجود ہیں۔ وہ تمام کوچز کو چیک کر کے اسے ڈھونڈ لیں گے لیکن اگر وہ اسٹیشن سے نکل گئی ہے تو پھر ہمیں اسے نئے سرے سے تلاش کرنا پڑے گا"...... روشن نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم سے کہا تھا کہ کوشش کرنا کہ تم یا تمہارا کوئی آدمی ان

کی نظروں میں نہ آئے۔ پھر نجانے تم سے کیسے بے احتیاطی ہو گئی''...... میجر ہارلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''شاید انہوں نے ہمارا تعاقب چیک کر لیا تھا یا پھر ہم جیسے ہی اسٹیشن میں داخل ہوئے انہوں نے ہمیں دیکھ لیا''...... روشن نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ دھماکے کس نے کئے ہیں۔ کچھ پتہ چلا اس کا''...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''نو باس۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے وہاں بم پہلے سے ہی پلانٹ کر دیے گئے تھے جنہیں ہماری توجہ ہٹانے کے لئے بلاسٹ کیا گیا ہے''...... روشن نے کہا۔

''کیا وہ ریموٹ کنٹرولڈ بم تھے''...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''لیس باس''...... روشن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کتنا نقصان ہوا ہے بموں سے''...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''بم پلیٹ فارم سے ہٹ کر بلاسٹ ہوئے ہیں۔ پلیٹ فارم کے دو حصوں کو نقصان پہنچا ہے اور چند افراد زخمی ہوئے ہیں''۔ روشن نے کہا۔

''کوئی ہلاکت تو نہیں ہوئی''...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''نو باس۔ پریشر بم تھے جنہوں نے صرف آگ لگائی تھی اور بس''...... روشن نے جواب دیا۔

''اب ٹرین میں کتنے افراد ہیں جو اس لڑکی یا مشکوک افراد کو

چیک کر سکتے ہیں''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''چھ افراد ہیں باس۔ میں نے انہیں ہدایات دے کر ٹرین میں سوار کیا تھا۔ اگر وہ لڑکی ٹرین میں ہوئی تو میرے آدمیوں کی نظروں سے نہیں چھپ سکے گی''...... روشن نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر اس لڑکی نے ٹرین کے واش روم میں جا کر لباس اور میک اپ بدل لیا تو''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''تب بھی میرے آدمی اسے پہچان لیں گے۔ میرے آدمیوں نے آنکھوں میں وائٹ لینز لگائے ہوئے ہیں جن سے میک اپ کی فوراً پہچان کی جا سکتی ہے''...... روشن نے کہا۔

''اوکے۔ اب چلو یہاں سے۔ ہم بھی اس ٹرین کے پیچھے جائیں گے''...... میجر ہارلس نے کہا تو روشن چونک پڑا۔

''ٹرین کے پیچھے۔ کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... روشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم ہیلی کاپٹر منگواؤ۔ پھر تمہیں خود ہی میری باتوں کی سمجھ آ جائے گی''...... میجر ہارلس نے منہ بنا کر کہا تو روشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پلیٹ فارم پر زیادہ تباہی نہ ہونے کے باوجود ابھی تک ہڑبونگ مچی ہوئی تھی۔ لوگ پاگلوں کی طرح چیختے چلاتے ہوئے بھاگ رہے تھے۔ اسٹیشن کے باہر انتظامیہ نے دھماکوں کی وجہ سے ہلاکتوں اور زخمیوں کو مدِ نظر رکھ کر بہت سی ایمبولینس منگوالی تھیں جن کے سائرن دور سے ہی گونجتے سنائی دے رہے تھے۔

میجر ہارلس نے روشن کو ساتھ لیا اور پھر وہ دونوں اسٹیشن سے نکلتے چلے گئے۔

"کیا تم یقین سے کہہ سکتے ہو کہ وہ لڑکی عمران کی ساتھی جولیا ہی تھی"...... میجر ہارلس نے ساتھ چلتے ہوئے روشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ ہم اس عمارت سے شروع سے ہی ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ وہ لڑکی یقیناً جولیا ہی تھی"...... روشن نے کہا۔

"اور عمران۔ اس کا پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"نو باس۔ لیکن وہ بھی ان کے ساتھ ہو گا۔ ایک بار اس لڑکی کا پتہ چل جائے کہ وہ کہاں ہے تو اسے پکڑ کر ہم عمران کے بارے میں معلوم کر لیں گے کہ وہ کہاں ہے"...... روشن نے کہا۔

"ہونہہ۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر عمران اور جولیا نے ٹرین سے جانے کا فیصلہ کیوں کیا تھا۔ تل ابیب سے نکلنے کے اور بھی تو بہت سے راستے تھے۔ انہوں نے آسان راستے چھوڑ کر ٹرین ہی کیوں منتخب کی"...... میجر ہارلس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"شاید ان کا خیال تھا کہ ہم آمدورفت کے دوسرے ذرائع پہ نظر رکھیں گے اور ان کے ٹرین میں سفر کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکیں گے"...... روشن نے کہا۔

"ہاں۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو"...... میجر ہارلس نے اثبات میں سر

ہلا کر کہا۔

"تم فوراً ہیڈ کوارٹر کال کرو اور ہیلی کاپٹر تیار رکھنے کا کہو۔ ہم ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی ہیلی کاپٹر میں ہائی ایکسپریس کے پیچھے جائیں گے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا۔

"ٹرین جا کہاں رہی ہے"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"اطاقہ"...... روشن نے جواب دیا۔

"ٹرین کے گارڈ کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی معلوم ہے تمہیں"۔ میجر ہارلس نے کہا۔

"نو باس۔ لیکن ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی میں متعلقہ سیکشن فون کر کے گارڈ کا نام اور اس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بھی حاصل کر لوں گا"...... روشن نے کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ اطاقہ تک پہنچنے سے پہلے ٹرین کہاں کہاں رکتی ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا اور پھر ہائی ایکسپریس جن اسٹیشنوں پر رکتی تھی اس نے میجر ہارلس کو ان اسٹیشنوں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"ان علاقوں میں موجود اپنے آدمیوں کو کال کر کے اسٹیشن پہنچنے کا حکم دو۔ اگر ہمیں ٹرین تک پہنچنے میں دیر ہو گئی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ عمران اور جولیا اطاقہ جانے کی بجائے راستے میں ہی کہیں

ڈراپ ہو جائیں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور ہیڈ کوارٹر کال کر کے ہیلی کاپٹر تیار رکھنے کا کہا اور پھر وہ ان علاقوں میں موجود جی پی فائیو کے سیکرٹ سیکشن کے افراد کو کال کر کے میجر ہارلس کے احکامات دینے لگا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو رہے تھے۔ ہیڈ کوارٹر کے ایک حصے میں ہیلی پیڈ موجود تھا جہاں ایک طاقتور اور انتہائی تیز رفتار ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ میجر ہارلس کے کہنے پر روشن کار ہیلی پیڈ کے قریب لیتا چلا گیا۔ ہیلی کاپٹر کے پاس پائلٹ کی وردی میں ایک نوجوان کھڑا تھا اور ہیلی کاپٹر کے قریب [illegible] مسلح افراد مستعد کھڑے تھے۔

ہیلی پیڈ کے پاس پہنچتے ہی روشن نے کار روکی تو میجر ہارلس کار سے اتر کر باہر آ گیا۔ روشن بھی کار سے نکل آیا۔

"اپنے ساتھ چھ سات مسلح افراد کو لے لو اور اندر جا کر سب سے پہلے متعلقہ سیکشن سے ٹرین کے گارڈ کا نام اور اس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی معلوم کرو۔ اس کے بعد تمہیں گارڈ سے بات کرنی ہے اور اسے ہماری ٹرین میں آمد کا بھی بتانا ہے"...... میجر ہارلس نے کہا تو روشن نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔

ہارلس تیز تیز چلتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا۔ اسے ہیلی کاپٹر

کی طرف آتے دیکھ کر پائلٹ اپنی سیٹ پر جا بیٹھا تھا اور اس نے ہیلی کاپٹر کو اسٹارٹ کرنا شروع کر دیا تھا۔ میجر ہارلس سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں روشن اور اس کے ساتھ سات مسلح افراد ہیلی کاپٹر کی پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔

"چلو"...... ان سب کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے ہی میجر ہارلس نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ بلند کرنا شروع کر دیا۔

"ہائی ایکسپریس کا روٹ معلوم ہے"...... میجر ہارلس نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس باس۔ وہ تقریباً اسی علاقے والی ریلوے لائن پر چلتی ہے اور میں اس سے بخوبی واقف ہوں"...... پائلٹ نے جواب دیا۔

"پہلے بھی اس طرف گئے ہو"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس۔ اُردن سے جنگ کے دوران میری ڈیوٹی اسی محاذ پر تھی"...... پائلٹ نے کہا۔

"گڈ شو۔ ہمیں ہائی ایکسپریس کے پہلے اسٹاپ پر پہنچنے سے پہلے ہی اسے پکڑنا ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں پکڑ لوں گا"...... پائلٹ نے کہا اور میجر ہارلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پائلٹ نے بلندی پر لاتے ہی ہیلی کاپٹر موڑا اور پھر وہ تیزی سے اسے آگے بڑھاتا لے گیا۔ ہیلی کاپٹر کی بڑھتی ہوئی رفتار کے ساتھ ہی میجر ہارلس کا

دماغ بھی بڑی تیزی سے حالات کا جائزہ لے رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اس نے یہ قدم اٹھا کر صحیح کیا یا غلط۔ اگر جولیا اور عمران ٹرین میں نہ ملے تو وہ کرنل ڈیوڈ کو کیا جواب دے گا۔ اس نے جس اعتماد سے یہ قدم اٹھایا تھا اس کا کیا بنے گا۔ وہ سوچتا رہا اور وقت گزرتا رہا۔ اس کے ذہن میں مختلف سوالات پیدا ہو رہے تھے جبکہ دل کہہ رہا تھا کہ اس کا اقدام صحیح ہے جولیا اور عمران گاڑی میں ہی ہوں گے ان کے پاس ٹرین میں سوار ہونے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا اگر ہوتا تو وہ اسٹیشن کا رخ کیوں کرتے۔

"روشن!"...... میجر ہارلس نے روشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... روشن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹرین کے گارڈ کا نام اور اس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی معلوم کی ہے تم نے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس۔ گارڈ کا نام سٹون ہے۔ اس کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی معلوم کر کے میں نے اس سے بات بھی کر لی ہے۔ وہ ہماری ہر ممکن مدد کرنے کے لئے تیار ہے"...... روشن نے کہا تو میجر ہارلس نے اثبات میں سر ہلایا اور خاموش ہو گیا۔ پائلٹ نے ریلوے ٹریک دیکھی اور پھر وہ اس ٹریک کے اوپر ہیلی کاپٹر اڑانے لگا۔ تقریباً بیس منٹ بعد ٹریک پر دور ایک ٹرین جاتی ہوئی دکھائی دی۔

"سر ٹرین نظر آنے لگی ہے"...... پائلٹ نے میجر ہارلس سے مخاطب ہو کر کہا تو میجر ہارلس چونک کر ہیلی کاپٹر کی ونڈ سکرین سے

ٹرین دیکھنے لگا۔ ٹرین کی رفتار بے حد تیز تھی اور وہ ٹریک پر تیزی سے دوڑ رہی تھی۔ چونکہ یہ الیکٹرک ٹرین تھی اس لئے وہ ہیلی کاپٹر ٹرین کی چھت پر نہیں اتار سکتے تھے۔ میجر ہارلس نے سر ہلایا اور پائلٹ کو ہدایت دینے لگا۔ پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر، ٹرین کے قریب لے گیا۔ ٹرین کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹر ٹرین کی ہی رفتار سے اس کی آخری کوچ کے اوپر اڑ رہا تھا۔ ٹرین کے ایک جانب بجلی کے پول تھے جن کے اوپری حصوں میں لگے تار چھجے کی طرح ٹرین پر جھکے ہوئے تھے جبکہ ٹرین کا دوسری طرف بالکل صاف تھا اور ہیلی کاپٹر اس طرف سے بھی ٹرین کے نزدیک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میجر ہارلس اس بات کو جانتا تھا اسی لئے اس نے پائلٹ کو ہدایت دی تھیں۔ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر ایک سائیڈ پر کیا اور رسی کی سیڑھی نیچے کی جانب لٹکاتا چلا گیا۔ رسی کی سیڑھی گارڈ کے ڈبے کے سامنے صاف سائیڈ پر لٹکنے لگی فوراً ہی میجر ہارلس سیٹ سے اٹھا اور اپنے ساتھیوں کو ہدایات دے کر سیڑھی پکڑ کر لٹکا اور نیچے اترتا چلا گیا۔ آخری کوچ ٹرین کے گارڈ کی تھی۔ اس نے شاید ہیلی کاپٹر کو دیکھ لیا تھا۔ وہ ٹرین کی کھڑکی سے سر نکالے ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھ رہا تھا پھر اس نے ہیلی کاپٹر سے سیڑھی لٹکتے دیکھ کر کھڑکی سے سر ہٹایا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے کوچ کا دروازہ کھول دیا۔

دروازہ دیکھ کر میجر ہارلس نے دروازے کی سیدھ میں سیڑھی کو جھولا سا دیا۔ جیسے ہی سیڑھی دروازے کے قریب ہوئی وہاں کھڑے ہوئے گارڈ نے یکلخت دونوں ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا دوسرے ہی لمحے میجر ہارلس کوچ میں تھا۔ گارڈ کافی ذہین معلوم ہوتا تھا۔ اس نے اپنے سینے پر ایک رسی باندھی ہوئی تھی جس کا ایک سرا اس نے عقب میں موجود ٹرین کے ایک راڈ سے باندھ رکھا تھا۔ یہ اقدام اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر سیڑھی کے رسی سے لٹکنے والے شخص کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنے کے لئے کیا تھا تاکہ وہ جب جھپٹا مارے تو اس کے پاؤں نہ اکھڑ جائیں اور وہ چلتی ہوئی تیز رفتار ٹرین سے نیچے نہ گر سکے۔

''ویل ڈن''...... میجر ہارلس نے گارڈ کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا تو گارڈ کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ روشن اور اس کے ساتھی رسی کی سیڑھی سے لٹکتے ہوئے نیچے آئے تو گارڈ نے ایک ایک کر کے انہیں بھی پکڑ کر اندر کر لیا۔ ان کے کوچ میں پہنچنے کے بعد پائلٹ نے سیڑھی اوپر کھینچ لی اور ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

''مجھے آپ کا وائرلیس پیغام مل گیا تھا جناب اور میں آپ کا منتظر تھا''...... گارڈ نے میجر ہارلس سے کہا۔

''ٹرین کے ساتھ کتنی کوچز ہیں''...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''دس ہیں جناب''...... گارڈ نے جواب دیا جس کا نام روشن

نے ستون بتایا تھا۔

''سب اپنی آنکھوں پر وائٹ گلاسز والے چشمے لگا لو۔ ان چشموں سے تمہیں علم ہو جائے گا کہ کون سا مسافر میک اپ میں ہے''...... میجر ہارلس نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا کر جیبوں سے سفید شیشوں والے چمکدار چشمے نکالے اور آنکھوں پر لگا لئے۔ میجر ہارلس نے بھی ایسا ہی ایک چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگا لیا۔

''چلو۔ ہمیں ایک ایک مسافر کو چیک کرنا ہے''...... میجر ہارلس نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ گارڈ کی کوچ سے نکل کر پسنجر کوچ میں پہنچے۔ دو آدمیوں نے اس کوچ کے مسافروں کو چیک کرنا شروع کر دیا جبکہ میجر ہارلس، روشن اور ان کے باقی ساتھی آگے بڑھتے چلے گئے۔ ہر کوچ میں جاتے ہوئے ان کے دو دو ساتھی رک جاتے تھے اور وہ آگے بڑھ جاتے تھے۔ راستے میں ان کے وہ ساتھی بھی مل گئے جو پہلے سے ہی ٹرین میں سوار تھے اور مسافروں کو چیک کر رہے تھے۔

''کچھ پتہ چلا''...... روشن نے ان میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نو باس۔ ٹرین میں خاصا رش ہے۔ ایک ایک آدمی کو چیک کرنا خاصا مشکل ہو رہا ہے''...... اس آدمی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم سب دو دو کی ٹولیاں بنا لو اور ہر کوچ میں جا

کر چیکنگ کرو"...... میجر ہارلس نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دو آدمیوں کو کوچز میں چھوڑتے ہوئے میجر ہارلس اور روشن آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ وہ وہاں موجود ایک ایک مسافر کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ جب وہ لوگ دوسری کوچ تک پہنچے تو میجر ہارلس کے ساتھ چار آدمی رہ گئے تھے جن میں ایک روشن تھا اور باقی تین مسلح افراد۔

"تم اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لے جاؤ اور پچھلی دو کوچز چیک کرو"...... میجر ہارلس نے روشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... روشن نے سر ہلا کر کہا۔

"اور تم میرے ساتھ رہو گے"...... میجر ہارلس نے آخری آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

روشن اور اس کے دو ساتھی آگے بڑھ گئے اور میجر ہارلس ایک مسلح آدمی کے ساتھ ڈائننگ کار کی راہداری میں آگے بڑھا اور دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے وہاں موجود افراد کا جائزہ لیا۔ پھر ایک لڑکی پر نظر پڑتے ہی وہ چونک پڑا اور دوسرے لمحے اس کے ہونٹوں پر یکلخت انتہائی خونخوار مسکراہٹ ابھرتی چلی گئی۔ لڑکی کے ساتھ ایک نوجوان تھا۔ لڑکی نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو میجر ہارلس نے اس کے چہرے پر یکلخت بدحواسی اور پریشانی کے تاثرات دیکھے جیسے لڑکی نے اسے پہچان لیا ہو۔

"زیادہ حیرت ظاہر مت کرو"...... اچانک عمران کی سرگوشی ابھری اور جولیا یکلخت چونک کر سنبھل گئی۔

"کیا تم نے بھی انہیں پہچان لیا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیا یہ انہی لوگوں میں سے ایک ہے جنہوں نے تمہیں پلیٹ فارم پر گھیرا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... جولیا نے کہا۔

"خود کو نارمل رکھو۔ وہ ہماری طرف آ رہے ہیں"...... عمران نے کن انکھیوں سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے وہ آدمی تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب آ گیا۔ اس کے ساتھ دوسرے آدمی کے ہاتھ میں مشین گن تھی جس کا رخ اس نے ان کی طرف کر رکھا تھا۔

"ہیلو مس جولیا"...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو جولیا چونک کر

ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب۔ کون جولیا۔ میرا نام جولیا نہیں کیتھرین ہے"۔ جولیا نے اس کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

"میرا نام میجر ہارلس ہے مس جولیا اور تم مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی۔ میں نے دیکھ لیا ہے تم میک اپ میں ہو اور میک اپ کے پیچھے مجھے تمہارا اصلی چہرہ واضح دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے یہ مہارت حاصل ہے کہ میں میک اپ زدہ چہرے کو آسانی سے پہچان سکوں"...... میجر ہارلس نے اسی انداز میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک تھی۔

"مگر......" جولیا کچھ کہتے کہتے رک گئی۔ کیونکہ عمران نے میز کے نیچے سے اس کے پیر پر پیر رکھ دیا تھا یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ بات ختم کر دے۔

"اور مسٹر تم۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو تم یقیناً علی عمران ہی ہو سکتے ہیں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"آپ کا اندازہ ٹھیک ہے میجر اوہ ہپ۔ میرا مطلب ہے مارجن۔ تن تن۔ نہیں وہ کیا کہتے ہیں۔ ہاں یاد آیا میجر صاحب۔ کیا نام بتایا آپ نے میجر پارسل"...... عمران نے مہذبانہ انداز سے کہا۔

"میجر پارسل نہیں۔ میرا نام میجر ہارلس ہے"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ آئی ایم سوری میجر ہارلس۔ میری یادداشت تھوڑی کمزور ہے۔ میں اکثر نام بھول جاتا ہوں"...... عمران نے دانت نکال کر کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے ہمیں ڈاج دینے اور جھوٹ بولنے کی کوشش نہیں کی"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یہ ننھی سی بچی ہے۔ چھوٹا سا دل ہے بے چاری کا۔ اس بے چاری کو شاید سمجھ آ گیا ہے کہ اب ہمارا آپ کی گرفت سے نکل جانا ممکن نہیں ہے اس لئے میں نے سوچا کہ سچ بول دینا ہی اچھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم شاید خود کو بہت ذہین اور سمارٹ سمجھتے ہو"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے کب کہا کہ میں خود کو ذہین سمجھتا ہوں البتہ میں سمارٹ ہوں یا نہیں یہ مجھ سے بہتر جولیا بتا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب اپنا منہ بند کرو اور ہمارے ساتھ چلو"...... میجر ہارلس نے سرد لہجے میں کہا۔

"ارے۔ اتنی جلدی۔ ابھی تو ہم نے لنچ بھی نہیں کیا۔ میں تو کہتا ہوں کہ آپ بھی ہمارے ساتھ تشریف رکھیں مل بیٹھ کر لنچ کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ لنچ کے لئے ہمارے پاس رقم کم پڑ جائے۔ ایسی صورت میں آپ ہماری مدد تو کر سکتے ہیں"...... عمران

نے کہا تو میجر ہارلس غرا کر رہ گیا۔

"تمہاری بھلائی اسی میں ہے عمران کہ تم اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور ہمارے ساتھ چلو۔ ورنہ......" میجر ہارلس نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"ورنہ۔ یہ ورنہ کیا ہے"...... عمران نے معصومیت سے پوچھا۔

"کرنل ڈیوڈ نے تمہارے اور تمہارے تمام ساتھیوں کے ڈیتھ وارنٹ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ ہمیں حکم ہے کہ تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دی جائے۔ یہ میری شرافت ہے کہ میں تمہیں زندہ رہنے کا موقع دے رہا ہوں۔ اس لئے میرے ساتھ حماقت آمیز باتیں مت کرو۔ سمجھے تم"...... میجر ہارلس نے کہا۔ اس کا لہجہ انتہائی سخت اور سرد مہرانہ تھا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ کیا مطلب۔ کیا تم کرنل ڈیوڈ کے لئے کام کرتے ہو لیکن وہ تو جی پی فائیو کا سربراہ تھا۔ کیا اس نے جی پی فائیو چھوڑ دی ہے اور وہ ڈی ایجنسی میں آ گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ کرنل ڈیوڈ جی پی فائیو کا ہی چیف ہے۔ اگر تم سمجھ رہے ہو کہ ہمارا تعلق ڈی ایجنسی سے ہے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ ہم جی پی فائیو سے ہی تعلق رکھتے ہیں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"اوہ۔ تو ڈی ایجنسی کے ساتھ ساتھ اب جی پی فائیو بھی ہمارے پیچھے لگ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈی ایجنسی کو تمہارے راستے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اب تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار ہمارے پاس ہے صرف ہمارے پاس"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"کیوں۔ ڈی ایجنسی کو ہمارے راستے سے کیوں ہٹایا گیا ہے"...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں تمہارے سوالوں کے جواب دینے کے لئے نہیں آیا نانسنس"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"تو کس لئے آئے ہو۔ اگر چائے کافی پینی ہے تو بتاؤ۔ اس کی پیمنٹ میں کر دوں گا۔ ڈائننگ کار خالی ہے۔ کہیں بھی بیٹھ جاؤ"...... عمران نے کہا تو میجر ہارلس کا رنگ سرخ ہو گیا۔

"میں تمہیں لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں عمران۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ......" میجر ہارلس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔ اس کے ہاتھوں میں ریوالور دیکھ کر ڈائننگ کار میں بیٹھے ہوئے افراد خوفزدہ ہو گئے۔

"ارے باپ رے۔ تم تو سچ مچ غصے میں آ گئے۔ چلو ڈیئر۔ انہیں شاید ہمارا اکٹھے بیٹھ کر کھانا پینا پسند نہیں آیا۔ یہ ہمیں اپنے ساتھ شاہی مہمان خانے میں لے جانا چاہتے ہیں اور وہیں ہمارے لئے قیام و طعام کا بندوبست کرنا چاہتے ہیں۔ کیوں میجر ہرکولیس صاحب"...... عمران نے پہلے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر میجر

ہارلس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میجر ہارلس"...... اپنا نام بگڑتے دیکھ کر میجر ہارلس نے غرا کر اپنے نام کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ میجر چارلس"...... عمران نے کہا تو میجر ہارلس اسے گھور کر رہ گیا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہوا تو جولیا بھی ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

"اگر تم دونوں کے پاس اسلحہ ہے تو وہ ہمارے حوالے کر دو"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ہم شریف لوگ ہیں۔ اسلحہ کا ہم سے کیا کام"...... عمران نے کہا تو میجر ہارلس اسے گھور کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو یہاں سے"...... میجر ہارلس نے کچھ سوچ کر کہا۔

"چلتی ٹرین سے دھکا تو نہیں دے دو گے ہمیں"...... عمران نے اس کی طرف دیکھ کر خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ضرورت پڑی تو میں ایسا بھی کر سکتا ہوں"...... میجر ہارلس نے روکھے پن سے کہا۔

"اور ضرورت نہ پڑی تو"...... عمران نے کہا تو میجر ہارلس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب چپ چاپ چلو"...... میجر ہارلس نے انتہائی سرد لہجے میں

کہا۔

"جو حکم ماسٹر صاحب۔ آپ کہیں تو میں ہونٹوں پر انگلی رکھ لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے واقعی ہونٹوں پر انگلی رکھ لی۔ میجر ہارلس کا عمران کی احمقانہ حرکتوں پر خون کھول رہا تھا لیکن وہ وہاں موجود افراد کے سامنے بے بس تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ عمران اور جولیا کو اسی جگہ گولیاں مارے۔ عمران اور جولیا کے پاس اسلحہ ہو سکتا تھا۔ ڈائننگ کار میں جو افراد تھے ان کے ساتھ ساتھ ٹرین کو بھی نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے وہ انتہائی تحمل اور بردباری سے کام لے رہا تھا۔

عمران اور جولیا آگے بڑھے تو ان کے پیچھے مشین گن بردار آدمی اور میجر ہارلس ان کے پیچھے چلنے لگا۔ میجر ہارلس انہیں لے کر ایک کیبن میں آ گیا۔ اس نے اس کوچ میں موجود دو مسلح افراد کو اشارے سے قریب بلا لیا۔ قریب آنے پر اس نے دونوں مسلح افراد کو کیبن کے باہر کھڑا رہنے کا کہا اور ایک آدمی کے ساتھ کیبن میں آ کر اس نے کیبن کا دروازہ بند کر لیا۔

"بیٹھ جاؤ"...... میجر ہارلس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو ہونقوں کی طرح کیبن کو دیکھ رہا تھا۔

"صرف میں یا ہم دونوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو میجر ہارلس غرا کر رہ گیا۔

"دونوں بیٹھو"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا تو عمران اور جولیا

سامنے سیٹ پر بیٹھ گئے۔ میجر ہارلس ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں عمران کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''ہاں تو علی عمران کیا ہمیں یہاں دیکھ کر تمہیں حیرت نہیں ہوئی''..... میجر ہارلس نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہوئی ہے جناب۔ بہت زیادہ ہوئی ہے بلکہ میں تو آپ کو دیکھ کر حیرت کے سمندر میں قلابازیاں کھا رہا ہوں۔ ہم آپ کو اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر چھوڑ آئے تھے پھر اچانک وہاں سے تیز رفتار ٹرین میں آپ کا اچانک ظاہر ہونا میرے لئے تو انتہائی تعجب کی بات ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ جادوگر ہوں اور جادو کے زور سے اسٹیشن سے غائب ہو کر چلتی ہوئی تیز رفتار ٹرین میں آ گئے ہوں''..... عمران نے کہا تو میجر ہارلس کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ آ گئی۔

''ہونہہ۔ میں جادوگر نہیں ہوں اور یہ حیرت تمہارے لئے ہے ہمارے لئے نہیں''..... میجر ہارلس نے کہا۔

''میں سمجھا نہیں''..... عمران نے کہا۔

''ہم لوگ ہر وقت، ہر لمحے، ہر خطرے اور ہر ایکشن کے لئے تیار رہتے ہیں۔ بس جیسے ہی ہمیں یہ احساس ہوا کہ تم لوگ ٹرین میں جا چکے ہو ہم ہیلی کاپٹر سے یہاں پہنچ گئے''..... میجر ہارلس نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر۔ اوہ۔ تو آپ اُڑتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں''۔

عمران نے مخصوص انداز میں اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں اب یہ بتاؤ کہ فائل کہاں ہے جو تم نے ماسٹر لاکرز کے سیکرٹ لاکر سے اڑائی ہے''..... میجر ہارلس نے کہا۔

''فائل۔ کون سی فائل۔ میں نے کوئی فائل نہیں اڑائی''۔ عمران نے ہکلا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تم نے ڈاکٹرز کارلس کے سیکرٹ لاکر کو توڑ کر وہاں موجود فائلوں اور دستاویزات کی جو مائیکرو فلم بنائی ہے۔ میں اس فلم کا پوچھ رہا ہوں''..... میجر ہارلس نے کہا۔

''مائیکرو فلم۔ میں کچھ سمجھ نہیں سکا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں''..... عمران نے حیرت سے دوہراتے ہوئے کہا۔

''کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو''۔ میجر ہارلس نے منہ بنا کر کہا۔

''یس سر''..... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو اس کا جواب سن کر میجر ہارلس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ میں تمہیں زندہ رہنے کا موقع دے رہا ہوں اور تم اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو۔ تم مجھے، میجر ہارلس کو احمق کہہ رہے ہو نانسنس''..... میجر ہارلس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں نے کب کہا''..... عمران نے بھولپن سے کہا۔

''ابھی تو کہا تھا تم نے نانسنس''..... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ نانسنس۔ تو آپ خود کہہ رہے ہیں اور آپ نے پوچھا

تھا کہ کیا میں آپ کو احمق سمجھتا ہوں تو میں نے یس سر کہہ دیا اب میرے یس سر کہنے سے اگر آپ خود کو سچ مچ احمق سمجھنے لگ گئے ہیں تو میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو میجر ہارلس غرا کر رہ گیا۔

''میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں عمران۔ اس لئے یہ احمقانہ انداز ختم کرو اور جس طرح میں بات کر رہا ہوں اسی طرح جواب دیتے رہو''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''جو حکم عالیجاہ''...... عمران نے بڑے معصوم لہجے میں کہا۔

''یہ عالیجاہ کیا ہوتا ہے''...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

''پتہ نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم نے مجھے کیوں کہا''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''منہ سے نکل گیا۔ اب میں آپ کو عالیجاہ نہیں بلکہ خاکروب کہوں گا''...... عمران نے کہا۔

''خاکروب۔ کیا مطلب۔ خاکروب کیا ہے''...... میجر ہارلس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ جولیا کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

''خاکروب ہمارے ملک کے شہزادے کا لقب ہے جناب۔ جس کا کام گلیوں محلوں کی صفائی ہے۔ ہمارے ملک کے تمام خاکروب شہزادوں کی طرح ہوتے ہیں جو اپنی مرضی سے آ کر کام کرتے ہیں۔ ان کی مرضی نہ ہو تو کئی کئی دن گھروں سے نکلنے کا نام ہی

نہیں لیتے لیکن تنخواہ لینے کے لئے وہ ہمیشہ وقت پر پہنچتے ہیں اور جب تک وہ اپنی تنخواہ وصول نہ کر لیں اس وقت تک جان نہیں چھوڑتے۔ گلی محلے کے لوگ اگر انہیں تنخواہ نہ دیں تو وہ پورے شہر کا کوڑا کرکٹ لا کر اس گھر کے سامنے ڈال دیتے ہیں اس لئے ہم سب ان سے ڈر کر رہتے ہیں اور ان کو تنخواہ دینے کے لئے ہمیں بھیک بھی مانگنی پڑے تو ہم اس سے بھی دریغ نہیں کرتے''۔ عمران نے کہا۔

''نجانے کیا بک بک کر رہے ہو۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ [illegible]''...... میجر ہارلس نے منہ بنا کر کہا۔

''[illegible] خاکروب عقل کے اندھے بھی ہوتے ہیں جناب''۔ عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم میرا وقت ضائع کر رہے ہو''...... میجر ہارلس نے ایک بار پھر غرا کر کہا۔

''وقت ہوتا ہی ضائع کرنے کے لئے ہے۔ اگر اچھا وقت نہ ہو تو برے وقت کا ضائع ہو جانا ہی اچھا ہوتا ہے۔ کیوں ڈیئر''۔ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''سیدھی طرح بتاؤ۔ تم نے کاغذات کی تصویریں لی ہیں یا مائیکرو فلم بنائی ہے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''تصویریں لی ہیں''...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سے حماقتوں کا نقاب یکلخت یوں غائب ہو

گیا جیسے اس سے زیادہ سنجیدہ انسان دنیا میں کوئی اور ہو ہی نہ۔

"کہاں ہیں وہ تصویریں۔ تمہارے پاس ہیں یا جولیا کے پاس ہیں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ہم دونوں میں سے کسی کے بھی پاس نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"اگر میں کہوں کہ وہ تصویریں اب تک اسرائیل سے باہر پہنچ چکی ہوں گی تو"...... عمران نے کہا۔

"ناممکن۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ اسی طرح ممکن ہے میجر ہارلس جس طرح آپ کا ایسا تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی گاڑی میں آ جانا ممکن بن سکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ طریقہ کار بتاؤ"...... میجر ہارلس نے اسے خونخوار انداز میں گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں نہیں۔ صبح چھ بجے سے دس بجے تک کتنی پروازیں تل ابیب سے بیرون ملک جاتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یہی کہ چھ بجے سے دس بجے تک بیرون ملک جانے والی اسرائیلی ایئر لائن کی کسی ایک پرواز سے وہ تصویریں اسرائیل سے

باہر بڑی کامیابی سے لے جائی جا چکی ہیں اور یہ کام میرے آدمیوں نے نہیں بلکہ ایک یہودی نے کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ناممکن ہے۔ کوئی یہودی ایسا نہیں ہو سکتا جو اسرائیل سے غداری کرے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ایک نہیں درجنوں ہیں۔ ایسے ہی ایک یہودی نے وہ کاغذات دو لاکھ ڈالرز کے بدلے باہر پہنچائے ہیں"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ کون ہیں وہ غدار۔ مجھے ان کے نام بتاؤ"۔ میجر ہارلس نے اسی طرح سے غرا کر کہا۔

"بہت سے نام ہیں۔ اب میں کس کس کے نام بتاؤں"۔ عمران نے کہا۔

"میں سب کو دیکھ لوں گا۔ ایک ایک غدار کو پھانسی کے تختے پر پہنچا دوں گا"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

"ضرور پہنچانا بشرطیکہ وہ تمہارے ہاتھ آ جائیں"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ان کے نام اور پتے تم بتاؤ گے عمران"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں ان لوگوں کے نام پتے بھول چکا ہوں میجر ہارلس اس لئے تمہیں کچھ بھی نہیں بتا سکوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ جب تمہارے جسم سے ایک ایک بوٹی کر کے گوشت

اتارا جائے گا تو تم خود بخود سب کچھ بتاتے چلے جاؤ گے بالکل رٹے رٹائے ہوئے طوطے کی طرح"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب تم مجھے جادو سے طوطا بنا دو گے۔ چلو مجھے منظور ہے لیکن یہ بتاؤ کہ جولیا کو کیا بناؤ گے طوطی یا چڑیا"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"تم اس سلسلے میں کیا کہتی ہو مس جولیا"...... میجر ہارلس نے عمران کی بات نظر انداز کرتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران کے ہوتے ہوئے مجھے بھلا کچھ کہنے کی کیا ضرورت ہے"...... جولیا نے کہا۔

"بہتر ہے کہ تم عمران کی باتوں پر نہ جاؤ۔ مجھ سے تعاون کرو میں تمہیں بے موت مرنے سے بچا سکتا ہوں اور اگر تم ہمارا ساتھ دو تو میں تمہیں جی پی فائیو میں اعلیٰ عہدے پر بھی فائز کر سکتا ہوں۔ تمہیں ہماری مدد کرنے پر لاکھوں ڈالرز نقد انعام، خوبصورت بنگلہ اور اسرائیل کی شہریت بھی دی جا سکتی ہے۔ بولو کیا کہتی ہو"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"تم بتاؤ۔ مجھے تمہاری اس بات کا کیا جواب دینا چاہئے"۔ جولیا نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"میرا مشورہ ہے کہ تم میری اس آفر کو قبول کر لو اسی میں تمہاری بھلائی ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"اور اگر میں انکار کروں تو"...... جولیا نے کہا۔

"تو تمہارا انجام بہت برا ہو گا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"کتنا برا"...... جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو میجر ہارلس غرا کر رہ گیا۔

"جواب دو مجھے۔ تم ہماری مدد کرو گی یا نہیں"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"نہیں"...... جولیا نے کہا تو میجر ہارلس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"اب تم بتاؤ عمران۔ کیا تم مجھے وہ مائیکرو فلم دے رہے ہو یا نہیں"...... میجر ہارلس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون سی مائیکرو فلم"...... عمران نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

"میں اب دس تک گنوں گا۔ اگر میرے دس گننے تک تم نے مجھے مائیکرو فلم نہ دی تو میرا آدمی تم پر برسٹ مارے گا اور تمہیں گولیوں سے چھلنی کر دے گا"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"کیا اسے مشین گن چلانی آتی ہے"...... عمران نے اسی طرح اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جب یہ مشین گن کا ٹریگر دبائے گا تو تمہیں خود ہی علم ہو جائے گا کہ اسے مشین گن چلانی آتی ہے یا نہیں"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"اچھا تم جولیا سے سودا کر رہے تھے۔ اگر میں تم سے ایک سودا

کروں تو"...... عمران نے کہا۔

"کیسا سودا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ہمیں چھوڑنے کا کیا لو گے"...... عمران نے کہا۔

"میں بکنے والا انسان نہیں ہوں نانسنس"...... میجر ہارلس نے عمران کی بات سن کر یکلخت بری طرح سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ہمیں جانے دو تو میں تمہیں دس لاکھ ڈالرز دے سکتا ہوں"...... عمران نے جیسے اس کی بات سنے بغیر کہا۔

"شٹ اَپ یو نانسنس۔ تم مجھے رشوت دینے کی کوشش کر رہے ہو"...... میجر ہارلس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اپنی جان بچانے اور اسرائیل سے نکل جانے کا انعام"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تمہارے کسی انعام کی ضرورت نہیں ہے اور اب بس بہت ہو گیا۔ اب تمہارے پاس زندہ رہنے کا آخری چانس ہے۔ میرے دس گننے تک تم نے مجھے مائیکرو فلم نہ دی تو تم دونوں کی یہاں لاشیں تڑپ رہی ہوں گی"...... میجر ہارلس نے چیختے ہوئے کہا۔

"لاشیں کیسے تڑپ سکتی ہیں۔ تکلیف زندہ انسانوں کو ہوتی ہے تو وہ تڑپتے ہیں اور جب ان کی روحیں نکل جائیں اور وہ لاشیں بن جائیں تو لاشیں ساکت و بے جان ہو جاتی ہیں۔ لگتا ہے تم نے ٹھیک سے پڑھائی لکھائی نہیں کی اور جعلی ڈگریوں سے میجر کے عہدے تک پہنچ گئے ہو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"اگر تم اس خیال میں ہو کہ تم دونوں مجھے ڈاج دے کر یہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو یہ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی بھول ہو گی"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"اس اہم اطلاع کا شکریہ"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ٹرین اب آنے والے جس اسٹیشن پر رکے گی وہاں سوائے میرے مسلح ساتھیوں کے کوئی اور نہیں ہو گا اور میرے مسلح ساتھیوں کے گھیرے سے نکل جانا تمہارے لئے ناممکن ہو گا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"کیا تم ہمیں ستا رہے ہو یا ہمیں ڈرانے کے لئے کہہ رہے ہو"...... عمران نے اسی انداز میں۔

"میں ڈرا بھی رہا ہوں اور سمجھا بھی رہا ہوں"۔ میجر ہارلس نے کہا۔

"کیا تمہارے گھیرے سے نکل جانے کا ہمارے پاس واقعی کوئی طریقہ نہیں ہے میجر ہارلس"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ دس منٹ بعد اسٹیشن آئے گا اور پھر تم کو شاہی مہمان بنا کر ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے گا تب تک آرام سے بیٹھے رہو"۔ میجر ہارلس نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے سر ہلا کر کہا اور پھر سیٹ کی پشت سے سر لگا کر آنکھیں موند لیں۔

"تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"ہم دو ہی ہیں۔ ہمارا یہاں اور کون ساتھی ہو سکتا ہے۔ تم سے

دوست بننے کی بات کی تھی لیکن تم مانے ہی نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اب میں گنتی گننے لگا ہوں۔ اگر ان دونوں نے میرے دس گننے تک مائیکرو فلم میرے حوالے نہ کی تو انہیں گولیاں مار دینا۔ بلکہ اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی اندر بلا لو"...... میجر ہارلس نے کہا تو اس کے ساتھی نے دروازہ کھولا اور کیبن کے باہر کھڑے دونوں مشین گن برداروں کو اندر آنے کا کہا تو وہ دونوں بھی اندر آ گئے۔ اب عمران اور جولیا کے سروں پر میجر ہارلس سمیت تین مشین گن افراد مسلط تھے۔

"ابھی تم کہہ رہے تھے کہ ہم آرام سے [illegible] ہمیں گرفتار کر کے شاہی مہمان خانے میں پہنچایا جائے گا اور اب پھر تم ہمیں گولیاں مارنے کی دھمکی دے رہے ہو۔ تم انسان ہو یا گرگٹ جو بار بار رنگ بدلتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں تم سے بات نہیں کر رہا۔ ہاں مس جولیا۔ میری آفر اب بھی قائم ہے۔ میری آفر مان لو اور عمران کا ساتھ چھوڑ دو۔ عمران اب تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... میجر ہارلس نے ایک بار پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل ٹھیک۔ یہ اپنی مدد آپ کرے گی اور میں اپنی مدد آپ کروں گا۔ کیوں جولیا ٹھیک ہے نا"...... عمران نے آنکھیں کھول کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بکومت"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"ارے باپ رے۔ ایسے نہ ڈانٹا کرو مجھے۔ میں کمزور دل کا آدمی ہوں۔ کسی دن تمہاری ڈانٹ سن کر میرا دل رک گیا تو تم شادی سے پہلے ہی بیوہ ہو جاؤ گی"...... عمران نے سہم جانے والے انداز میں کہا ساتھ ہی اس نے جولیا کو آئی کوڈ میں اشارہ کر دیا۔ اس کا اشارہ دیکھ کر جولیا چونک پڑی۔ پھر اس نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر یکلخت سانس روک لیا۔ عمران نے جب یہ دیکھا کہ جولیا سانس روک چکی ہے تو اس نے اپنے جوتے کی ایڑی دوسرے جوتے کی ایڑی سے مخصوص انداز میں ٹکرا کر دبا دی۔ فوراً ہی اس کی ایڑی میں ایک خانہ کھلا۔ ایک سوراخ نمودار ہوا اور اس میں سے بے رنگ اور بے بو دھواں نکلا اور وہاں پھیلتا چلا گیا میجر ہارلس اور اس کا ساتھی دھواں دیکھ کر چونک پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے دھواں ان کی ناک کے راستے ان کے دماغ تک پہنچ گیا تھا۔ میجر ہارلس نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن دیر ہو چکی تھی۔ وہ لڑکھڑایا اور گرتا چلا گیا۔ اس کے تینوں مشین گن بردار ساتھی بھی الٹ کر گرتے چلے گئے۔ عمران اور جولیا نے چند لمحے سانس روکے رکھا پھر عمران اٹھا اور اس نے ایک کھڑکی کھول دی۔ کھڑکی کھلتے ہی کیبن میں بھرا ہوا دھواں تیزی سے ہوا میں تحلیل ہو گیا تو عمران نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔ اسے سانس لیتے دیکھ کر جولیا بھی سانس لینے لگی۔

"اب کیا کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ ان کو بیہوش کر کے تم کیا کرنا چاہتے ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"یہاں سے فرار ہونے کی کوشش"...... عمران نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"سو کلو میٹر کی رفتار سے دوڑنے والی ٹرین سے تم اتر نہیں سکتے اور اگلے اسٹیشن پر مسلح افراد موجود ہیں۔ ٹرین میں بھی کئی مسلح افراد موجود ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ارے باپ رے۔ یہ سب تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا"...... عمران نے کہا اور دھم سے سیٹ پر گر پڑا۔

"احمقانہ حرکتیں چھوڑ دو اور سوچو کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ ہمارے پاس صرف چھ منٹ باقی ہیں۔ چھ منٹ بعد ٹرین اسٹیشن پر جا کر رک جائے گی پھر ہم شاید کچھ نہ کر سکیں"...... جولیا نے بے چینی اور سنجیدگی سے کہا۔

"چھ منٹ کیسے"...... عمران نے انجان بن کر پوچھا۔

"یاد نہیں کہ میجر ہارلس نے کیا کہا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"یاد ہوتا تو پوچھتا کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ صرف دس منٹ بعد جو اسٹیشن آنے والا ہے وہ مسلح افراد کے گھیرے میں ہے"...... جولیا نے اسے یاد

دلاتے ہوئے میجر ہارلس کی بات کو دوہرایا۔

"ارے باپ رے۔ تم تو مجھے ڈرا رہی ہو"...... عمران نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"اور اب اس میں سے ساڑھے چار منٹ گزر چکے ہیں۔ ساڑھے پانچ منٹ میں جو کر سکتے ہو کر لو"...... جولیا نے کہا۔

"ہونہہ"...... عمران نے سر ہلایا۔ پھر وہ اس طرح اچھل کر کھڑا ہوا تھا جیسے سیٹ میں کانٹے نکل آئے ہوں پھر وہ اسی تیزی سے میجر ہارلس کی طرف جھپٹا تھا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے گھبرا کر پوچھا۔

"ساڑھے پانچ منٹ کا فوبیا ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

اس کے ہاتھ بڑی تیزی سے میجر ہارلس کی تلاشی لے رہے تھے میجر ہارلس کی جیب سے سوائے جولیا اور اس کی تصویروں کے کوئی اور کار آمد چیز نہیں ملی تھی۔ میجر ہارلس کی تلاشی لینے کے بعد عمران اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا اور ان کی جیبیں چیک کرنے لگا اور پھر اس نے ان دونوں کی جیبوں سے نکلنے والی تمام چیزیں نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لیں اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"صرف چار منٹ رہ گئے ہیں"...... جولیا نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کیبن کا دروازہ کھولا اور باہر جھانکنے لگا۔ باہر راہداری خالی تھی۔ عمران نے جولیا کو اشارہ

کیا اور تیزی سے کیبن سے نکل گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے کیبن سے باہر آ گئی۔ عمران کے کہنے پر اس نے کیبن کا دروازہ بند کر دیا۔ عمران تیز تیز چلتا ہوا ٹرین کے خارجی دروازے کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو ہوا کا تیز ریلا اس سے ٹکرایا۔ عمران نے سائیڈوں پر لگے ہینڈل پکڑے اور ٹرین سے سر نکال کر باہر دیکھنے لگا۔ ٹرین برق رفتاری سے منزل کی جانب اڑی جا رہی تھی۔ اس وقت وہ جس علاقے سے گزر رہی تھی وہ ریتیلا علاقہ تھا اور ریلوے ٹریک دس بارہ فٹ بلند پشتہ بنا کر ڈالی گئی تھی جس کی وجہ سے وہ سطح زمین سے دس بارہ فٹ بلند ہو گئی تھی۔ پشتے کی ڈھلوان پر ریت ہی ریت تھی۔ عمران کو کہیں بھی جھاڑی وغیرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"تین منٹ رہ گئے ہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس نے دور تک کا جائزہ لیا بظاہر گاڑی صحرا سے گزر رہی تھی مگر ریلوے ٹریک سے تقریباً سو فٹ دور اسے پختہ سڑک بھی نظر آ رہی تھی اور اس سڑک پر دور سے آتا ہوا ٹرک بھی۔ عمران کا ذہن بڑی تیزی سے سوچ رہا تھا۔ ٹرین میں مزید سفر کرنا ان کے لئے خطرات کا باعث بن سکتا تھا کیونکہ میجر ہارلس اور اس کے ساتھی ایک گھنٹے میں ہوش میں آ سکتے تھے اور اگر ان کو طبی امداد مل جاتی تو ہوش میں آنے کا وقفہ کم ہو کر پندرہ بیس منٹ کا رہ جاتا اور ہوش میں آتے ہی وہ سب سے پہلے ان کے

بارے میں معلوم کرتے اور پھر پوری ٹرین کی تلاشی شروع ہو جاتی۔ ایسی صورت میں وہ میک اپ کر کے بھی ان سے نہیں بچ سکتے تھے کیونکہ ان کے پاس کاغذات نہیں تھے۔

"صرف دو منٹ باقی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ ٹرین سے کود جاؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ٹرین سے کود جاؤں۔ مگر......" جولیا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"باتوں کا وقت نہیں ہے جولیا۔ چلو جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جولیا کا بازو پکڑا اور اسے اچانک کھینچ کر پوری قوت سے دروازے سے باہر دھکا دے دیا۔ جولیا کی صحرا میں چیخ سی لہرائی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بھی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ٹرین سے باہر چھلانگ لگا دی۔ اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا ڈھلوان پر گرا اور اسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اسے گرم بھٹی میں جھونک دیا گیا ہو۔ چاروں طرف آگ ہی آگ محسوس ہو رہی تھی پھر اس کی آنکھوں کے گرد جیسے تاریکیاں لہرانے لگیں اور ذہن ماؤف ہونے لگا۔ وہ جیسے آگ کے سمندر میں گر گیا تھا۔

روشن ٹرین کی پچھلی کوچ میں پہنچ گیا تھا اور وہاں موجود ایک ایک مسافر کی چیکنگ کر رہا تھا۔ اس کوچ میں خاصا رش تھا۔ اس نے چونکہ آنکھوں پر وائٹ گلاس لگا رکھے تھے اس لئے اسے مسافروں کے صرف چہرے ہی دیکھنے تھے اور یہ چیک کرنا تھا کہ آیا وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں۔ دو آدمیوں کے ساتھ وہ تمام مسافروں کو بغور دیکھ رہا تھا لیکن اسے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا فرد دکھائی نہ دیا تھا جس کے چہرے پر میک اپ ہو۔

”فرسٹ کوچ کو چیک کرنے کے بعد وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دوسری کوچ میں آیا اور وہاں موجود مسافروں کی چیکنگ کرنے لگا لیکن سوائے ناکامی کے اسے کچھ حاصل نہ ہوا۔ اس نے میجر پارلس کو ڈائننگ کار میں جاتے دیکھا تھا۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ وہ ڈائننگ کار میں جا کر میجر پارلس کو بتا دے کہ فرسٹ اور سیکنڈ کوچ میں ایسا کوئی مسافر نہیں ہے جس پر شک کیا جا سکتا ہو لیکن

پھر وہ رک گیا اور اس نے احتیاط کے پیش نظر ایک بار پھر ان دونوں کوچز کو چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ فرسٹ اور سیکنڈ کوچ میں گیا اور ہر مسافر کا چہرہ غور سے دیکھنے لگا۔ چونکہ اس کے ساتھ مشین گن بردار تھے اس لئے مسافر انہیں ٹرین کے محافظ سمجھ رہے تھے یہی وجہ تھی کہ روشن کے اس طرح گھور کر دیکھنے کے باوجود بھی کسی نے کوئی ریمارکس نہیں دیا تھا۔ جب دوسری بار اس نے کوچز کو چیک کیا اور اسے وہاں کوئی چہرہ میک اپ میں دکھائی نہ دیا تو اس کا منہ بن گیا۔

”تم باقی کوچز میں جا کر اپنے ساتھیوں سے پوچھو کہ انہیں کہیں کوئی [illegible] آدمی اور عورت ملے ہیں یا نہیں“...... روشن نے اپنے ایک ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ بیس منٹ بعد اس کے تمام ساتھی وہاں تھے۔ سب کے پاس ناکامی کی رپورٹ تھی۔

”باس کہاں ہیں“...... ان میں سے ایک نے پوچھا۔

”وہ ڈائننگ کار چیک کرنے گئے تھے۔ دیکھو۔ شاید وہ کہیں مل جائیں“...... روشن نے کہا تو وہ آدمی تیزی سے کوچ کے اندر سے ہوتا ہوا ڈائننگ کار کی طرف جانے والی راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ ٹرین کی رفتار کم ہونے لگی۔ روشن اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔ روشن آگے بڑھا۔ اس

نے راہداری کی ایک کھڑکی کھولی اور جھک کر کھڑکی سے سر نکال کر باہر دیکھنے لگا۔ دور اسے اسٹیشن کی جھلک دکھائی دی تو وہ مطمئن ہو گیا۔ ٹرین اپنے پہلے اسٹیشن پر رکنے جا رہی تھی اسی لئے اس کی رفتار کم ہوتی جا رہی تھی۔ میجر ہارلس کے کہنے پر اس نے مسلح افراد کا ایک دستہ اس اسٹیشن پر بلا لیا تھا تاکہ اگر مجرم اس ٹرین میں ہوں تو انہیں اسٹیشن سے فرار ہونے کا موقع نہ مل سکے۔

ٹرین کو اسٹیشن کی طرف بڑھتے دیکھ کر روشن نے کھڑکی سے سر ہٹایا اور تیز تیز چلتا ہوا سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر پائیدان پر راڈز پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں ٹرین اسٹیشن میں داخل ہو گئی اور پھر روشن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی کہ اسٹیشن کو مسافروں سے خالی کرایا جا چکا تھا۔ وہاں ہر طرف اس کے گروپ کے مسلح افراد پھیلے ہوئے تھے جو ٹرین کو اسٹیشن میں داخل ہوتے دیکھ کر الرٹ ہو گئے تھے اور پلیٹ فارم کے دونوں اطراف جمع ہونا شروع ہو گئے تھے تاکہ ٹرین کو دونوں اطراف سے گھیرے میں لیا جا سکے۔

ٹرین آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اسٹیشن پر جا کر رک گئی۔ جیسے ہی ٹرین رکی پلیٹ فارموں پر موجود مسلح افراد نے ٹرین چاروں اطراف سے گھیر لی۔

ٹرین کے رکتے ہی اسٹیشن کا لاؤڈ اسپیکر جاگ اٹھا اور ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”ہائی ایکسپریس میں سوار تمام مسافروں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھے رہیں اس وقت تک جب تک ان کے لئے اگلا حکم اسی طرح نہ سنایا جائے۔ اس کے علاوہ ہر مسافر اپنے کاغذات اور ٹکٹ اپنے ہاتھ میں رکھے۔ خیال رہے کہ ہدایت کی خلاف ورزی کرنے والے کو بغیر دوسری وارننگ دیئے گولی ماری دی جائے گی۔ اس لئے ہدایت پر پوری طرح عمل کیا جائے“...... یہ آواز اس کے کسی ساتھی کی تھی۔

مسلح افراد کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں کا رخ کوچز کی طرف ہو گیا تھا۔ روشن فوراً نیچے اترا اور پھر وہ مسلح افراد کو چیخ چیخ کر [illegible] لگا۔ پھر وہ اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ ایک کوچ میں چڑھ گیا۔ اب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک ایک کوچ کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ اسے میجر ہارلس کی تلاش تھی۔ اسی لمحے اس کا ایک ساتھی جو پہلے سے ہی ٹرین میں تھا دوڑتا ہوا وہاں آ گیا۔

”باس ایک کوچ کے کیبن میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں“۔ اس آدمی نے آگے آتے ہی روشن سے مخاطب ہو کر کہا تو روشن بے اختیار اچھل پڑا۔

”باس بے ہوش ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ“...... روشن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”آئیں میرے ساتھ“...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک کوچ میں داخل ہو گیا۔ روشن بھی اس کے پیچھے لپکا۔ ایک

بوگی کی راہداری سے گزرنے کے بعد وہ آدمی روشن کو لے کر ایک کیبن کے پاس آ گیا۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور کیبن میں واقعی میجر ہارلس اور اس کے تین ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان تینوں کو بے ہوش دیکھ کر روشن بری طرح سے بوکھلا گیا۔ اس نے کیبن میں داخل ہو کر اپنے آدمیوں کی مدد سے میجر ہارلس کو اٹھا کر سیٹ پر ڈالا اور پھر وہ میجر ہارلس کو ہوش میں لانے کے جتن کرنے لگا۔

پندرہ منٹ بعد میجر ہارلس ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی جیسے ہی میجر ہارلس کا شعور جاگا وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"وہ دونوں کہاں ہیں"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"کون دونوں باس"...... روشن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہی دونوں۔ علی عمران اور جولیا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"نو سر۔ ہمیں تو کیبن میں صرف آپ بیہوش ملے تھے یا پھر آپ کے ساتھی"...... روشن نے کہا۔

"وہ اسی کیبن میں میرے ساتھ تھے ناسنس۔ میں نے انہیں ڈائننگ کار سے گرفتار کیا تھا۔ ڈھونڈو انہیں۔ وہ ابھی ٹرین میں ہی ہوں گے"...... میجر ہارلس نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا آپ کو عمران نے بے ہوش کیا تھا"...... روشن

نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... میجر ہارلس نے کہا اور اس نے اسے ساری روئیداد سنا دی۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ ٹرین کے تمام دروازے لاکڈ کر دیئے گئے ہیں۔ آپ ہمیں ان دونوں کے حلیے بتا دیں تاکہ انہیں تلاش کیا جا سکے"...... روشن نے کہا۔

"ہونہہ۔ چلو میرے ساتھ۔ میں خود تلاش کروں گا انہیں۔ دیکھتا ہوں وہ میرے ہاتھوں سے بچ کر کہاں جاتے ہیں"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹرین میں خاصا رش ہے باس۔ آپ ہمیں بھی ان کے حلیے بتا دیں تاکہ ہر طرف انہیں تلاش کیا جا سکے"...... روشن نے کہا تو میجر ہارلس نے انہیں جولیا اور عمران کے حلیوں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ میک اپ کے ساتھ اس نے انہیں عمران اور جولیا کے لباسوں کے بارے میں بھی بتا دیا تھا تاکہ اگر اس دوران ان دونوں نے ٹرین کے واش روم میں جا کر اپنے میک اپ بدل لئے ہوں تو وہ لباسوں کی وجہ سے پہچانے جا سکیں۔

"عمران نے آپ کو بے ہوش کیسے کیا تھا باس"...... روشن نے پوچھا۔

"اس شیطان نے شاید کوئی گیس استعمال کی تھی"...... میجر ہارلس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"آپ نے ٹھیک کہا تھا باس۔ واقعی عمران ضرورت سے زیادہ ہی ذہین اور شاطر انسان ہے جس نے آپ کو بے ہوش کر دیا"...... روشن نے کہا۔

"ان کی ذہانت اور شاطرانہ پن میرے سامنے نہیں چلے گا۔ اب وہ میرے ہاتھ آ جائیں تو میں ان سے کوئی سوال و جواب نہیں کروں گا بلکہ اپنے ہاتھوں سے ان دونوں کو فوراً گولیاں مار دوں گا"۔ میجر ہارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا۔

"اب تم لوگ اپنے آدمیوں کے ساتھ انہیں پوری ٹرین میں تلاش کرو اور جیسے ہی وہ مل جائیں انہیں گردنوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے میرے پاس لے آؤ۔ میں ان دونوں کو اپنے ہاتھوں سے گولیاں مارنا چاہتا ہوں۔ سمجھے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا۔ وہ چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا اور پھر اس کے ساتھی تیزی سے ٹرین کے دروازے کھلوا کر اندر داخل ہوتے چلے گئے۔ میجر ہارلس اور روشن بھی ایک کوچ میں گھس گئے اور پھر وہ کوچ میں موجود ایک ایک مسافر کا بغور جائزہ لینے لگے۔ مگر عمران اور جولیا ٹرین میں ہوتے تو ملتے۔ آدھے گھنٹے بعد وہ پلیٹ فارم پر کھڑا اپنے آدمیوں سے ناکامی کی رپورٹ سن رہا تھا اور دانت پیس رہا تھا۔

"وہ ٹرین ہی میں ہیں اس کے علاوہ اور کہیں نہیں ہو سکتے"۔

میجر ہارلس نے ان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"مگر باس ہم نے ایک ایک فرد کو دیکھ لیا ہے وہ ہمیں کہیں بھی نہیں ملے"...... روشن نے کہا۔

"ملیں گے ضرور ملیں گے"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"یس باس۔ آپ کہتے ہیں تو ہم آپ کی تسلی کے لئے ایک بار پھر ان تمام مسافروں کو چیک کر لیتے ہیں"...... روشن نے پوچھا۔

"ہاں۔ سب کو پھر سے چیک کرو اور ٹرین کا ایک ایک کونہ چھان مارو۔ ٹرین کی چھت پر اور ٹرین کے نچلے حصوں کو بھی دیکھو۔ یقیناً وہ کہیں چھپنے کی کوشش کر رہے ہیں"...... میجر ہارلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا اور وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ایک بار پھر ٹرین میں سوار ہو گیا۔ جب اسے مسافروں میں کوئی مشکوک آدمی نہ ملا تو اس نے تمام مسافروں کو ٹرین سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ اس نے تمام مسافروں کو ٹرین سے باہر نکال کر ایک جگہ جمع کیا اور ان کے گرد اپنے مسلح افراد تعینات کر دیئے۔ اس کے بعد وہ پھر ٹرین میں داخل ہوا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ٹرین کے ایک ایک حصے کی تلاشی لینے لگا۔ اس نے ٹرین کا کوئی حصہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں کسی کے چھپنے کا امکان ہو سکتا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے مسافروں کے ٹرین میں موجود بڑے بڑے باکسز

کے تالے توڑ توڑ کر ان کو بھی اندر سے دیکھا تھا کہ جس میں ایک یا ایک سے زیادہ آدمی چھپ سکتے تھے مگر ناکامی کے سوا ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔

عمران اور جولیا کا اس قدر تیز رفتار ٹرین سے فرار ممکن نہ تھا اس لئے میجر ہارلس کو اس بات کا یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ ٹرین میں نہیں ہیں اس لئے اس کا پارہ چڑھتا جا رہا تھا اور وہ روسٹن اور اپنے دوسرے ساتھیوں پر بری طرح سے گرج رہا تھا لیکن وہ بے چارے بھلا کیا کر سکتے تھے۔ انہوں نے ٹرین کا کونہ کونہ چھان مارا تھا اور انہیں ٹرین میں ایک مشکوک فرد بھی نہیں مل سکا تھا۔ پھر ٹھیک اس وقت کہ جب وہ پوری طرح سے ناامید ہو چکا تھا۔ اسے امید کی کرن نظر آئی تھی مفروروں کے بارے میں ایک کلیو ملا تھا۔ اس نے روسٹن کے ساتھ ایک آدمی کو اپنی جانب آتے دیکھا۔

"باس یہ ان لوگوں کے بارے میں کچھ بتا رہا ہے"...... روسٹن نے قریب آ کر کہا۔

"کیا جانتے ہو"...... میجر ہارلس نے اس آدمی سے پوچھا۔

"سر ایک لڑکی اور ایک مرد کو میں نے ڈائننگ کوچ کی ساتھ والی کوچ کے دروازے کے پاس کھڑے دیکھا تھا اور پھر انہوں نے تیز رفتاری سے چلتی ہوئی ٹرین سے باہر چھلانگ لگا دی تھی"...... اس آدمی نے کہا۔

"کیا!!!"...... میجر ہارلس نے حیرت سے پوچھا۔

"یس سر۔ پہلے لڑکی کودی تھی پھر آدمی کود پڑا تھا میں نے انہیں برابر والی کوچ سے دیکھا تھا"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوہ"...... میجر ہارلس کے منہ سے نکلا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے عمران اور جولیا نے ٹرین سے چھلانگ لگا کر اس کے ارمانوں پر اوس ڈال دی ہو۔ وہ انہیں پکڑ کر اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن عمران اور جولیا بغیر کسی خوف کے تیز رفتار ٹرین سے باہر کود گئے تھے۔

انہیں ایسا محسوس ہوا تھا کہ جیسے وہ آگ کے سمندر میں ڈوبتے ابھرتے اور لڑھکتے چلے جا رہے ہوں۔ مگر یہ حقیقی آگ کا سمندر نہیں تھا۔ یہ تو دن بھر کی تپتی ہوئی ریت تھی جس میں دھنسے وہ نیچے ڈھلان کی جانب مسلسل لڑھک رہے تھے۔ تپتی ہوئی ریت آگ کا سمندر محسوس ہو رہی تھی۔ پھر وہ نیچے پہنچ کر رک گئے۔ ان کے جسم ریت میں اَٹ گئے تھے اور آنکھیں کھولنا دشوار ہو رہا تھا۔ بمشکل تمام انہوں نے آنکھیں صاف کر کے کھولی تھیں پھر عمران نے ریلوے ٹریک کی جانب دیکھا اسے ہائی ایکسپریس دور بہت دور ایک دھبے کی مانند نظر آئی تھی۔ پھر یہ دھبہ بھی دھندلکوں میں گم ہوتا چلا گیا عمران کپڑے جھاڑنے لگا۔ مگر پورے جسم پر گرم ریت گوند کی مانند چپک کر رہ گئی تھی۔

''بہت برا حلیہ ہو گیا ہے عمران''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اس طرح ہم کسی بھی آبادی والے علاقے سے گزریں گے تو فوراً نظروں میں آ جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ بھی ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا۔

''پھر اس کا کوئی علاج کرو''...... جولیا نے کہا۔

''میں کیا کر سکتا ہوں بولو''...... عمران نے کہا۔

''میں کیا بتاؤں''...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

''اوہ ہاں۔ اس کا ایک بہت بہترین علاج ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''وہ کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''کہیں سے پانی مل جائے تو غسل کر کے ان ریت کے ذروں سے نجات مل سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہوش ٹھکانے ہیں تمہارے''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ کیوں، کیا ہوا''...... عمران نے حیرت سے کہا۔

''ہوا یہ کہ غسل کے لئے اس صحرا میں پانی نظر آ رہا ہے تمہیں''...... جولیا نے غصے سے کہا۔

''کسی آبادی میں تو مل ہی جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''اور اسی آبادی میں دھر لئے جائیں گے۔ کیونکہ میجر ہارلس ہوش میں آتے ہی ہماری تلاش شروع کرا دے گا اور سب سے پہلے قریب ترین آبادیوں کو چیک کرے گا''...... جولیا نے کہا۔

''یہ تو ہے''...... عمران نے کہا۔

"پھر کچھ کرو۔ ورنہ اسی صحرائی میدان میں ٹاک ٹوئیاں مارتے مارتے میجر ہارلس کے ہتھے چڑھ جائیں گے اور اس کے ہتھے چڑھنے کا مطلب تم سمجھتے ہی ہو کہ کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب چل پڑو"...... عمران نے کہا۔

"کس طرف"...... جولیا نے پوچھا۔

"سڑک سامنے ہے کوئی نہ کوئی سواری مل ہی جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

"سواری والے کو کہانی کیا سناؤ گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میرے پاس کہانیاں کے لئے عمرو عیار کی پوری زنبیل بھری ہوئی ہے۔ اس کی پرواہ مت کرو۔ بس [illegible] چل پڑو"...... عمران نے کہا۔

"چلو"...... جولیا نے کہا اور وہ پیدل ہی آگے بڑھنے لگے ظاہر ہے سواری کا میلوں پتہ نہیں تھا تو انہیں پیدل ہی چلنا تھا۔ وہ چلتے رہے۔ چلتے رہے۔ ان کے پاؤں ریت میں دھنس رہے تھے۔ اور قدم اٹھانا دشوار محسوس ہو رہا تھا اچانک عمران کو کوئی خیال آیا اور وہ اپنی جیبیں ٹٹولنے لگا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا۔

"اپنی سب چیزیں چیک کر لو۔ کہیں کوئی چیز ریت میں گرتے سے جیب سے نہ گر پڑی ہو"...... عمران نے کہا۔

"کوئی چیز نہیں گری۔ پرس بھی شانے پر موجود ہے"...... جولیا

نے سب کچھ چیک کرنے کے بعد کہا۔

"گڈ"...... عمران نے کہا۔

"وہ سڑک کے قریب پہنچنے والے تھے کہ اچانک عمران کو دور سے ایک گاڑی آتی نظر آئی وہ اسی سمت سے آ رہی تھی جس سمت سے وہ ٹرین میں آئے تھے یعنی تل ابیب کی جانب سے۔ گاڑی بہت دور تھی اسی لئے یہ واضح نہیں تھا کہ وہ کار ہے یا کوئی مال بردار قسم کا ٹرک۔ کچھ دیر بعد گاڑی واضح ہوتی چلی گئی۔ وہ کوئی بڑا ٹرک تھا اور اسی جانب بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

"ٹرک آ رہا ہے عمران"...... جولیا نے عمران سے کہا۔ ٹرک قریب آتا جا رہا تھا۔ جوں جوں قریب آ رہا تھا اس کی ہیئت واضح ہوتی چلی جا رہی تھی۔

"یہ تو سامان ترسیل کرنے والا عام سا ٹرک لگتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے سر ہلا کر کہا۔

"اب لفٹ مل جائے تو کام بن سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا اس حلیئے میں وہ ہمیں لفٹ دے دے گا۔ وہ ہمیں مشکوک نہیں سمجھے گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اس لئے کہ اب اندھیرا ہونے لگا ہے اور اس ملگجے اجالے میں وہ ہمیں صاف طور پر نہیں دیکھ سکے گا اس لئے کوئی شک نہیں کر سکے گا"...... عمران نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

"ہونہہ"...... جولیا نے سر ہلا دیا۔ عمران سڑک کے درمیان کھڑا ہو گیا اور رومال جیب سے نکال کر ہلانے لگا تاکہ ٹرک والا دور ہی سے اسے دیکھ لے۔ وہ کامیاب رہا تھا کیونکہ تیز رفتار ٹرک کی رفتار کم ہوتی چلی گئی پھر وہ عمران کے بالکل نزدیک آ کر رک گیا تھا۔

"کیا بات ہے۔ کون ہو تم"...... ٹرک سے ایک بلغم زدہ آواز آئی۔

"بھائی مسافر ہیں۔ اپنی گاڑی میں جا رہے تھے مگر......" عمران نے ڈرائیونگ سائیڈ کی جانب آتے ہوئے کہا۔

"مگر کیا"...... ڈرائیور نے پوچھا۔

"ڈاکو مل گئے اور سب کچھ چھین لیا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ"...... اس کے منہ سے نکلا تھا۔

"نہ صرف سب کچھ چھین لیا بلکہ ہمیں ریت میں لٹا کر مارا پیٹا اور چلے گئے"...... عمران نے معصومیت سے کہا۔

"بہت برا ہوا"...... ڈرائیور نے کہا۔ عمران نے محسوس کیا کہ وہ اس کی بجائے جولیا کو گھور رہا ہے چہرے مہرے سے وہ شرابی اور عیاش نظر آ رہا تھا۔ تھوڑی کی بناوٹ اسے چالاک اور مکار بھی ظاہر کر رہی تھی۔

"اب تمہاری مہربانی کے منتظر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا چاہتے ہو"...... ڈرائیور نے پوچھا۔

"لفٹ"...... عمران نے کہا۔

"کہاں جانا ہے"...... ڈرائیور نے پھر پوچھا نظریں جولیا کے سراپا پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"اطاق"...... عمران نے کہا۔

"اطاق۔ اطاق کی بندگاہ"...... ڈرائیور نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ تم چونکے کیوں ہو"...... عمران نے سر ہلا کر پوچھا۔

"اس لئے کہ اطاق کافی دور ہے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"اسی لئے تو لفٹ مانگ رہے ہیں بھائی"...... عمران نے کہا۔

"مگر۔ اطاق بہت دور ہے اور میں وہاں تک نہیں جا رہا البتہ......" وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"البتہ کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں یہاں سے کالاب جا رہا ہوں۔ چاہو تو چلے چلو"۔ ڈرائیور نے کہا۔

"مجبوری ہے وہیں تک لے چلو کیونکہ کسی آبادی میں پہنچنے کے بعد ہی ہم اپنے آگے جانے کے لئے کوئی انتظام کر پائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا وہاں تمہارے رشتے دار یا جاننے والے رہتے ہیں"...... ڈرائیور نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں سے فون کر کے ہم اپنے سفارتخانے سے مدد حاصل کر سکتے ہیں"...... عمران نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

"اوہ۔ کس ملک سے تعلق ہے تمہارا"...... ڈرائیور نے مسکرا کر

کہا۔

"سوئٹزرلینڈ سے"...... عمران نے کہا۔

"یہ لڑکی کون ہے"...... ڈرائیور نے جولیا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"میری بیوی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں تمہیں لفٹ بھی دوں گا اور......" ڈرائیور نے کہا۔

"اور کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"کالاب میں میرا ایک مکان ہے تم وہاں غسل بھی کر سکو گے اور اپنے لباس بھی بدل سکو گے۔ مگر......" ڈرائیور بات کرتے کرتے پھر رک گیا۔

"یار یہ تم اگر مگر زیادہ کرتے ہو۔ اب جو مگر کہا ہے اس سے آگے بھی بتا دو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"مگر تمہیں دو چار دن میرے مہمان بن کر کالاب میں رہنا پڑے گا میں تمہیں دولت بھی دوں گا اور کالاب سے اطاقہ تک جانے کا انتظام بھی کر دوں گا"...... ڈرائیور نے کہا۔ اس کی نظریں بدستور جولیا پر جمی ہوئی تھیں جیسے وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کھا جائے گا۔ اس کے اس انداز میں دیکھنے پر جولیا غصے سے بھڑک اٹھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی عمران نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو جولیا تلملاتی ہوئی خاموش ہو گئی۔

"ٹھیک ہے بھائی"...... عمران نے نیم رضا مندی سے سر ہلا کر

کہا۔

"اسے تو اعتراض نہ ہو گا"...... ڈرائیور نے جولیا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جب میں راضی ہوں تو اس بے چاری کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... عمران نے سرگوشی میں کہا۔

"گڈ۔ یہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گئی"...... ڈرائیور نے سر ہلا کر پوچھا۔

"اسے سیاحت کا شوق تھا اور مجھے دولت حاصل کرنے کا خبط بس دونوں اپنی ضرورتوں کے تحت مل بیٹھے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو بیٹھو"...... ڈرائیور نے بھی جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران جولیا کی جانب پلٹا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے سے گھوم کر دوسری جانب آیا۔

"ضرورت سے زیادہ تم پر فریفتہ ہو گیا ہے خیال رکھنا"۔ عمران نے جولیا سے کہا۔

"ہونہہ"...... جولیا کے حلق سے خونخوار شیرنی جیسی غراہٹ نکلی۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا پھر اس نے ڈرائیور کے برابر والی سیٹ کا دروازہ کھول کر پہلے جولیا کو بیٹھایا پھر خود سوار ہو گیا ان کے بیٹھتے ہی ٹرک چل پڑا تھا۔

"تم لوگوں کے نام کیا ہیں"...... ڈرائیور نے پوچھا۔

"شہریار اور یہ میری بیوی شائنا"...... عمران نے کہا۔

"اچھے نام ہیں۔ میرا نام راسکو ہے"...... ڈرائیور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تل ابیب میں میرا بہت بڑا فارم ہے جس میں گائے بھینس اور مرغیاں بکثرت ہیں"...... راسکو نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"اچھا۔ مرغیاں مجھے بہت اچھی لگتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے بھی اچھی لگتی ہیں بشرطیکہ دستر خوان پر ہوں"...... راسکو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"کالاب کیوں جا رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"دودھ انڈے اور مکھن لے کر۔ میں وہاں پر یہ چیزیں سپلائی کرتا ہوں"...... راسکو نے کہا۔

"رات کے وقت"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... راسکو نے کہا۔

"ہم کب تک کالاب پہنچ جائیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"آٹھ بجے تک پہنچیں گے۔ پھر وہ لوگ سامان صبح ہی صبح سپلائی کر دیں گے"...... راسکو نے کہا۔

"وہ لوگوں سے کیا مطلب ہے تمہارا"...... عمران نے پوچھا۔

"مارکیٹ کا وہ آدمی جو مجھ سے یہ سب لیتا ہے"...... راسکو نے کہا۔

"کون ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"راجم مارکیٹ کا آڑھتی بانٹی موور۔ اسے میں ایک معاہدے کے تحت مال سپلائی کرتا ہوں"...... راسکو نے کہا۔

"جب صبح تک تم وہاں رہتے ہو تو دوسرے دن سپلائی کون لاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے دو ملازم۔ البتہ رقم میں خود اکٹھی وصول کر لیتا ہوں"۔ راسکو نے کہا۔

"یہ رقم بنتی کتنی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کئی ہزار درہم سمجھ لو"...... راسکو نے کہا۔

"یہاں تو درہم نہیں چلتے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یہاں کا سکہ دوسرا ہے مگر میں نے تمہیں سمجھانے کے لئے درہم کہا ہے"...... راسکو نے کہا۔ وہ ایک باتونی آدمی تھا مسلسل ان کے کان کھاتا رہا اور عمران کرید کرید کر اس سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہا کہ اس کے بیوی بچے کتنے ہیں نام کیا ہیں اس کے بھائی بہن ماں باپ کہاں ہیں۔ نوکر کتنے ہیں۔ بانٹی موور آڑھتی سے اس کے تعلقات کیسے ہیں غرض عمران نے اس کے بارے میں اس سے ہر بات معلوم کر لی تھی۔ راسکو کا صرف ایک ہی بھائی تھا اور وہ شادی شدہ تھا اس کے بچے نہیں تھے جبکہ وہ خود غیر شادی شدہ تھا۔ اور اپنے بھائی بھاوج کا پورا پورا خرچہ اٹھاتا تھا انہیں عیش و آرام سے رکھتا تھا۔ عمران ہر بات میں

اس کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا تھا۔

"تم سیدھے مارکیٹ جاؤ گے یا رہائش گاہ پر"...... عمران نے پوچھا۔

"مارکیٹ کیوں"...... راسکو نے چونک کر پوچھا۔

"ہم لوگوں کا حلیہ بہت خراب ہے۔ لوگ دیکھ کر کیا سوچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تم گاڑی میں ہی بیٹھے رہنا۔ جب تک نیچے نہیں اترو گے تمہارا حلیہ کسی کو نظر نہیں آئے گا"...... راسکو نے کہا۔

"ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہمیں اپنی رہائش گاہ پر چھوڑ دو اور خود مارکیٹ چلے جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا"...... راسکو نے کہا۔

"کیوں۔ نہیں ہو سکتا۔ جب تک تم مارکیٹ سے لوٹو گے تب تک ہم نہا کر تازہ دم ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں"...... راسکو نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

"کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"بس ایسے ہی"...... راسکو نے کہا اور عمران خاموش ہو گیا وہ سمجھ گیا تھا کہ راسکو کسی وجہ سے ان دونوں کو اپنی رہائش گاہ پر اپنی غیر موجودگی میں چھوڑنا نہیں چاہتا ویسے بھی اسے پتہ تھا کہ یہودی فطری طور پر غدار ہوتے ہیں اور وہ خود اپنی اولاد پر بھی اعتماد نہیں کرتے۔

"ذرا رکو۔ بس دو منٹ کے لئے۔ راسکو"...... عمران نے جولیا کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے"...... راسکو نے ٹرک کو روکتے ہوئے کہا۔ عمران ٹرک سے نیچے اتارا اور راسکو کی جانب آ کر اسٹیئرنگ سیٹ کا دروازہ کھول دیا۔

"ذرا نیچے تو آؤ"...... عمران نے کہا۔

"کیوں"...... راسکو نے کہا۔

"ایک کام ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسا کام ہے"...... راسکو نے حیرت سے کہا۔

"بھائی نیچے تو آؤ تمہارے ہی فائدے کی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"کہو"...... راسکو نے نیچے اترنے کے بعد کہا۔

"ادھر آؤ"...... عمران نے کہا اور راسکو کا ہاتھ پکڑ کر سڑک کے کنارے کی جانب بڑھا پھر اسے سڑک سے اتار کر ریتلے حصے میں لے گیا۔

"بولو نا کیا بات ہے"...... راسکو نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔

"بات یہ ہے کہ"...... عمران نے کہا۔ دوسرے ہی لمحے سیاہ نال کا سائیلنسر لگا ریوالور راسکو کی جانب اٹھا ہوا تھا اور وہ حیرت سے پھٹی پھٹی نظروں سے عمران کو گھور رہا تھا۔

"ان کے لباس کیسے تھے"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"ان کے لباس"...... اس نوجوان نے دوہرایا پھر وہ عمران اور جولیا کے لباسوں کے بارے میں بتانے لگا جو ان دونوں نے پہن رکھے تھے۔

"ہونہہ۔ اب سچ اگل دو کہ تم ان دونوں کی نگرانی کیوں اور کس لئے کر رہے تھے۔ بولو"...... اس کے خاموش ہونے کے بعد میجر ہارلس نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"نگرانی۔ کک کک۔ کیا مطلب"...... اس نوجوان نے بری طرح سے ہکلا کر کہا۔

"ہاں"...... میجر ہارلس نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"مگر میں تو ان کی نگرانی نہیں کر رہا تھا"...... نوجوان نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"صحیح صحیح جواب نہیں دو گے تو سمجھ لو کہ تمہیں بھی ان کا ساتھی

سمجھا جائے گا"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں ان کا ساتھی نہیں ہوں"...... اس نوجوان نے کہا۔

"پھر ان کی نگرانی کیوں کر رہے تھے"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"لل۔ لڑکی۔ لڑکی"...... اس نے ہکلا کر کہا۔

"لڑکی۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"لڑکی کی وجہ سے میں ان کے پیچھے لگا تھا"...... اس نے کہا۔

"صاف صاف کہو"...... میجر ہارلس نے اسی لہجے میں کہا۔

"جب وہ لڑکی گاڑی میں بیٹھی تھی اس وقت وہ میری نظروں میں آ گئی تھی۔ خوبصورت تھی اور غیر ملکی بھی اس لئے میں اس میں دلچسپی لینے لگا تھا"...... اس نے کہا۔

"دلچسپی کی وجہ"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"میرا پیشہ جناب"...... نوجوان نے کہا۔

"کھل کر کہو پہیلیاں مت بجھواؤ"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"صاحب اس لڑکی کو میں نے فروخت کرنے کا ارادہ کیا تھا اسی لئے اس کے پیچھے لگا تھا"...... نوجوان نے کہا۔

"تو تم بردہ فروش ہو"...... میجر ہارلس نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں بردہ فروش بھی نہیں ہوں"...... نوجوان نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نے خود قبول کیا ہے"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"آپ میرا مطلب نہیں سمجھے سر"...... اس نوجوان نے کہا۔

"چلو سمجھاؤ مگر جلدی"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرا کام یہ ہے کہ میں مختلف شہروں سے غریب، دولت کی بھوکی، حسین اور پرشباب لڑکیوں کو ورغلا کر اپنے ساتھ لے آتا ہوں پھر جو بھی مجھے ان کی اچھی قیمت دیتا ہے اسے اس شیخ یا سرمائے دار کے حوالے کر دیتا ہوں"...... اس نوجوان نے اپنے پیشے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ بردہ فروشی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ بہرحال آگے بولو"۔ میجر ہارلس نے کہا۔

"راستے میں آپ لوگوں سے پہلے اس کا احمق ساتھی آ گیا اور وہ دونوں ڈائننگ کار میں جا بیٹھے جہاں سے آپ لوگوں نے انہیں پکڑ لیا تھا"...... نوجوان نے کہا۔

"ہونہہ۔ اور کچھ"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"میں سمجھ رہا تھا کہ اس کا احمق ساتھی مجرم ہے اور آپ لڑکی کو چھوڑ دیں گے تو میں اسے ساتھ چلنے پر تیار کر لوں گا اور اس طرح میرا ٹرپ کامیاب ہو جائے گا"...... نوجوان نے کہا۔

"پھر"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"مگر کیبن سے جب وہ دونوں ساتھ نکلے تو میں نے سمجھا کہ دونوں بے گناہ تھے اور اب وہ اپنی سیٹ پر جائیں گے مگر اس کے

بجائے ان دونوں نے پہلے کچھ باتیں کیں پھر ایک ایک کر کے کوچ کا دروازہ کھول کر باہر کود گئے"...... نوجوان نے کہا۔

"انہوں نے تمہیں نہیں دیکھا تھا"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"نہیں اور وہ اس لئے کہ انہیں کیبن سے نکلتا دیکھ کر میں کوچ کے راستے والی سائیڈ میں چھپ گیا تھا اور وہ اس طرف نہیں آئے تھے"...... نوجوان نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کہاں ہے"...... میجر ہارلس نے پہلے نوجوان کی بات سن کر سر ہلایا پھر اس نے روشن سے پوچھا۔

"آپ کے حکم سے اسے واپس بھیج دیا گیا تھا جناب"۔ روشن نے کہا۔

"اسے کال کرو ہم وہاں چلیں گے جہاں اس نوجوان نے انہیں کودتے دیکھا ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"مگر سر۔ اندھیرا ہونے والا ہے اس لئے اگر آپ کی اجازت ہو تو دو تین ہیلی کاپٹر لے لئے جائیں"...... روشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان میں سرچ لائٹس نصب ہونی ضروری ہیں"۔ میجر ہارلس نے کہا۔

"وہ تو ہر ہیلی کاپٹر میں ہوتی ہیں باس"...... روشن نے کہا۔

"میں ایکسٹرا سرچ لائٹس کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔ نانسنس"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"اوکے باس"...... روشن نے سر ہلایا۔

"فوراً کال کر کے انہیں طلب کرو ایسا نہ ہو کہ وہ شیطان اس جہنم زار صحرا سے کسی اور طرف نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"نو باس۔ وہ اس آگ اگلتے صحرا سے آسانی سے کسی آبادی تک نہیں پہنچ سکتے، کیونکہ جب وہ کودے تھے تو اس وقت ٹرین کا دس منٹ کا راستہ باقی تھا اور یہ دس منٹ کا راستہ سترہ میل کا ہے"...... روسٹن نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے جاؤ"...... میجر ہارلس نے سر ہلا دیا۔

"اوکے باس"...... روسٹن نے کہا اور وہ وہاں سے چلا گیا۔

"اس نوجوان کو لے جاؤ یہ ہمارے ساتھ وہاں تک جائے گا"...... میجر ہارلس نے روسٹن سے کہا۔

"یس باس"...... روسٹن نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور انہوں نے نوجوان کو حراست میں لے لیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے"...... راسکو نے گھبرا کر خوفزدہ لہجے میں عمران کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"اسے ریوالور کہتے ہیں کیا تم نہیں جانتے"...... عمران نے سفاکی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم لٹیرے ہو اور کیا تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو"...... راسکو نے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مم۔ مگر کیوں"...... راسکو نے پوچھا۔

"اس لئے کہ اس کی ضرورت ہے"...... عمران نے کہا۔

"مگر۔ میں نے تو تمہیں لفٹ دے کر تم پر احسان کیا ہے پھر تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو"...... راسکو نے کہا۔

"یہ تمہارا احسان نہیں۔ تمہاری نظر میری ساتھی پر تھی۔ تم جس

طرح میری ساتھی کی طرف دیکھ رہے تھے میں تمہارا ارادہ بخوبی سمجھ رہا تھا"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"مم۔ مگر......" راسکو نے کہنا چاہا تھا۔

"مجھے اگر مگر کی زبان نہیں آتی"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ راسکو کی کھوپڑی کسی ناریل کی طرح بکھرتی چلی گئی۔ وہ لہرایا اور گرتا چلا گیا۔ عمران نے ریوالور جیب میں رکھا پھر بڑی تیزی سے راسکو کی تلاشی لے کر سب کچھ نکال کر اپنی جیبوں میں رکھا اور اسے گھسیٹ کر ایک ریتیلے ٹیلے کی جڑ میں ڈال دیا۔ پھر ٹیلے پر چڑھ کر ریت کو دھکیلا۔ ایک لمحے بعد ہی راسکو کی لاش کو اوپر سے گرنے والی ریت نے ڈھانپ لیا تھا۔ عمران نے اس کے کھینچے جانے سے بننے والے نشانات برابر کئے پھر جس جگہ وہ گرا تھا وہاں خون پر ریت ڈالی۔ پھر اچھی طرح مطمئن ہو کر کہ راسکو کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا وہ ٹرک میں آ بیٹھا اور انجن اسٹارٹ کر کے ٹرک کو حرکت میں لے آیا۔ جولیا اسے گھور رہی تھی۔

"تم نے اسے قتل کیوں کر دیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"پھر کیا کرتا"...... عمران نے پوچھا۔

"اسے زندہ رکھ کر بہت سے فائدے اٹھا سکتے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔ میں اسے قتل نہ کرتا بلکہ لوریاں سنا کر

میٹھی نیند سلا دیتا"...... عمران نے مخصوص انداز میں کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ ایک ڈیڑھ میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد عمران نے ٹرک روک دیا پھر انجن بند کر دیا۔

"اب کیوں رکے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"ٹرک میں جو سامان ہے اس کا جائزہ لینا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جب آبادی میں پہنچ کر ٹرک چھوڑ دینا ہے تو پھر سامان کا جائزہ لینے سے کیا فائدہ"...... جولیا نے کہا۔

"اسی لئے تو اس سامان کا جائزہ لینا ضروری ہے کہ کہیں چیکنگ ہو تو آسانی سے جوابدہی کی جا سکے۔ اس کے علاوہ میرے ذہن میں جو پلان ہے اس پر عمل کرنے کے لئے بھی ٹرک میں موجود سامان سے واقفیت ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ۔ لے لو جا کر جائزہ"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔ عمران ٹرک سے نیچے اتر گیا اور چند لمحے بعد جولیا نے عقبی حصے میں کھڑکھڑاہٹوں کی آوازیں سنیں۔ اسے ٹارچ کی روشنی بھی نظر آئی تھی۔ یہ ٹارچ عمران کو ٹرک کے ڈیش بورڈ پر رکھی ہوئی ملی تھی۔

"جولیا نیچے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا۔

"کیوں کیا بات ہے"...... جولیا نے پوچھا۔ پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی تھی کیونکہ عمران اس کی بات کا جواب دیئے بغیر ہی ٹرک کے عقبی حصے کی جانب چلا گیا تھا وہ بھی اسی جانب بڑھی تھی۔

پھر عقبی حصے میں پہنچی تو چونک پڑی۔ عمران نے دودھ کا ایک ڈبہ نیچے اتار رکھا تھا یہ ڈبہ کافی بڑا تھا اور جولیا کا اندازہ تھا کہ اس میں ایک سے ڈیڑھ من دودھ بھرا ہوا ہوگا۔ ٹرک میں ایک بڑا سا واٹر کولر تھا جو صاف پانی سے بھرا ہوا تھا۔

"میں آگے جا رہا ہوں تم کپڑے اچھی طرح جھاڑ لو اور واٹر کولر سے پانی لے کر جسم پر سے ریت صاف کر لو"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ابھی میرے پاس مطلب بتانے کا وقت نہیں ہے جلدی کرو"...... عمران نے کہا پھر وہ جواب کا انتظار کئے بغیر ہی اگلے حصے کی جانب چلا آیا۔ پھر وہ پانی گرنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پانچ چھ منٹ بعد جولیا اس کے قریب آ گئی اس نے اپنے جسم سے ریت صاف کر کے لباس پہن لیا تھا البتہ بالوں سے پانی رس رہا تھا۔

"یہاں رکو میں بھی اپنا حلیہ درست کر لوں"...... عمران نے کہا اور عقبی حصے میں چلا آیا اس نے لباس سے ریت جھاڑنے اور نہانے میں چند منٹ سے زیادہ نہیں لگائے تھے پھر وہ اگلے حصے میں چلا آیا۔ واٹر کولر اس نے واپس ٹرک میں رکھ دیا تھا اس میں اب بھی اتنا پانی تھا کہ اگر انہیں دور دراز کا بھی سفر کرنا پڑے تو پانی راستے بھر کے لئے کافی تھا۔ اسٹیرنگ سنبھالتے ہی اس نے رفتار بڑھانی شروع کر دی تھی پھر وہ ساٹھ کلو میٹر کی رفتار سے ٹرک

دوڑانے لگا نظریں سڑک پر تھیں اور ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا وہ پاشی مور آرحق کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ اس کے منصوبے پر کہاں تک عمل کر سکے گا۔ اچانک عمران کی چھٹی حس جاگ اٹھی اور اسے کسی خطرے کا احساس ہونے لگا مگر خطرہ کہاں تھا اس کا وہ اندازہ نہیں کر سکا اس نے ایک بار سڑک کا جائزہ لیا۔ جہاں تک روشنی پہنچ رہی تھی وہاں تک سڑک سیدھی جاتی نظر آ رہی تھی اس نے سڑک کا جائزہ لینے کے بعد ہیڈ لائٹس کے ساتھ ٹرک کی اندرونی لائٹس بھی بجھا دیں۔

"تم نے لائٹس کیوں بند کر دی تھیں"...... جولیا نے کہا۔

"کیا۔ بتیاں بند کرنے کے بارے میں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ پتہ نہیں کیوں میری چھٹی حس خطرے کی آمد کا احساس دلانے لگی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہی حال میرا بھی ہے۔ اسی لئے میں نے لائٹس آف کر دی ہیں تاکہ ٹرک نظر نہ آئے"...... عمران نے کہا۔

"کسے نظر نہ آئے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"آبادی والوں کو"...... عمران نے کہا۔

"آبادی قریب ہے کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں اور کسی بھی لمحے آبادی کی روشنیاں نظر آ سکتی ہیں۔ کیونکہ وقت کے لحاظ سے ہم منزل پر پہنچنے ہی والے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وقت سے تمہارا اشارہ کیا میجر ہارلس کے بتائے ہوئے دس منٹ سے ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں ہائی ایکسپریس کی رفتار سو کلو میٹر فی گھنٹے تھی اور میجر ہارلس نے دس منٹ بعد اسٹیشن آنے کا اعلان کیا تھا اس لئے اس حساب سے کل سترہ اٹھارہ میل کا فاصلہ بنتا ہے۔ اب ہم پندرہ میل کے لگ بھگ سفر طے کر چکے ہیں اس لئے آبادی کے قریب ہی پہنچنے والے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اگر آبادی میں داخلے سے پہلے چیکنگ ہوئی تو"...... جولیا نے کہا۔

"اس کا امکان کم ہے بہرحال چیکنگ ہوئی تو دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہمارے پاس صرف ریوالور ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"پرواہ مت کرو"...... عمران نے کہا۔ پھر اچانک اس کی نظر دور بہت دور فضا میں چمکنے والے جگنوؤں جیسے روشن دھبوں پر پڑی اور وہ چونک پڑا۔ دھبے آہستہ آہستہ بڑے ہوتے جا رہے تھے۔

"یہ تو ہیلی کاپٹر لگتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"لگتے ہیں نہیں بلکہ ہیلی کاپٹر ہی ہیں اور تین عدد ہیں اور رخ بھی ہماری جانب ہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ ہمیں دیکھ لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اس کا امکان کم ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں"...... جولیا نے قریب آتے ہوئے روشن دھبوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو اب کافی بڑے ہو گئے تھے۔

"رات اندھیری ہے اور ٹرک کی کوئی لائٹ روشن نہیں ہے۔ اس لئے ہمارا دیکھا جانا ناممکن ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جب ہیلی کاپٹر بہت قریب آ گئے تو عمران نے ٹرک روک کر انجن بند کر دیا اور اس وقت تک دوبارہ ٹرک حرکت میں نہیں لایا جب تک ہیلی کاپٹر ان کے سروں پر سے گزر کر دور نہ نکل گئے۔

"ریڈار کی وجہ سے تم نے انجن بند کیا تھا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے سر ہلایا۔ عمران نے اسی خیال سے ٹرک روک کر انجن بند کیا تھا کہ اگر کسی ہیلی کاپٹر میں جدید ترین ریڈار لگا ہوا ہوتا تو وہ فوراً ہی پائلٹ کو بتا دیتا کہ ان کے نیچے زمین پر کوئی گاڑی موجود ہے۔ وہ چلتے رہے دو تین منٹ بعد انہیں آبادی کی روشنیاں نظر آنے لگی تھی پھر وہ کسی چیکنگ سے دو چار ہوئے بغیر آبادی میں داخل ہو گئے تھے عمران نے ایک جگہ ٹرک روک دیا۔ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ راجم مارکیٹ کہاں ہے کہ چونک پڑا اسے قریب ہی سے کسی کی آواز سنائی دی تھی۔

"راجم مارکیٹ جا رہے ہو تو مجھے بھی لیتے چلو"...... عمران نے

آواز کی سمت دیکھا اس کے ٹرک سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑی ہوئی سیاہ کار کے پاس موجود دو میں سے ایک آدمی نے دوسرے سے کہا تھا۔

''تمہاری گاڑی کا کیا بنا۔ ابھی تک مرمت ہو کر نہیں آئی کیا''...... دوسرے آدمی نے پہلے سے کہا۔

''نہیں''...... پہلے آدمی نے سر ہلا کر کہا۔

''چلو پھر سوچ کیا رہے ہو''...... دوسرے نے کہا۔ پھر وہ گاڑی میں بیٹھے اور گاڑی حرکت میں آ گئی۔ عمران نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک بڑی مشکل حل کر دی ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ کسی سے راجم مارکیٹ کا پتہ پوچھتا اور بعد میں پتہ بتانے والا پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران بتا دیتا کہ اس نے ایک مرد اور ایک لڑکی کو جو ٹرک میں سوار تھے راجم مارکیٹ کا بتایا ہے بس پھر پولیس راجم مارکیٹ کی طرف متوجہ ہو جاتی اور راسکو کے ٹرک کی وجہ سے ان کا پتہ با آسانی لگ جاتا۔ جبکہ اب وہ اس خطرے سے کسی حد تک محفوظ تھے وہ سیاہ کار کا تعاقب کرتے ہوئے راجم مارکیٹ پہنچ گئے۔ یہاں اور بھی ٹرک کھڑے تھے جن پر مال لادا اور اتارا جا رہا تھا۔ عمران نے آس پاس کا جائزہ لے کر ٹرک ایک مناسب جگہ پارک کیا پھر جولیا کی طرف مڑا۔

''میں بالٹی مور آڑھتی کا پتہ لگانے جا رہا ہوں تم چوکنی رہنا''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کوئی خطرہ ہو تو رسٹ واچ ٹرانسمیٹر پر سگنل دے دینا۔ ویسے بھی تم غیر ملکی ہو اور عبرانی زبان سے ناواقف ہو اس لئے کوئی پوچھ گچھ کرے تو تم ایکریمین زبان بولنا شروع کر دینا''...... عمران نے کہا۔

''اس سے کیا ہو گا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ایکریمین لب لہجے میں بات کرو گی تو وہ ایکریمین سمجھتے ہوئے درگذر سے کام لیں گے کیونکہ اسرائیل، ایکریمیا کا لاڈلا ملک ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اوہ اچھا بھی گئی''...... جولیا نے کہا۔

''یہیں رکنا''...... عمران نے کہا اور ٹرک سے اتر کر مارکیٹ میں داخل ہو گیا۔ یہاں بھی خوش قسمتی اس کے ساتھ تھی اندر داخل ہوتے ہی بائیں سمت کی دوسری دکان پر نظر ڈالتے ہی وہ رک گیا۔ دکان پر عبرانی زبان میں ایک بورڈ لگا ہوا تھا جس پر بالٹی مور اینڈ کو لکھا ہوا تھا اور عمران عبرانی زبان سے بخوبی واقف تھا۔ وہ اسی طرف بڑھتا چلا گیا دکان پر صرف دو افراد تھے۔

''فرمائیں''...... عمران کو دیکھتے ہی ان میں سے ایک نے پوچھا زبان عبرانی استعمال کی گئی تھی۔

''مسٹر بالٹی مور سے ملنا ہے''...... عمران نے بھی عبرانی ہی میں جواب دیا۔

"میں ہی بالٹی مور ہوں بولیں"...... اس سے بات کرنے والے نے کہا۔

"میں راسکو کا بھائی کراسکو ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ارے۔ آؤ بیٹھو۔ وہ راسکو کہاں ہیں"...... بالٹی مور نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"گھر پر ہے۔ اس کی طبیعت ناساز تھی اس لئے اس نے ٹرک پر مجھے مال دے کر بھیجا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس نے راسکو سے کرید کرید کر اس کے بارے میں ہر بات تفصیل سے پوچھ لی تھی اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں بالٹی مور کے سوالوں کے جواب دے سکتا تھا۔

"ٹرک کہاں ہے"...... بالٹی مور نے پوچھا۔

"دروازے پر"...... عمران نے کہا۔

"کراڈ۔ جاؤ مال اتروا کر گودام میں رکھو اور قہوہ بھجوا دو"۔ بالٹی مور نے اپنے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی اچھا"...... کراڈ نے کہا اور کھڑا ہو گیا۔

"ٹرک میں میری بیوی بیٹھی ہے اس کا خیال رکھنا"...... عمران نے کراڈ سے کہا اور بالٹی مور چونک پڑا۔

"تم اپنی بیوی کو ساتھ لائے ہو خیریت تو ہے نا۔ کیا پھر کسی نے اس سے زیادتی کی ہے"...... بالٹی مور نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

"زیادتی"...... عمران نے دوہرایا فوراً ہی بجلی کی طرح ایک خیال اس کے ذہن میں آیا تھا کہ شاید پہلے کسی نے کراسکو کی بیوی کے ساتھ زیادتی کی ہو گی جس کا بالٹی مور کو علم ہے اس لئے اب اس بات سے اسے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

"ہاں پہلے بھی کوئی آفیسر تمہاری بیوی کے پیچھے لگ گیا تھا اور اسے اغوا کر کے بے عزت کرنا چاہا تھا مگر راسکو نے بروقت اپنا اثر رسوخ استعمال کرتے ہوئے اسے بچا لیا تھا"...... بالٹی مور نے کہا۔

"اب بھی ایسی ہی بات ہے۔ انٹیلی جنس کے ایک آفیسر کا حکم ہے کہ میں اپنی بیوی کو ان کی سیکرٹری بنا دوں اور جب تک وہ اس کی سیکرٹری رہے میں اس سے کوئی تعلق نہ رکھوں"...... عمران نے مظلوم سا لہجہ بنا کر کہا۔

"اوہ۔ تو پھر"...... بالٹی مور نے پوچھا۔

"ہمارے انکار پر اس نے میرے اور میری بیوی کے خلاف فلسطینیوں کی مدد کرنے کا مقدمہ کھڑا کر دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بالٹی مور کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"پھر"...... بالٹی مور نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔

"وہ ہمیں گرفتار کرنا چاہتے تھے مگر راسکو نے ٹرک دے کر ہمیں یہاں آپ کے پاس بھیج دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"...... بالٹی مور نے سر ہلا کر کہا۔

"راسکو نے کہا تھا کہ آپ ہماری مدد کریں گے اور......" عمران نے کہا۔

"راسکو نے اب میری بات مانی ہے جبکہ پانی سر سے گزر چکا ہے"...... بالٹی مور نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"جی میں سمجھا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں پہلے بھی اس سے کہہ چکا تھا کہ تمہیں وہ یہاں چھوڑ دے میں تمہاری ہر طرح مدد کروں گا مگر وہ نہیں مانا"...... بالٹی مور نے منہ بنا کر کہا۔

"مگر اب تو ہم یہاں بھی نہیں رہ سکتے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ پولیس وہاں تمہیں اور تمہاری بیوی کو نہ پا کر ادھر ہی کا رخ کرے گی کیونکہ سب کو علم ہے کہ راسکو کا ایک گھر یہاں بھی ہے اور کاروبار بھی وہ یہاں سے ہی کرتا ہے"...... بالٹی مور نے کہا۔

"میں یہی کہنا چاہتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ آج رات دو بجے یہاں سے میرے دو ٹرک مال لے کر غزہ جا رہے ہیں تم دونوں کو ان کے ذریعے میں غزہ بھجوا دوں گا وہاں میرا مکان بھی موجود ہے"...... بالٹی مور نے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"اس مکان میں جب تک تمہارا دل چاہے چھپے رہ سکتے ہو مگر اخراجات بہرحال تمہیں دینے ہوں گے"...... بالٹی مور نے کہا۔

"ضرور۔ راسکو نے کہا تھا کہ اگر آپ ہماری مدد پر تیار ہو جائیں تو آج کا سارا مال آپ کی نظر کر دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ سارا مال"...... بالٹی مور نے حیرت سے کہا۔

"ہاں۔ آپ میری مدد پر تیار ہیں اس لئے آج آنے والا سارا مال آپ کا ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"راسکو کا دل واقعی بہت بڑا ہے۔ اب تم فکر مت کرو۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں اور تمہاری بیوی کو کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔ تم دونوں کی حفاظت اب میری ذمہ داری ہے"...... بالٹی مور نے مسرت آمیز لہجے میں کہا۔

"جی"...... عمران نے سعادت مندی سے کہا۔

"لو قہوہ پیو۔ تمہاری بیوی کو بھی بھجوا دوں"...... بالٹی مور نے قہوہ لانے والے سے قہوہ لے کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"ضرور"...... عمران نے سر ہلا دیا۔ بالٹی مور نے ایک آدمی کے ذریعے ٹرک میں جولیا کے لئے قہوہ بھجوایا تھا۔

"قہوہ پی کر ہم یہاں سے چل دیں گے"...... بالٹی مور نے کہا۔

"کہاں پر"...... عمران نے بے ساختہ پوچھا۔

''اپنی رہائش گاہ پر لے جاؤں گا وہاں تم لوگ کچھ کھا پی لینا اتنی دیر میں غزہ جانے والے ٹرک لوڈ ہو جائیں گے''...... بالٹی موور نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ زیادہ دیر کسی پبلک مقام پر ہمارا رہنا مناسب بھی نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اسی لئے تمہیں یہاں سے اپنی رہائش گاہ لے جا رہا ہوں''...... بالٹی موور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ قہوہ پینے لگے۔

قہوہ پی کر بالٹی موور نے عمران اور جولیا کو ساتھ لیا اور اپنی کار میں بٹھا کر وہ انہیں اپنی رہائش گاہ میں لے آیا۔ بالٹی موور ان کو اپنی رہائش گاہ پر چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔ جانے سے پہلے اس نے نوکروں کو ان کے بارے میں کچھ ہدایتیں دی تھی پھر عمران کو بتایا تھا کہ وہ ڈیڑھ بجے تک لوٹ آئے گا اور ان کو اپنے ساتھ لے جا کر ٹرک میں بٹھا دے گا۔ اس کے جانے کا سبب بھی ٹرک ہی تھے اسے اپنے سامنے مال لوڈ کرانا تھا اور مال اس طرح لوڈ کرانا تھا کہ ان کے بیٹھنے کی جگہ اس میں اس طرح بن سکے کہ سارا سامان باہر نکالے بغیر کوئی ان کو ہرگز نہ دیکھ سکے اور یہ کام رازداری سے کرنا تھا۔ اس کے چلے جانے کے بعد ان دونوں نے پھر غسل کیا تھا اور اپنے جسم پر سے ریت کا ایک ایک ذرہ صاف کر دیا تھا پھر انہوں نے نوکروں کے مہیا کئے ہوئے لباس پہن لئے

تھے۔ لباسوں کے بارے میں بھی بالٹی موور ہی نے نوکروں کو ہدایت دی تھی اور وہ ان کے لئے لباس لائے تھے۔ ان کے تیار ہو جانے کے بعد نوکروں نے ان کے لئے کھانا لگا دیا تھا۔

''کیا بالٹی موور پر اعتماد کیا جا سکتا ہے''...... کھانا کھانے کے بعد کافی پیتے ہوئے جولیا نے پوچھا۔

''نہ کرنے کی وجہ''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''یہودی دنیا بھر میں بے اعتماد قوم کے طور پر مشہور ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''[illegible] بالٹی موور کو دھوکہ دینے سے باز رکھے گا''...... عمران نے کہا۔

''کیوں۔ اگر اسے حقیقت کا علم ہو گیا اور اس نے محب وطن بن کر یہ سوچتے ہوئے کہ ہمارے بعد بھی سارا مال اسی کا ہے کیا وہ ہمیں گرفتار نہیں کرا سکتا''...... جولیا نے کہا۔

''بات صرف ہماری ذات تک محدود ہوتی تو وہ ضرور ایسا کر گزرتا''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''اسے یہ علم ہے کہ اگر اس نے ہم سے دھوکہ کیا تو راسکو اس کی گردن دبوچنے کے لئے موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو یہ بات ہے۔ اس لئے تم نے اس پر بھروسہ کیا ہے کہ اسے راسکو کا خوف تعاون کرنے پر مجبور رکھے گا''...... جولیا نے کہا۔

"راسکو کا خوف اور دولت کا لالچ۔ یقیناً راسکو کافی بااثر آدمی تھا"...... عمران نے کہا۔

"اگر اسے راسکو کے بارے میں علم ہو جائے کہ......" جولیا نے کہنا چاہا مگر عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

"دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مگر یہاں ہماری مقامی زبان سمجھنے والا کون ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہ ہو مگر احتیاط اپنی جگہ پر"...... عمران نے کہا۔

"اب تمہارے ذہن میں کیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ غزہ جا کر کیا کرو گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"وہاں سے ہم اُردن میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں ہمارا سفارتخانہ موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"سرحد عبور کرنا آسان نہ ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"سرحد کیسے عبور کریں گے یہ غزہ پہنچ کر دیکھیں گے"...... عمران نے کہا۔

"پہلے تمہارا ارادہ اطاقہ جانے کا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ جانا غزہ ہی تھا۔ اطاقہ تو صرف دکھاوے کے لئے کہا تھا۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی کو ہماری اصل منزل کا پتہ چلے"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا تم اپنا مشن پورا نہیں کرو گے۔ تم نے تو کہا تھا کہ ہم

نے ٹاپ سیکرٹ فائل کے جو پرنٹ حاصل کئے ہیں وہ ادھورے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھنے میں پرنٹ واقعی ادھورے ہیں لیکن ایسا ہے نہیں"۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"ایسا نہیں ہے کا کیا مطلب ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر کارڈس واقعی انتہائی ذہین اور شاطر انسان ہے۔ اس نے دکھاوے کے طور پر اپنے سیکرٹ لاکر میں جو فائلیں اور دستاویزات رکھی ہوئی تھیں وہ سب مخصوص پیپر پر پرنٹ تھیں۔ جن کی اگر کاپیاں بنائی جائیں یا کسی بھی اسپائی کیمرے سے پرنٹ نکالے جائیں تو ایسا لگتا ہے جیسے آدھے ادھورے پرنٹ آئے ہوں لیکن ایسا نہیں تھا۔ جب میں ٹاپ سیکرٹ فائل اور دوسری دستاویزات دیکھ رہا تھا تو مجھے ان تمام پرنٹس میں ایک کامن بات محسوس ہوئی تھی۔ اس کامن بات نے مجھے بہت الجھایا ہوا تھا لیکن پھر بعد میں میرے دماغ کے بند دریچے کھل گئے اور مجھے پتہ چل گیا ہے کہ پرنٹس میں، میں نے جو کامن بات محسوس کی تھی وہ کیا ہو سکتی ہے"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے وہ کامن بات"...... جولیا نے پوچھا۔

"تم نے بھی پرنٹس دیکھے تھے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ ان تمام پرنٹس میں ایک صفحے پر کچھ لکھا ہوا تھا جبکہ دوسرا صفحہ خالی تھا اور گہرے

نیلے رنگ کا تھا۔ میں نے احتیاطاً فائلوں اور دستاویزات کے بلینک پیپرز کی بھی تصاویر اتار لی تھیں نیلے رنگ کے بلینک پیپرز پر مجھے جگہ جگہ سرخ دھبے سے دکھائی دیئے تھے اور کچھ ایسی ٹیڑھی میڑھی لکیریں دکھائی دیتی ہیں جو سمجھ سے بالاتر ہیں۔ میں ان لکیروں کے جالوں میں ہی الجھا رہا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے ایسے سرخ دھبے اور لکیروں کے جالوں والے پرنٹس میں پہلے بھی کہیں دیکھ چکا ہوں۔ بہت سر کھپانے کے بعد جب میں نے تمہارے ساتھ ٹرین سے ریگستان میں چھلانگ لگائی تو گرم ریت پر گرتے ہی میرا سر بھی گرم ہو گیا جس نے میرے دماغ کی بند رگیں کھول دیں اور میرے دماغ کی بند کھڑکیاں کھلتی چلی گئیں اور مجھے بلینک پرنٹس پر ریڈ ڈاٹس اور لکیروں کے جال کا مطلب سمجھ آ گیا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ہے ریڈ ڈاٹس اور لکیروں کے جال کا"...... جولیا نے اس کی جانب بدستور حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈاٹ لائن کوڈ ہیں۔ ڈاکٹر کارٹر نے سیکرٹ لاکر میں جتنی بھی فائلیں اور دستاویزات رکھی ہیں انہیں اس نے انتہائی ذہانت سے ترتیب دیا تھا۔ ہر صفحے پر پرنٹ لے کر اس نے اگلا صفحہ ڈاٹ لائن کوڈ سے تحریر کیا تھا اور سادہ پیپر پر ایسی روشنائی استعمال کی جو دکھائی نہیں دیتی اور پیپر بلینک دکھائی دیتا ہے لیکن اگر اس صفحے کا پرنٹ نکال لیا جائے تو تحریر ریڈ ڈاٹ اور ٹیڑھی میڑھی لکیروں کی

شکل میں واضح ہو جاتا ہے۔ بس پھر اسے ڈی کوڈ کرنا ہوتا ہے اور فائل مکمل ہو جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے جان بوجھ کر فائلوں اور دستاویزات کے بلینک پیپرز کی بھی تصاویر لی تھیں"...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس وقت میرے دماغ میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ میں غیر ارادتاً ہی تصویریں اتارتا چلا گیا تھا۔ اصل شک تو مجھے بلینک پیپرز کے لٹکے ہوئے پرنٹس کو دیکھ کر ہوا تھا جو نیلے رنگ کے تھے اور سرخ دھبوں اور لکیروں سے بھرے ہوئے تھے۔ میرا دماغ ہر وقت اسی ادھیڑ بن میں رہتا تھا کہ بلینک پیپرز کے ایسے پرنٹ کیسے بن سکتے ہیں۔ بہت سوچ کر اور دماغ کھپانے کے بعد آخر کار مجھے ڈاٹ لائن کوڈ سمجھ آیا اور میں نے جب اس پر غور کیا تو میرے دماغ میں ٹاپ سیکرٹ فائل خود بخود مکمل ہوتی چلی گئی"۔ عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم یہاں جس کام کے لئے آئے تھے وہ پورا ہو چکا ہے"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں اس طرح ادھر ادھر بھاگنے کی کیا ضرورت ہے۔

ہمیں تو فوری طور پر اسرائیل سے نکل جانا چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''میں بھی تو کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹاپ سیکرٹ فائل کا راز ہے کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ڈاکٹر کارٹس چونکہ بنیادی طور پر ایک سائنس دان ہے اس لئے اس نے ایک نئے سائنسی اسلحے پر ریسرچ کی تھی۔ یہ ایک خصوصی گن ہے جس سے کلسٹر بموں جیسے بم برسائے جا سکتے ہیں۔ گن کی مدد سے ان بموں کو ہزاروں کلو میٹر دور تک کی رینج تک فائر کیا جا سکتا ہے اور ان بموں میں اگر کیمیائی مواد بھر دیا جائے تو اس سے ہونے والی تباہی ایٹم بموں سے ہونے والی تباہی سے قطعی مختلف نہ ہو گی اور یہ بم گن سے تسلسل کے ساتھ برسائے جا سکتے ہیں جنہیں راستے میں نہ تو کسی بیلسٹک میزائل سے روکا جا سکا ہے اور نہ ہی ان کی تباہی سے بچا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر کارٹس نے اس نئی ایجاد کے تجربات بھی کئے تھے۔ ان تجربات کے بارے میں چیف کو پتہ چلا تو چیف نے فوری طور پر ہم دونوں کو یہاں بھیج دیا تاکہ ہم ڈاکٹر کارٹس کی اس نئی ایجاد کا پتہ چلا سکیں۔ چیف کے حکم کے تحت ہمیں ڈاکٹر کارٹس کی ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل کرنی تھی جس میں تجربات کے ساتھ اس گن اور کلسٹر بموں جیسے اٹامک بم بنانے کا فارمولا بھی موجود تھا۔ اس کے علاوہ اس فائل میں اینٹی فارمولا بھی موجود ہے جس سے ان بموں سے ہونے والی تباہی کو

نہ صرف روکا جا سکتا ہے بلکہ ایٹمی تابکاری کے اثرات کو فوراً زائل کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مطلب یہ کہ ہمارے پاس گن اور بموں سمیت اینٹی فارمولا بھی موجود ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سب مجھے بہت غور و خوض کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ میرے دماغ کی بند کھڑکی کھلتے ہی مجھے ڈاٹ لائن کوڈ سمجھ آ گیا تھا جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ ہم نے رہوڈا کی مدد سے ڈاکٹر کارٹس کی لیبارٹری سے جو فائل حاصل کی ہے وہ نامکمل اور ادھوری فائل ہے اور یہ بات واقعی ٹرین سے کودتے وقت اچانک میرے ذہن میں آئی تھی ورنہ میرا بھی پروگرام تھا کہ میں اطاقہ جاؤں اور جا کر کرنل رابرٹ یا ڈاکٹر کارٹس کو تلاش کروں اور ان سے مکمل فائل حاصل کروں''...... عمران نے کہا۔

''اسی لئے تم نے اطاقہ جانے کی بجائے اب غزہ جانے کا پروگرام بنا لیا ہے تاکہ اسرائیل سے نکلا جا سکے''...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔ اور ہمیں اسرائیل سے نکلنے کا یہ بہترین موقع ملا ہے۔ میں اس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہتا''...... عمران نے کہا۔

''وائٹ ایگل اور اس کے ساتھی کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ ہمیں ٹرین میں چھوڑ جانے کے بعد نہ انہوں نے تم سے رابطہ کیا

ہے اور نہ تم نے"...... جولیا نے کہا۔

"ان کا کام ختم ہو گیا ہے۔ میں نے وائٹ ایگل کو پہلے ہی ہدایات دے دی تھیں کہ الاقہ میں ہم دونوں ہی کام کریں گے اس لئے ان کے وہاں آنے یا ہمارے لئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

وہ لوگ ڈیڑھ بجے تک اسرائیل سے نکلنے کے معاملے پر غور کرتے رہے تھے پھر یہ مسئلہ بھی ڈسکس ہوا کہ ان کے پاس اسلحہ کے نام پر صرف ریوالور ہیں۔ اسلحہ وہ بالٹی مور کے ذریعے حاصل کر سکتے تھے مگر بہانہ کیا کرتے۔ جبکہ وہ پولیس سے معلوم ہی کر فرار ہونے کا ڈرامہ رچا رہے تھے ایسی صورت میں اسلحہ کا مطالبہ انہیں مشکوک کر سکتا تھا۔ پھر یہ بھی ممکن تھا کہ بالٹی مور شک میں پڑ کر ان کے بارے میں انکوائری کرنے لگتا یا راسکو ہی سے فون پر رابطے کی کوشش کرتا اور ان دونوں کا بھانڈا پھوٹ جاتا۔ اس لئے انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ اسلحہ حاصل کرنے کے لئے کوئی اور طریقہ کار اختیار کریں گے۔ وہ دونوں انہی باتوں پر غور کر رہے تھے کہ بالٹی مور کمرے میں داخل ہوا مگر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر وہ چونک پڑے۔ بالٹی مور حیرت زدہ نظروں سے انہیں گھور رہا تھا۔

"کیا بات ہے۔ آپ اس طرح سے گھور گھور کر ہمیں کیوں دیکھ رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سچ بتاؤ اصل بات کیا ہے"...... بالٹی مور نے انہیں گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کیسی بات"...... عمران نے پوچھا۔

"یہی کہ تم کس وجہ سے وہاں سے بھاگ کر یہاں آئے ہو اور یہاں سے غزہ جانے کا تمہارا اصل مقصد کیا ہے۔ بولو"...... بالٹی مور نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہی جو ہم آپ کو پہلے بتا چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو یہ بتاؤ کہ پولیس تمہیں غیر ملکی ایجنٹ کیوں سمجھ رہی ہے۔ بولو۔ جواب دو"...... بالٹی مور نے کہا۔

"غیر ملکی ایجنٹ۔ گویا یہاں کالاب میں بھی ہماری تلاش شروع ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اور میری اطلاعات کے مطابق وہ ایک ایسے جوڑے کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں جو غیر ملکی ایجنٹ ہیں"...... بالٹی مور نے کہا۔

"فلسطینیوں کی مدد کرنے کے الزام کے بعد اب ان لوگوں نے ہم دونوں پر غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا نیا الزام لگایا ہے"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"الزام"...... بالٹی مور نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیا میں نے پہلے ہی نہیں بتایا تھا کہ ان لوگوں نے ہم پر کیا الزام لگایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے یاد ہے۔ مگر ایک بات نے مجھے الجھا دیا ہے"...... بالٹی مور نے کہا۔

"وہ کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سیدھے تمہاری مقامی رہائش گاہ کیوں نہیں گئے۔ جبکہ انہیں اچھی طرح سے علم ہو گا کہ یہاں راسکو کی......" بالٹی مور نے کہنا چاہا لیکن عمران نے اس کی بات کاٹ دی۔

"میں سمجھ گیا کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ شاید ان لوگوں نے پہلے ہی سے ہماری مقامی رہائش گاہ کی تلاشی لے لی ہو گی اور وہاں ہمیں نہ پا کر کسی غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا شوشہ چھوڑا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اس سے انہیں فائدہ"...... بالٹی مور نے شک بھرے لہجے میں کہا۔

"بہت بڑا۔ تمہارے علاوہ اگر ہم نے کسی اور جگہ پناہ لی ہوتی تو پناہ دینے والا ہمیں غیر ملکی ایجنٹ سمجھ لیتا اور پولیس کو ہمارے بارے میں اطلاع کر دیتا"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات سمجھ میں آ رہی ہے مگر......" بالٹی مور کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"کیا میں ایسا نہیں کر سکتا"...... بالٹی مور نے عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں اور اس کی وجہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"...... بالٹی مور نے پوچھا۔

"اول یہ کہ بھائی راسکو کو آپ پر بھروسہ تھا کہ آپ خلوص دل سے ہماری مدد کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"اور"...... بالٹی مور نے پوچھا۔

"اور یہ کہ نہ صرف مدد کریں گے بلکہ پولیس کی دسترس سے بھی بچائیں گے خواہ ہم پر کیسا ہی الزام کیوں نہ ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر تمہیں بچاتے ہوئے میں پھنس گیا تو"...... بالٹی مور نے کہا۔

"راسکو نے اس پر بھی غور کیا تھا اور طے یہ پایا تھا کہ اگر آپ کو کچھ ہوا تو پھر وہ وزیراعظم تک بات لے جائیں گے اور آپ جانتے ہی ہیں کہ ان کے تعلقات کیسے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اسی بھروسے پر تو میں اب سب کچھ کروں گا کہ کوئی بات ہوئی تو راسکو سنبھال لے گا"...... بالٹی مور نے کہا۔

"ایسی نوبت شاید نہ آئے۔ کیونکہ آپ جو طریقہ کار اختیار کر رہے ہیں وہ بہت محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا تم لوگ چلنے کے لئے تیار ہو"...... بالٹی مور نے کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے کہا۔

"آؤ چلو"...... بالٹی مور نے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ عمارت سے باہر آئے یہاں اس کی کار موجود تھی وہ گاڑی کی عقبی نشست پر بیٹھ گئے اور بالٹی مور نے اسٹیرنگ سنبھال لیا۔

"سیٹ پر لیٹ جاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی تمہیں دیکھ لے"...... سڑک پر آنے کے بعد بالٹی مور نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔ پھر وہ دونوں سیٹوں کے درمیان میں نیم دراز ہو گئے اب اس وقت تک انہیں نہ دیکھا جا سکتا تھا کہ جب تک کوئی گاڑی کے اندر گردن ڈال کر نہ دیکھتا۔

گودام میں گاڑی بالٹی مور نے اس طرح کھڑی کی [illegible] آڑ میں رہے۔ پھر اس نے ان دونوں کو ایک ٹرک میں چڑھا کر اسٹیرنگ سیٹ کی دیوار کے برابر بنائی ہوئی جگہ میں بٹھا دیا۔ اس چوبی دیوار میں ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی جس کے ذریعے وہ ڈرائیونگ کرنے والے سے بات کر سکتے تھے۔

"راسکو کو کس طرح اطلاع دو گے کہ میں نے تمہیں غزہ بھجوا دیا ہے"...... بالٹی مور نے پوچھا۔ وہ اسٹیرنگ سیٹ پر بیٹھ کر درمیانی کھڑکی کھول کر بات کر رہا تھا۔ اس کے آدمی ٹرک کا پٹرول ٹینک فل کر رہے تھے۔

"یہ کام آپ کو کرنا ہو گا۔ مگر کل صبح کیونکہ بھائی سے صبح سے پہلے رابطہ نہیں ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اطلاع کر دوں گا اور کوئی بات ہو تو کہو کیونکہ

ٹرک کی روانگی کا وقت ہو گیا ہے"...... بالٹی مور نے کہا۔

"راستے میں چیک پوسٹ بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہے مگر سرسری طور پر چیکنگ ہوتی ہے کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی"...... بالٹی مور نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے سر ہلا دیا۔

"گڈ بائے"...... بالٹی مور نے کہا اور نیچے اتر گیا۔ عمران نے کھڑکی بند کر دی مگر فوری طور پر ایک خیال آتے ہی اس نے کھڑکی دوبارہ کھول کر بالٹی مور کو آواز دی۔

"کیا بات ہے"...... بالٹی مور جو قریب ہی موجود تھا، نے پوچھا۔

"ڈرائیور کو ہمارے بارے میں کیا بتایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہی کہ تم میرے خاص آدمی ہو اور تمہیں بحفاظت غزہ پہنچا دے۔ بے فکر رہو وہ کافی ہوشیار آدمی ہے"...... بالٹی مور نے کہا۔

"ڈرائیور ہے کون"...... عمران نے پوچھا۔

"تعارف کرا دیتا ہوں"...... بالٹی مور نے کہا۔ پھر اس نے کسی کو آواز دی اور جسے آواز دی تھی اس کے قریب آ جانے پر عمران سے اس کا تعارف کرا دیا تھا۔ عمران نے ڈرائیور کا جائزہ لیا وہ کافی چالاک اور سخت گیر آدمی نظر آیا تھا۔ وہ لوگ ڈھائی بجے وہاں سے روانہ ہوئے تھے کل چھ ٹرک تھے جن میں سے صرف دو بالٹی مور

کے تھے۔ کالاب سے باہر نکلنے سے پہلے ٹرکوں کی تلاشی لی گئی تھی۔ مگر یہ تلاشی ایسی ہی تھی کہ جسے صرف خانہ پری ہی کہا جا سکتا تھا کیونکہ ایک پولیس والے نے ادھر ادھر ہاتھ مار کر اوکے کا اعلان کیا تھا اور ٹرک آگے بڑھ گئے تھے۔

''کوئی خاص چیکنگ نہیں ہوتی''...... عمران نے درمیانی کھڑکی کھول کر سرگوشی کرنے والے لہجے میں کہا۔

''نہیں جناب۔ ہماری خاص چیکنگ نہیں کی جاتی''...... ڈرائیور نے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے پوچھا۔

''یہاں سے گزرنے والے ہر ٹرک کو ایک بڑا نوٹ ان کی نظر کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا نہ کریں تو یہ سارا سامان اتار کر زمین پر ڈال دیتے ہیں''...... ڈرائیور نے کہا۔

''اوہ۔ اب اگلی چیک پوسٹ کہاں اور کس وقت آئے گی''۔ عمران نے کہا۔

''غزہ پہنچ کر ہی چیک پوسٹ کا سامنا کرنا پڑے گا اور غزہ ہم کل صبح پہنچ جائیں گے''...... ڈرائیور نے کہا۔

''راستے میں کہیں رکو گے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ کیوں''...... ڈرائیور نے پوچھا۔

''ایسے ہی پوچھ لیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے پاس ایک پیٹی رکھی ہے اس میں تھرموس میں کافی

ہے اور پیکٹس میں کھانے پینے کا سامان بھی موجود ہے۔ پانی بھی اسی میں ہے''...... ڈرائیور نے کہا۔

''میرا یہ مطلب نہیں تھا''...... عمران نے کہا۔

''پھر بھی آپ کو اس بارے میں بتانا تو ضروری تھا''۔ ڈرائیور نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ چاہیں تو سو سکتے ہیں''...... ڈرائیور نے کہا۔

''تم کافی وغیرہ نہیں لو گے کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''میرے پاس الگ تھرموس ہے اور اس میں میرا پسندیدہ قہوہ بھرا ہوا ہے''...... ڈرائیور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر اس نے کھڑکی بند کر دی اور چوبی دیوار سے ٹک گیا۔ چوبی دیوار کی درزوں سے ہلکی ہلکی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا کے جھونکے آ کر ان کے جسموں سے ٹکرا کر فرحت بخش رہے تھے۔

''کتنی ٹھنڈی ہوا ہے''...... جولیا نے عمران سے کہا۔

''ہاں۔ ریگستانی علاقوں کے دن جتنے گرم ہوتے ہیں راتیں اسی قدر ٹھنڈی ہوتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا ہم غزہ تک آسانی سے پہنچ جائیں گے''...... جولیا نے پوچھا۔

''شاید''...... عمران نے کہا۔

''شاید سے تمہاری کیا مراد ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''میجر ہارلس خاصا ذہین اور باصلاحیت آدمی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے پوچھا۔

''وہ حالات کا تجزیہ کر کے ہماری راہ فرار کا اندازہ لگا لے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ جبکہ اپنے پیچھے ہم نے کوئی نشان تک نہیں چھوڑا پھر وہ کیسے ہماری راہ فرار جان لے گا''...... جولیا نے کہا۔

''یہ تمہارا خیال ہے کہ ہم نے کوئی نشان نہیں چھوڑا۔ ورنہ اتنے واضح نشانات ہم نے چھوڑے ہیں کہ ایک ذہین آدمی ان کے ذریعے ہماری راہ فرار آسانی سے سمجھ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''مگر کیسے''...... جولیا نے پوچھا۔

''کیا تمہیں وہ بجلی کا پٹر یاد نہیں کہ جنہیں کالاب پہنچنے سے پہلے ہم نے راہ میں دیکھا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یاد ہیں۔ مگر وہ کیا کر لیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''بہت کچھ۔ ممکن ہے اس میں میجر ہارلس ہی ہو اور ہمیں تلاش کرنے صحرا میں جا رہا ہو''...... عمران نے کہا۔

''کیا اسے علم غیب ہو گیا ہو گا کہ ہم صحرا میں کود گئے ہیں''۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''اندازہ جولیا اندازہ۔ ہمیں ٹرین میں نہ پا کر اس نے یہی سوچا ہو گا کہ ہم ٹرین سے کود گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''چلو یہ ٹھیک ہے مگر وہ یہ اندازہ کیسے لگائے گا کہ ہم ٹرین سے کس جگہ کودے ہوں گے''...... جولیا نے پوچھا۔

''بہت آسانی سے۔ جب وہ بیہوش ہو رہے تھے تو میجر ہارلس نے کہا تھا کہ دس منٹ بعد اگلا اسٹیشن آنے والا ہے جہاں اس کی مسلح فورس گھیرا ڈالے ہوئے ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے کہا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''بس میجر ہارلس دس منٹ کے وقفے میں ٹرین کا جتنا سفر باقی تھا اتنے حصے میں وہ ہمیں تلاش کریں گا''...... عمران نے کہا۔

''اور کیا کام ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ راسکو کی لاش انہیں اگر مل گئی تو یقینی طور پر وہ باقی صورت تک پہنچ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''مگر تم نے تو راسکو کی جیب سے سب کچھ نکال لیا تھا پھر وہ کیسے اسے شناخت کر پائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''وہ نہیں تو کالاب قصبے کے لوگ تو اسے شناخت کر سکتے ہیں نا۔ راسکو کو ایک تاجر کی حیثیت سے قصبے کے سارے آڑھتی بخوبی جانتے اور پہچانتے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''یہ سب ٹھیک ہے مگر تم نے لاش بھی چھپا دی ہے اور خون کے دھبے بھی پھر وہ کس طرح لاش تک پہنچ سکتے ہیں جبکہ اس وقت گہری تاریکی بھی ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''میجر ہارلس اگر سراغرساں کتے ساتھ لے آیا تو ان کے لئے

راسکو کی لاش دریافت کر لینا مشکل نہ ہو گا۔ اس کے علاوہ ہیلی کاپٹروں کے ساتھ سرچ لائٹس ضرور ہوں گی ایسی سرچ لائٹس جو الگ سے نصب کی جاتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اس طرح تو ہم ہر وقت خطرے کی زد میں رہیں گے''۔ جولیا نے کہا۔

''بالکل اور اس کا ایک حل میں نے سوچا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہی کہ ہم اس پناہ گاہ سے نکل کر سامان کے اوپر بیٹھ کر سفر طے کریں گے تاکہ کوئی خطرہ ہو تو بے خبر نہ رہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں کافی اور پانی سے بھرے تھرموس اور کھانے پینے کی چیزوں کے پیکٹ سنبھال کر ٹرک کے اوپری حصے میں سامان پر جا بیٹھے تھے۔ عمران نے کافی نکال کر جولیا کو دی اور خود اردگرد کا جائزہ لینے لگا اپنے عقب میں دیکھتے ہی وہ چونکا تھا۔ دور بہت دور کئی میل کے فاصلے پر اس نے آسمان پر جگنو سے چمکتے دیکھے تھے ایسے جگنو جو بڑی تیزی سے انہی کی جانب بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ ان جگنوؤں کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر سنجیدگی اور سختی عود کر آئی۔ چٹانوں کی سی سختی جسے دیکھ کر جولیا چونکے بغیر نہ رہ سکی تھی۔

بہت تلاش کے بعد میجر ہارلس اور اس کے ساتھی ایک جگہ ایک ٹیلے کے پاس اس قسم کے نشانات تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے کہ جیسے کوئی اوپر سے نیچے کی جانب پھسلتا چلا گیا ہو۔ اس جگہ دو افراد کے مٹے مٹے انہیں قدموں کے نشانات بھی ملے تھے۔ ہیلی کاپٹروں میں لگی سرچ لائٹس کی روشنیوں نے وہاں دن کا سا اجالا کر رکھا تھا۔

وہ قدموں کے نشانات کے پیچھے سڑک کی جانب بڑھنے لگے سڑک پر پہنچ کر بھی انہیں دو افراد کے قدموں کے نشانات نظر آئے تھے پہلے سے سڑک پر موجود ریت کی ہلکی سی تہہ میں جوتوں کے نشان بہت واضح تھے ان نشانات کے ساتھ ہی ایک ٹرک کے پہیوں کے نشانات بھی تھے۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لوگ یہاں سے ٹرک میں سوار ہو کر کالاب کی جانب گئے ہیں''...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس ایسا ہی لگتا ہے"...... روشن نے کہا۔ پھر میجر ہارلس کچھ سوچنے لگا اس کے ذہن میں بہت سے سوالات کلبلا رہے تھے وہ سوچ رہا تھا کہ کیا ٹرک ان دونوں کو لینے ہی کے لئے یہاں آیا تھا کیا یہ سوچا سمجھا منصوبہ تھا۔

"نہیں"...... کچھ دیر بعد اس نے خود ہی اپنے خیال کو رد کر دیا۔ کیونکہ اگر وہ ٹرک سے جانا چاہتے تو ٹرین میں کیوں سوار ہوتے۔ اس کے علاوہ انہیں ٹرین کی روانگی تک خطرے کا علم نہیں تھا۔ کیونکہ وہ دونوں تو اسے یعنی میجر ہارلس کو اسٹیشن پر ہی چھوڑ آئے تھے۔ اس لئے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ میجر ہارلس ہیلی کاپٹر کے ذریعے ٹرین میں پہنچ جائے گا۔ اس لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ انہوں نے پہلے سے ہی ٹرک کا انتظام کیا ہوگا کہ فرار ہو سکیں۔ یقیناً ان دونوں نے کسی عام سے ٹرک والے سے لفٹ لی ہو گی اور شاید اسے ٹھکانے لگا دیا ہوگا۔ ٹرک والے کو ٹھکانے لگانا اس لئے ضروری تھا کہ ان کا راز، راز ہی رہ سکے اور ٹرک والے کو ہلاک کر کے ریت میں دبا دینے کے بعد جب وہ کلاب پہنچ کر ٹرک کسی جگہ چھوڑ کر اپنے ٹھکانے پر چلے جاتے تو پوری طرح سے محفوظ ہو جاتے اور ان کا کوئی سراغ پیچھے نہ رہ پاتا۔ میجر ہارلس نے جتنا غور کیا اتنا ہی اسے اپنا خیال صحیح نظر آیا پھر ایک خیال یہ بھی ذہن میں ابھر آیا کہ اگر ٹرک والے کو ٹھکانے لگایا گیا ہے تو یقیناً کلاب سے پہلے ہی ایسا کیا گیا ہوگا اور اس کا بھی کوئی نہ کوئی نشان ضرور باقی

ہوگا ممکن ہے انہوں نے لاش دبائی نہ ہو یہ سوچ کر ریت پر ڈال کر آگے بڑھ گئے ہوں کہ ہوا سے اڑنے والی ریت خود ہی اسے چھپا دے گی۔ یہی کچھ سوچ کر اس نے تینوں ہیلی کاپٹروں کو سڑک کے ساتھ نیچی پرواز کر کے جائزہ لینے کا حکم دیا تھا۔ جبکہ وہ خود ہیلی کاپٹر سے اتر کر ان راستوں پر پیدل آگے بڑھنے لگا جہاں اسے قدموں کے ہلکے ہلکے نشانات دکھائی دے رہے تھے۔ روشن اور کچھ مسلح افراد اس کے ساتھ تھے۔ ہیلی کاپٹر آگے جا چکے تھے اور وہ ٹارچوں کی روشنی میں دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے لیکن وہ نصف میل ہی بڑھ پائے تھے کہ ایک ہیلی کاپٹر واپس آتا نظر آیا اور وہ رک گئے۔ ہیلی کاپٹر لینڈ ہوا اور اس میں سے پائلٹ نکل کر سیدھا میجر ہارلس کے پاس آ گیا۔

"ایک جگہ ہمیں نشانات ملے ہیں باس"...... پائلٹ نے کہا۔

"وہ جگہ کتنی دور ہے"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"سات آٹھ میل کے فاصلے پر جناب"...... پائلٹ نے کہا۔

"چلو"...... میجر ہارلس نے کہا۔ وہ، روشن اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے۔ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر ہوا میں اوپر اٹھایا اور اس سمت چل پڑا جس سمت نشانات ملے تھے۔ چند منٹ بعد وہ اس لاش کو گھور رہے تھے جو ریت میں دبائی گئی تھی اس کا پتہ سڑک کے قریب ریت پر موجود سیاہ دھبوں سے چلا تھا اور یہ سیاہ دھبے خون کے تھے اس خون کے جو مرنے والے کے سر میں گولی لگنے

کے بعد اس کے سر سے نکل کر ریت پر گرا تھا۔

''لاش ہیلی کاپٹر میں رکھو اور واپس کالاب چلو''...... میجر پارلس نے کہا۔ اسے اپنا خیال درست ثابت ہونے کی خوشی تھی اور یہ امید پیدا ہو چکی تھی کہ اب ان لوگوں کا سراغ مل جائے گا۔

''باس یہ شاید اس ٹرک کے مالک کی لاش ہے جس سے ان لوگوں نے لفٹ لی ہو گی''...... روشن نے کہا۔

''ہاں اور اب اس کی شناخت کروانی ہے''...... میجر پارلس نے کہا۔

''یقیناً باس۔ اور اس کے لئے ہمیں کالاب پولیس کی مدد لینی پڑے گی''...... روشن نے کہا۔

''بالکل''...... میجر پارلس نے کہا۔ کالاب پہنچتے ہی میجر پارلس نے کالاب پولیس اسٹیشن کے انچارج کو بلا کر راسکو کی شناخت کے لئے کہا تھا لیکن یہ اتفاق ہی تھا کہ خود انچارج ہی راسکو کو پہچانتا تھا۔ اس طرح وہ بالٹی مور آدھی تک جا پہنچے تھے اس وقت دو بجے تھے اور اس وقت مارکیٹ بند ہو چکی تھی لیکن راسکو کا ٹرک انچارج نے پہچان لیا تھا جو مارکیٹ کے باہر کھڑا تھا۔

''بالٹی مور کا گھر کہاں ہے''...... میجر پارلس نے انچارج سے پوچھا۔

''آئیں''...... انچارج نے کہا اور وہ ایک پولیس جیپ میں سوار ہو کر وہاں سے چل پڑے۔ قصبے کی آبادی زیادہ بڑی نہیں تھی

اسی وجہ سے یہاں کے سارے معزز تاجران کو وہ جانتا تھا جس وقت وہ بالٹی مور کی رہائش گاہ پر پہنچے وہ سونے کے لئے لیٹ چکا تھا میجر پارلس سیدھا اس کی خواب گاہ جا پہنچا تھا۔ ایک ہی ٹھوکر سے بالٹی مور کی خواب گاہ کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوتے چلے گئے تھے۔

''کیا بات ہے''...... بالٹی مور نے بستر سے اٹھتے ہوئے پوچھا اس کے چہرے پر غصے اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات تھے۔

''وہ کہاں ہیں''...... میجر پارلس نے غرا کر پوچھا۔

''وہ کون''...... بالٹی مور نے چونک کر کہا۔

''وہی دونوں جو غیر ملکی ایجنٹ ہیں''...... میجر پارلس نے کہا۔

''غیر ملکی ایجنٹوں کے بارے میں میں نے اسٹیشن سے آنے والوں سے سنا تھا کہ فوجی دو ایجنٹوں کو تلاش کر رہے ہیں۔ مگر میرا ان سے کیا تعلق ہے''...... بالٹی مور نے پوچھا۔

''راسکو کو جانتے ہو''...... میجر پارلس نے پوچھا۔

''جی ہاں اس کا بھائی آج ایک ٹرک میں مال لے کر یہاں آیا تھا''...... بالٹی مور نے کہا اس نے سمجھ لیا تھا کہ چھپانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

''اب وہ کہاں ہے''...... میجر پارلس نے پوچھا۔

''اپنے بھائی کی رہائش گاہ پر ہو گا سر۔ اس کا بھائی جب آتا ہے وہ بھی وہیں ٹھہرتا ہے''...... بالٹی مور نے کہا۔

"ٹرک لانے والا راسکو کو بھائی نہیں تھا"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا"...... بالٹی مور نے کہا اسے واقعی یہ سن کر حیرت ہوئی تھی۔

"ہاں اور اب تم بتاؤ گے کہ وہ دونوں کہاں ہیں"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔ چند منٹ بالٹی مور انہیں ٹالنے اور انجان بننے کی کوشش کرتا رہا مگر جب میجر ہارلس نے اس پر اپنے ہاتھ صاف کرنے شروع کئے تو بالٹی مور اس کے سامنے جلد ہی چیں بول گیا اور پھر اس نے طوطے کی طرح فرفر بولنا شروع کر دیا۔

"تو وہ اب غزہ کی جانب روانہ ہوئے ہیں"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"جی سر۔ مجھے پتہ ہوتا کہ وہ غیر ملکی ایجنٹ ہیں تو کبھی ان کی مدد نہیں کرتا"...... بالٹی مور نے کراہتے ہوئے کہا۔

"بکومت۔ بتاؤ ان کو روانہ ہوئے کتنا وقت ہوا ہے اور وہ کس راستے سے گئے ہیں"...... میجر ہارلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دو بجے ٹرک روانہ ہوئے ہیں اور یہاں سے غزہ کے لئے ایک ہی راستہ ہے وہ اسی سے گئے ہیں"...... بالٹی مور نے کہا۔

"غزہ میں وہ کہاں جائیں گے ان کا ٹھکانہ بتاؤ"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"غزہ میں ان کا کوئی ٹھکانہ ہے تو مجھے نہیں پتہ انہوں نے مجھے

غزہ پہنچانے کا کہا تھا"...... بالٹی مور نے کہا۔

"اسے لے جاؤ اور حراست میں رکھو"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے روشن سے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے ایڑیاں بجا کر کہا۔

"میرے خیال سے ان لوگوں کو سڑک کے راستے پکڑنا اگر ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس۔ ان لوگوں تک سڑک کے راستے پہنچنے کے لئے بہت تیز رفتاری اختیار کرنا ہو گی پھر بھی اس کا امکان ہے کہ وہ ہم سے پہلے غزہ پہنچ جائیں"...... روشن نے کہا۔

"سوائے ہیلی کاپٹروں کے ان تک پہنچنے کا آسان راستہ کوئی نہیں ہے"...... میجر ہارلس نے سر ہلا کر کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا۔

"بس تو تیاری کرو۔ دس منٹ کے اندر اندر روانہ ہونا ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے ایڑیاں بجاتے ہوئے کہا۔

عمران نے سر ہلایا پھر بڑی تیزی سے اس نے جھک کر چوبی کھڑکی کھول کر ڈرائیور کو آنے والے خطرے سے آگاہ کیا تھا۔

"میں ٹرک روک رہا ہوں آپ نیچے اتر آئیں"...... ڈرائیور نے ٹرک کی رفتار کم کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔ پھر کھڑکی بند کی اور جولیا کو نیچے آنے کے لئے کہہ کر خود ٹرک کا ایک گول راڈ پکڑ کر ٹرک کی دیوار کے دوسری جانب باہر کی سمت لٹک گیا پھر جیسے ہی ٹرک رکا اس نے چھلانگ لگا دی۔

"ادھر آ جائیں"...... ٹرک ڈرائیور نے اپنی سیٹ سے اترنے کے بعد عقبی حصے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں عقبی حصے میں پہنچے تو ڈرائیور ٹرک کے عقبی حصے کا نچلا تختہ کھولنے کی کوشش کرنے لگا وہ ایک طرف کے ہک سے راڈ نکال رہا تھا۔ عمران نے دوسری طرف کی راڈ نکال دی۔ پھر جیسے ہی تختہ الگ ہو

کر نیچے کی جانب لٹکا عمران چونک پڑا اس کی نظریں اس کار نما موٹر بائیک پر جم گئیں جو تختہ الگ ہوتے ہی نظروں کے سامنے آئی تھی۔

"جلدی کریں۔ اسے نیچے اتاریں"...... ڈرائیور نے کار کے اگلے حصے کو پکڑتے ہوئے کہا۔

"یہ موٹر بائیک ہمارے لئے ہے"...... عمران نے کار اتروانے کے بعد پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ موٹر بائیک ریت کے سمندر پر بھی دوڑ سکتی ہے۔ اس کا پٹرول ٹینک فل ہے اور عقبی کیریر سے بھی بیس لیٹر کے دو کین بندھے ہوئے ہیں چیک کر لیں"...... ڈرائیور نے تختہ دوبارہ لگاتے ہوئے کہا۔

"مگر۔ بانی مور نے یہ سب کس لئے کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"انہیں اسی بات کا خدشہ تھا جناب جو اب سامنے ہے۔ اسی لئے انہوں نے یہ موٹر بائیک احتیاطاً رکھوائی تھی اس کے آگے بندھے تھیلے میں بم بھی ہیں اور دو مشین گنیں بھی"...... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر قریب آتے جا رہے ہیں"...... اچانک جولیا نے کہا۔ اس دوران وہ نیچے اتر آئی تھی اس کے شانے سے کافی اور پانی کے تھرموس اور ہاتھوں میں لٹکے تھیلے میں کھانے پینے کی

چیزوں کے پیکٹ تھے۔ جولیا کی بات سن کر عمران نے مڑ کر دیکھا۔

"آپ موٹر بائیک پر روانہ ہو جائیں"...... ڈرائیور نے کہا۔

"اور تم"...... عمران نے پوچھا۔

"میں محفوظ رہوں گا۔ زیادہ سے زیادہ وہ تلاشی لیں گے اور تلاشی میں انہیں کچھ ملے گا نہیں اس لئے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ پائیں گے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"یہ راستہ سیدھا غزہ جاتا ہے یا دوسری سڑکیں بھی اس سے آ کر ملتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"کئی سڑکیں اس سے ملتی ہیں مگر آپ سیدھے ہاتھ کی سمت سفر کرتے رہیں تو آسانی سے غزہ پہنچ جائیں گے۔ ویسے بھی کراسنگ پر بورڈ نصب ہیں"...... ڈرائیور نے کہا۔

"گڈ"...... عمران نے کہا۔

"وہ اور قریب آ گئے ہیں"...... جولیا نے کہا جو مسلسل ہیلی کاپٹروں کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"تم چلو"...... عمران نے ڈرائیور سے کہا۔

"بائی بائی"...... ڈرائیور نے ہاتھ ہلا کر کہا پھر وہ اگلے حصے کی جانب چلا گیا چند لمحے بعد ٹرک بڑی تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے ٹرک کے آگے بڑھ جانے کے بعد کہا۔

"اسٹارٹ کرو"...... جولیا نے کار کی جانب اشارہ کرتے ہوئے

کہا۔

"نہیں ادھر آؤ ادھر ہم اپنا بچاؤ کر سکیں گے"...... عمران نے کہا پھر وہ موٹر بائیک دھکیلتا ہوا ریتیلے حصے میں اتر گیا اور اس ٹیلے کی جانب بڑھنے لگا جو سڑک سے کچھ فاصلے پر نظر آ رہا تھا وہ کافی بلند ٹیلا تھا۔ ہیلی کاپٹر قریب آتے جا رہے تھے اور وہ موٹر بائیک بمشکل ریت میں دھکیل رہے تھے۔ اچانک عمران پر جھلاہٹ سوار ہوئی اور اس نے جھک کر موٹر بائیک کے فریم میں ہاتھ ڈالا اور اسے شانے پر اٹھا لیا۔ پھر تیزی سے ٹیلے کی جانب بڑھنے لگے۔

ہیلی کاپٹر اتنے قریب آ گئے تھے کہ وہ آسانی سے انہیں دیکھ سکتے تھے۔ ہیلی کاپٹروں کی ساری لائٹس روشن تھیں مگر سرچ لائٹس بند تھیں۔ وہ ٹیلے کے عقب میں پہنچ کر رک گئے ٹیلا سڑک سے تیس چالیس فٹ دور تھا اور ہیلی کاپٹر سڑک پر پرواز کر رہے تھے۔ اس لئے ان کے دیکھ لئے جانے کا امکان نہ ہونے کے برابر تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر ان کے اوپر سے گزرتے چلے گئے۔ وہ بہت نیچی پرواز کر رہے تھے اتنی کہ عمران اور جولیا نے ان میں بیٹھے ہوئے افراد کو بخوبی دیکھ لیا تھا ان میں سے اگلے ہیلی کاپٹر میں عمران نے اپنی جانب والی سیٹ پر میجر ہارس کو دیکھا تھا۔

"چلو"...... ہیلی کاپٹروں کے کافی دور نکل جانے کے بعد عمران نے جولیا سے کہا۔ پھر وہ موٹر بائیک شانے پر لاد کر سڑک پر پہنچے اور عمران موٹر بائیک اسٹارٹ کرنے لگا ساڑھے سات ہارس پاور کی

موٹر بائیک ایک ہی کک میں اسٹارٹ ہو گئی تھی۔ جولیا عمران کے پیچھے بیٹھ گئی اور عمران نے بائیک آگے بڑھا دی اور بائیک کی رفتار لمحہ بہ لمحہ تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔ جلد ہی وہ اسی کلو میٹر کی رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ عمران نے موٹر بائیک کی ہیڈ لائٹ آن نہیں کی تھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہیلی کاپٹر سے انہیں دیکھ لیا جائے مگر یہ ایک اندھا اقدام تھا۔ اس رفتار پر اندھیرے میں دوڑتی ہوئی موٹر بائیک کسی حادثے سے بھی دوچار ہو سکتی تھی مگر وہ عمران تھا جس کے لئے ایسے خطرات کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے۔

"عقب کا خیال رکھنا"...... عمران نے جولیا سے کہا۔

"بے فکر رہو۔ البتہ یہ بتاؤ کہ تم ٹیلے کے عقب میں کیوں چھپے تھے کیا تمہیں ڈر تھا کہ وہ ہمیں دیکھ لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"اندھیرے میں"...... جولیا نے پوچھا۔ لہجے میں طنز تھا۔

"ہاں کیا تم نے ان کے ہاتھوں میں ٹیلی اسکوپس نہیں دیکھی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"پھر کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"ممکن ہے وہ نائٹ ٹیلی اسکوپس ہوں۔ جن سے اندھیرے میں دیکھنا بھی ممکن ہو۔ ایسی صورت میں وہ ہمیں فوراً ہی دیکھ لیتے۔ اسی لئے میں نے چھپنے کا فیصلہ کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اب واپس کیوں جا رہے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"انہیں دھوکہ دینے کے لئے"...... عمران نے کہا۔

"کیسا دھوکہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہم کالاب واپس جائیں گے اور وہاں سے تل ابیب"۔ عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ہوش میں تو ہو تم۔ تم دوبارہ تل ابیب جا رہے ہو"...... جولیا نے حیرت سے کہا۔

"کیوں اس میں غلط کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کیا ہم خطرے سے نکل کر دوبارہ خطرے میں پھنسنے جا رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ کالاب تک تو آ جائیں گے مگر یہ ہرگز نہیں سوچ سکیں گے کہ ہم واپس تل ابیب چلے گئے ہوں گے۔ وہ کالاب اور غزہ کے درمیان ہی ہمیں تلاش کرتے رہ جائیں گے اور ہم تل ابیب سے بذریعہ جہاز نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ایسا آسانی سے ممکن ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ بشرطیکہ ہم ان کی سوچ کا رخ بدلنے سے پہلے تل ابیب پہنچ کر روانہ ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"اب تو ہم بہت دور نکل آئے ہیں لائٹ جلا لو"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اس نے ہیڈ لائٹ جلا لی۔ ٹیل لائٹ اب بھی اس نے روشن نہیں کی تھی موٹر بائیک ہوا کی سی

رفتار سے دوڑ رہی تھی۔

"کالاپ رکے بغیر چلتا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس موٹر بائیک پر ہم طویل سے طویل سفر آسانی سے طے کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے بالٹی مور پر حیرت ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس لئے کہ اس نے کیا سوچ کر یہ جدید موٹر بائیک اور اسلحہ ہمارے لئے ٹرک میں رکھوایا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"میں بھی تب سے یہی سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہے نا سوچنے کی بات۔ اگر وہ تمہیں راسکو کا بھائی ہی سمجھتا تو یہ سب کچھ نہ کرتا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا لگتا ہے کہ بالٹی مور نے ہماری کہانی کے کچھ حصے پر یقین کیا ہے اور کچھ پر نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یعنی"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہی کہ وہ مجھے راسکو کا بھائی تو سمجھا تھا مگر ساتھ ہی اسے ہم پر غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا شبہ بھی ہو گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس خیال کی وجہ"...... جولیا نے پوچھا ساتھ ساتھ وہ پیچھے بھی دیکھے جا رہے تھے۔

"سامنے کی بات ہے۔ اگر اس نے ہماری پوری کہانی پر یقین کیا تھا تو نہ یہ سپیشل موٹر بائیک ٹرک میں رکھواتا اور نہ ہی اسلحہ"۔

عمران نے کہا۔

"میں اب بھی نہیں سمجھی"...... جولیا نے کہا۔

"اسے ہم پر غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا شبہ ہو گیا تھا اسی لئے اس نے موٹر بائیک اور اسلحہ ٹرک میں رکھوایا تھا مجھے یقین ہے کہ اس نے ڈرائیور کو یہ ہدایت بھی کی ہو گی کہ وہ ہمیں غزہ سے بہت پہلے اتار دے تاکہ اس کا ٹرک کسی مشکل سے دوچار نہ ہو اور نہ ہی ہم راستے میں دشواری میں مبتلا ہوں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اب سمجھی۔ شاید اسے یہ یقین رہا ہو گا کہ میجر پارلس غزہ کی پولیس کو کالاپ سے آنے والی گاڑیوں کی سختی سے تلاشی لینے کا حکم دے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب اگر تلاشی میں ہم ٹرک سے برآمد ہو جاتے تو بالٹی مور پھنس جاتا"...... عمران نے کہا۔

"جبکہ اب ایسا نہیں ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"اب کی بات مت کرو۔ اگر ہم غزہ کے قریب ٹرک سے اتر کر موٹر بائیک سنبھالتے تب بالٹی مور محفوظ رہتا مگر اب مجھے خدشہ ہے کہ وہ محفوظ نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس لئے کہ بالٹی مور تک پہنچنے کے بعد ہی ان لوگوں نے اس طرف کا رخ کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میجر ہارلس، بالٹی مور تک پہنچ گیا ہے"...... جولیا نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔ بالٹی مور تک پہنچے بغیر وہ کالاب سے باہر کا رخ ہرگز نہیں کر سکتے تھے۔ وہ کالاب ہی میں ہمیں تلاش کرتے رہ جاتے اور ہم غزہ پہنچ جاتے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن۔ تمہارا ارادہ غزہ سے کس طرح نکلنے کا تھا جبکہ اُردن کی سرحد......" جولیا نے کہنا چاہا تھا۔

"خاموش"...... عمران نے غرا کر کہا۔ ساتھ ہی اس نے موٹر بائیک کی ہیڈ لائٹ بھی آف کر دی تھی۔ جولیا نے بھی دور سے چمکنے والی وہ روشنیاں دیکھ لی تھیں جو کالاب سے اس طرف آ رہی تھیں۔

"کیا یہ پولیس ہو سکتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہو بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی"...... عمران نے کہا۔

"ایسی صورت میں ہمیں کہیں رک جانا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی وہ بہت دور ہیں۔ مناسب موقع آنے پر ہم رک جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ان لوگوں نے ہماری موٹر بائیک کی روشنی نہیں دیکھی ہو گی"...... جولیا نے خدشہ ظاہر کیا۔

"شاید ہی دیکھی ہو۔ کیونکہ میں نے اس کا پورا پورا خیال رکھا

ہے اور جیسے ہی ان کی گاڑیوں کی روشنیاں نظر آئی ہیں میں نے ہیڈ لائٹ آف کر دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی امکان تو ہے نا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے سر ہلایا۔

"ہیلی کاپٹر ابھی تک نہیں پلٹے"...... جولیا نے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی صرف دس منٹ ہوئے ہیں۔ ڈرائیور سے پوچھ گچھ میں خاصی دیر لگ سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا وہ زبان کھول دے گا"...... جولیا نے کہا۔

"اگر واقعی میرا خیال صحیح ہے اور وہ بالٹی مور تک پہنچ گئے ہیں تو یقیناً انہیں علم ہو گا کہ ہم ٹرک میں موجود ہیں اس لئے ہمیں نہ پا کر وہ اس کی زبان ضرور کھلوائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ڈرائیور مجھے اس معاملے میں بودا نظر آیا ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"جو کچھ بھی ہے۔ جتنی دیر میں وہ زبان کھولے گا ہمیں اتنی ہی دیر میں کالاب پہنچنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر جولیا نے صرف سر ہلایا تھا۔ دور سے نظر آنے والی روشنیاں تیزی سے ان کی جانب بڑھ رہی تھیں اور پھر کچھ دیر بعد عمران رک گیا۔ پھر اس نے موٹر بائیک سڑک سے ریت پر اتار لی اور آگے بڑھنے لگا۔ موٹر بائیک کے ٹائر خصوصی ساخت کے بنے ہوئے تھے جو

ٹھوس سڑک پر دوڑنے کے ساتھ ریگستان کی ریت پر بھی دوڑ سکتے تھے۔ عمران موٹر بائیک ایک ٹیلے کے پاس لایا اور پھر اس نے موٹر بائیک کا انجن بند کر دیا۔ وہ دونوں نیچے اترے اور عمران موٹر بائیک کو دھکیل کر ٹیلے کے عقب میں آ گیا۔ سڑک پر کالاب سے آنے والی کئی گاڑیاں تھیں اور اب بے حد قریب آ چکی تھیں اچانک وہ چونک پڑے۔ دور بہت دور غزہ کی جانب سے فضا میں تیرتے ہوئے کچھ روشن دھبے ان کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"ہیلی کاپٹر واپس آ رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔ وہ بھی اسی جانب دیکھ رہا تھا جس طرف سے ہیلی کاپٹر آ رہے تھے اس کے ساتھ ہی اس نے کالاب کی جانب سے آنے والی گاڑیوں پر بھی نظر رکھی ہوئی تھی وہ ریت ٹیلے سے بمشکل ڈیڑھ دو فرلانگ کے فاصلے پر تھیں۔ ہیلی کاپٹروں کی رفتار بہت تیز تھی جس وقت کالاب سے آنے والی گاڑیاں قریب پہنچیں۔ ہیلی کاپٹر بھی ان کے سروں پر پہنچ چکے تھے۔ گاڑیوں کے اوپر پہنچتے ہی ہیلی کاپٹروں کے نیچے لگی ہوئی سرچ لائٹس یکلخت روشن ہوتی چلی گئی تھیں اور گاڑیاں وہیں رک گئیں۔ اب وہاں دن کا سا منظر تھا۔ سرچ لائٹس کی روشنی اتنی تیز تھی کہ گاڑیاں اور ان کے آس پاس کی ہر چیز اس طرح نظر آ رہی تھی جیسے وہاں سورج نکل آیا ہو۔ اچانک ایک ہیلی کاپٹر گاڑیوں سے کچھ فاصلے پر سڑک پر اتر گیا اور اس میں سے نکلنے والے مسلح افراد

نے گاڑیوں کو دو اطراف سے گھیرے میں لے لیا۔ پھر عمران نے میجر ہارلس کو سامنے آتے دیکھا وہ سب سے اگلی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"کاش ہم ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سن سکتے"...... جولیا نے میجر ہارلس کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اس کے بجائے میں کچھ اور سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"اگر یہ فوجی گاڑیوں میں آئے ہوتے تو ان میں سے دو کی وردیاں ہمارے کام آ جاتیں"...... عمران نے کہا۔

"اب بھی کام آ سکتی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اتنی تیز روشنی میں ان میں سے کسی تک پہنچنا مشکل ہے"...... عمران نے کہا۔

"مگر......" جولیا نے کہنا چاہا تھا۔ لیکن وہ جملہ پورا نہ کر سکی کیونکہ میجر ہارلس اسی ٹیلے کی جانب دیکھ رہا تھا اور گاڑیوں سے اترنے والوں میں سے ایک آدمی ٹیلے کی جانب ہاتھ اٹھائے اس سے کچھ کہہ رہا تھا اور میجر ہارلس ٹیلے کی جانب رخ کئے سر ہلا رہا تھا۔

"لگتا ہے کہ انہوں نے ہمیں یہاں چھپتے دیکھ لیا ہے"...... جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ان کے انداز سے بظاہر ایسا ہی لگ رہا ہے“..... عمران نے کہا۔

”اگر میجر ہارلس کو ذرا سا بھی شک ہو گیا کہ ہم یہاں چھپے ہوئے ہیں تو وہ......“ جولیا رک گئی۔ ایک بار پھر وہ جملہ پورا نہ کر سکی تھی کیونکہ میجر ہارلس نے سر اٹھا کر فضا میں پرواز کرنے والے ہیلی کاپٹروں میں سے ایک کو کسی قسم کا اشارہ کیا تھا شاید کچھ کہا بھی تھا۔ دوسرے ہی لمحے ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے ان کی جانب بڑھنے لگا ہیلی کاپٹر کے نچلے حصے میں لگی ہوئی سرچ لائٹ کی روشنی بڑی تیزی سے ان کی جانب بڑھ رہی تھی۔ جولیا کو ایسا لگا جیسے سرچ لائٹ کی روشنی کے روپ میں یہودی درندے جیسے پھنکارتے ان کی جانب بڑھ رہے ہوں۔ انہیں چیرنے پھاڑنے کے لئے سرچ لائٹ موت کا دائرہ بنائے بڑی تیزی سے ان کی جانب بڑھتی چلی آ رہی تھی۔

ٹرک کے آگے اتر جانے والے ہیلی کاپٹر سے نکلنے والے مسلح افراد نے ٹرک کو گھیر لیا تھا پھر ان میں سے ایک نے ڈرائیور کو نیچے کھینچ لیا اور اسے آگے کی جانب دھکا دیا۔ ڈرائیور منہ کے بل گرا تھا جہاں [illegible] تھا وہاں دو مسلح افراد تھے۔ ڈرائیور نے سر اٹھا کر دیکھا اور میجر ہارلس کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں خوف نظر آنے لگا۔

”تم ہائی سور کے لئے کام کرتے ہو“..... میجر ہارلس نے غرا کر پوچھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ایک ساتھی نے ڈرائیور کا سر بالوں سے پکڑ کر اٹھا لیا اور بڑی بے دردی سے اس کی ناف کے نیچے کک جما دی۔ ڈرائیور کے منہ سے تیز کراہ کی آواز نکلی۔ پھر وہ پیٹ پکڑے دوہرا ہوتا چلا گیا مگر اس کے جھکتے ہی کک مارنے والے آدمی نے اس کے منہ پر گھٹنے سے ضرب لگائی۔ اس ضرب نے ڈرائیور کو پاگل کتے کی طرح چیخنے پر مجبور کر دیا تھا وہ بھی پیٹ

پکڑ رہا تھا اور کبھی منہ۔

"جواب دو۔ باس نے کیا پوچھا ہے"...... اس آدمی نے خونخوار انداز میں غرا کر کہا۔

"ہاں۔ ہاں"...... اس نے چیختے ہوئے جواب دیا۔

"ان دونوں غیر ملکی ایجنٹوں کو تم ہی اپنے ٹرک میں لائے ہو جو بالٹی مور کے مہمان تھے"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"میں دو آدمی لایا ہوں مگر وہ کون ہیں میں نہیں جانتا"۔ ڈرائیور نے کراہتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ مت بولو۔ وہ ٹرک میں کہاں چھپے ہوئے ہیں۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ......" میجر ہارلس نے ڈرائیور سے کہا۔

"وہ۔ وہ ٹرک میں نہیں ہیں"...... ڈرائیور نے لرزتی ہوئی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹرک میں نہیں ہیں تو کہاں ہیں وہ۔ بولو۔ جواب دو"۔ میجر ہارلس نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جانتا"...... ڈرائیور نے کہا۔

"ٹرک کی تلاشی لو۔ ہر چیز نکال کر باہر گرا دو"...... میجر ہارلس نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ پھر دس بارہ افراد اپنی مشین گنیں شانوں سے لٹکا کر ٹرک پر سوار ہوئے اور انہوں نے ٹرک میں موجود سامان کو انتہائی بے دردی سے اٹھا اٹھا کر سڑک پر پھینکنا شروع کر دیا۔ وہ ہیلی کاپٹر سڑک کے ہموار حصے پر نیچے اتر

آئے تھے۔ انہوں نے ٹرک کا سارا سامان نکال کر سڑک پر پھینک دیا مگر انہیں دونوں غیر ملکی ایجنٹ نہ ملے۔ اپنے ساتھیوں کو ناکام ہوتے دیکھ کر میجر ہارلس ڈرائیور کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"کہاں گئے دونوں۔ بولو۔ جلدی"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"مم۔ مجھے نہیں پتہ"...... ڈرائیور نے ہکلا کر کہا۔

"جھوٹ بولو گے تو گولی مار دی جائے گی"...... ایک مسلح شخص نے مشین گن کی نال ڈرائیور کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ کہاں گئے وہ دونوں"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ کالاب سے چلتے وقت وہ ٹرک میں ہی تھے صاحب جی"...... ڈرائیور نے کہا۔

"پھر وہ چلتے ٹرک سے کہاں غائب ہو گئے"...... روشن نے پوچھا۔ وہ ہیلی کاپٹر سے اتر کر ادھر ہی آ گیا تھا۔

"پپ۔ پتہ نہیں"...... ڈرائیور نے حیرت سے کہا۔

"پتہ نہیں"...... روشن نے غرا کر کہا۔ پھر اس نے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ مشین گنوں کے دستوں سے ڈرائیور کو پیٹنے لگے۔ ویرانہ اس کی دلدوز چیخوں سے گونج رہا تھا مگر وہ بے حس بنے اسے پیٹ رہے تھے۔

"اب بتاؤ وہ کہاں گئے"...... روشن نے ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... ڈرائیور نے خون تھوکتے ہوئے کہا۔

"راستے میں تم نے کہیں ٹرک روکا تھا"...... اچانک میجر ہارلس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں میں کہیں نہیں رکا"...... ڈرائیور نے کہا۔

"کس رفتار سے چل رہے تھے"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"تقریباً سو کلومیٹر کی رفتار سے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"کہیں رفتار کم بھی کی تھی"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کالاب سے تیس چالیس میل دور آنے کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ میں رفتار کم کر دوں"...... ڈرائیور نے بظاہر سوچتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تم نے وجہ نہیں پوچھی تھی"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"پوچھی تھی کہنے لگے تھے کہ ذرا ٹھنڈی ہوا کھانا چاہتے ہیں چونکہ تیز رفتاری کی وجہ سے مزا نہیں آ رہا اس لئے رفتار کم کر دی جائے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"تم نے رفتار کم کر دی تھی"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

"ہاں"...... ڈرائیور نے سر ہلایا۔

"روشن۔ یہ جھوٹ پر جھوٹ بول رہا ہے۔ اس سے تم اپنے انداز میں سچ اگلواؤ۔ ہری اپ"...... میجر ہارلس نے ڈرائیور کو گھورتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا۔ پھر اس کے اشارے پر مسلح آدمی ایک بار پھر ڈرائیور پر پل پڑے۔ اس بار انہوں نے مارتے

مارتے اس کی ہڈیاں توڑ ڈالی تھیں اس کے بعد ہی وہ زبان کھلوا سکے تھے۔

"وہ ڈیزرٹ بائیک پر یہاں سے نکل گئے ہیں"...... ڈرائیور نے کہا تو ڈیزرٹ بائیک کا سن کر میجر ہارلس اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

"ڈیزرٹ بائیک۔ کیا مطلب۔ انہیں ڈیزرٹ بائیک کہاں سے مل گئی"...... میجر ہارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس بالٹی مور کو خطرہ تھا کہ آپ راستے میں مجھے گھیر سکتے ہیں اس لئے انہوں نے ایک ڈیزرٹ بائیک ٹرک کے نچلے تختوں میں چھپا دی تھی تاکہ جب خطرہ ہو تو میں انہیں بائیک دے کر خود کو آپ کی نظروں میں آنے سے بچا سکوں۔ ظاہر ہے اگر آپ میرے ٹرک کی تلاشی لیتے اور آپ کو وہ دونوں نہ ملتے تو آپ کو مجھ پر شک نہ ہوتا لیکن......" ڈرائیور نے لرزتے ہوئے کہا۔

"ڈیزرٹ بائیک کتنے ہارس پاور کی تھی"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"پپ۔ پتہ۔ پتہ نہیں۔ اندھیرے میں میں دیکھ نہیں سکا تھا"...... ڈرائیور نے نیم مردہ لہجے میں کہا۔

"وہ دونوں کس طرف گئے ہیں۔ غزہ کی جانب یا واپس کالاب کی طرف"...... میجر ہارلس نے غرا کر پوچھا۔

"شاید کالاب کی طرف"...... ڈرائیور نے بمشکل کہا۔

"شاید۔ شاید سے تمہاری کیا مراد ہے کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ بولو"...... میجر ہارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

"موٹر بائیک لینے کے بعد انہوں نے مجھے چلے جانے کے لئے کہا تھا"...... ڈرائیور نے کراہتے ہوئے کہا۔

"اور وہ دونوں"...... روشن نے پوچھا۔

"میں ان کے کہنے کے مطابق چل پڑا تھا تب سے اب تک میں نے ان کو پھر دوبارہ نہیں دیکھا"...... ڈرائیور نے کہا۔ میجر ہارلس اس کی بات سن کر غرا کر رہ گیا۔

"باس۔ ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے وہ دونوں ڈیزرٹ بائیک پر واپس کالاب کی طرف چلے گئے ہیں"...... روشن نے کہا۔

"بظاہر ایسا ہی لگتا ہے۔ کیونکہ ڈرائیور نے دوبارہ انہیں نہیں دیکھا اگر وہ غزہ کی جانب جاتے تو ڈرائیور انہیں ضرور دیکھ لیتا"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"ممکن ہے یہ اب بھی جھوٹ بول رہا ہو"...... روشن نے کہا۔

"نہیں۔ اتنے ٹارچر کے بعد جھوٹ بولنا اس کے بس کی بات نہیں ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"پھر تو ہمیں یقین کر لینا چاہئے کہ وہ واپس کالاب ہی کی طرف گئے ہیں"...... روشن نے کہا۔

"ہاں۔ اس بدبخت سے پوچھو کہ کیا وہ دونوں مسلح ہیں۔ اگر ہیں تو ان کے پاس کتنا اسلحہ ہے اور اسلحے میں کیا کیا ہے"...... میجر

ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا۔

"یہ مر چکا ہے"...... ایک مسلح آدمی نے کہا تو میجر ہارلس اور روشن چونک پڑے۔ زمین پر واقعی ڈرائیور یوں ساکت و صامت پڑا ہوا تھا جیسے اس کی جان نکل چکی ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ اتنی جلدی کیسے مر سکتا ہے"...... میجر ہارلس اور روشن نے ایک ساتھ کہا۔ پھر روشن ڈرائیور پر جھک گیا۔ وہ واقعی زندگی کی حد عبور کر چکا تھا اور اس کے اردگرد کی ریت خون سے سرخ ہو رہی تھی۔ روشن کھڑا ہو گیا۔

"یہ تو واقعی مر چکا ہے"...... روشن نے میجر ہارلس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو اس پر اور واپس چلو۔ ہمیں انہیں کالاب پہنچنے سے پہلے پکڑنا ہے"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا۔ پھر چیخ چیخ کر وہ اپنے ساتھیوں کو ہیلی کاپٹروں میں سوار ہونے کے لئے کہنے لگا تین چار منٹ بعد وہ ہیلی کاپٹروں میں سوار انتہائی تیز رفتاری سے کالاب کی جانب واپس جا رہے تھے۔ ان کی آنکھوں پر ٹیلی نائٹ اسکوپس لگی ہوئی تھیں جن سے وہ سڑک کا جائزہ لے رہے تھے۔ وہ ابھی کالاب سے چالیس پینتالیس میل دور تھے کہ انہیں سڑک پر چھ سات ٹرکوں کی روشنیاں نظر آئیں اور میجر ہارلس کے حکم پر ہیلی

کا پٹر ٹرکوں پر فضا میں معلق ہو گئے۔ ہیلی کاپٹروں کے فضا میں معلق ہوتے ہی ٹرک رک گئے تھے۔ ہیلی کاپٹروں کے نیچے لگی سرچ لائٹس نے ٹرکوں اور ان کے اردگرد کی جگہ دن کی طرح روشن کر دی تھی۔ پھر میجر ہارلس والا ہیلی کاپٹر نیچے اترا اور اس میں بیٹھے مسلح افراد نے اتر کر دو طرف سے ٹرکوں کو گھیرے میں لے لیا۔ پھر میجر ہارلس اتر کر آگے والے ٹرک کی جانب بڑھ گیا۔ آگے والے ٹرک کا ڈرائیور فوراً نیچے اتر آیا تھا سائیڈ سیٹ پر ایک لڑکی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔

''تم نے کوئی ڈیزرٹ بائیک دیکھی ہے جس پر ایک جوڑا کالاب جا رہا ہو''...... میجر ہارلس نے اس سے پوچھا۔

''جی نہیں صاحب''...... ڈرائیور نے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

''غزہ کی طرف جاتے دیکھا ہو''...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''جی نہیں۔ کالاب سے یہاں تک میں نے کوئی کار یا موٹر بائیک نہیں دیکھی''...... ڈرائیور نے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے''...... روشن نے غرا کر پوچھا۔

''جی ہاں''...... ڈرائیور نے کہا۔

''تمہارے ساتھ اور کون ہے''...... میجر ہارلس نے سائیڈ سیٹ پر موجود لڑکی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میری بیوی ہے صاحب''...... ڈرائیور نے کہا۔

''ایک بار پھر سوچ لو ممکن ہے کہ کسی کار سوار کو کالاب جاتے

دیکھا ہو اور اب بھول رہے ہو''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''کار یا موٹر بائیک کو تو نہیں دیکھا صاحب البتہ......'' ڈرائیور بولتے بولتے رک کر کچھ سوچنے لگا۔

''البتہ کیا بولو۔ چپ کیوں ہو گئے ہو''...... روشن نے غرا کر کہا۔

''بتا رہا ہوں صاحب میں نے سامنے کے رخ سڑک کی جانب ہلکی سی چمک دیکھی تھی''...... ڈرائیور نے کہا۔

''سامنے کے رخ''...... میجر ہارلس نے سر گھماتے ہوئے کہا۔

''جی صاحب''...... ڈرائیور نے کہا۔

''مگر اس طرف تو ٹیلہ ہے سڑک کہاں ہے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''اس ٹیلے کے پیچھے سے سڑک گزرتی ہے۔ آگے سے سڑک اسی جانب گھومتی ہے''...... ڈرائیور نے سڑک سے کچھ دور ریت کے ٹیلے کی جانب ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میجر ہارلس چند لمحے سر ہلاتا رہا پھر اس نے سر اوپر کر کے ایک ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو سڑک کی جانب جانے کا اشارہ کیا تھا لیکن پائلٹ اشارہ نہیں سمجھ سکا تھا۔ مجبوراً میجر ہارلس کو حلق پھاڑنا پڑا تھا اس کے بعد ہی ہیلی کاپٹر حرکت میں آیا تھا۔ وہ بڑی تیزی سے ٹیلے کی جانب بڑھتا چلا گیا اس میں نصب سرچ لائٹ تیزی سے ٹیلے کی جانب بڑھ رہی تھی بقیہ ہیلی کاپٹر فضا ہی میں معلق تھے۔

"ٹرکوں کی تلاشی لو"...... میجر ہارلس نے چلا کر کہا۔

"یس باس"...... روسٹن نے کہا پھر وہ آگے بڑھ کر ساتھیوں کو ہدایت دینے لگا اور وہ ٹرکوں کی تلاشی لینے لگے جبکہ میجر ہارلس اس ہیلی کاپٹر کو گھور رہا تھا جو ٹیلے کے اس پار سڑک کی جانب بڑھ رہا تھا۔

وہ دم سادھے ہیلی کاپٹر کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ رہے تھے عمران سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی ٹرک والوں نے انہیں دیکھ لیا تھا اور اب میجر ہارلس کو ان کے بارے میں بتا دیا ہے۔ وہ سوچتا رہا اور ان کے دلوں کی دھڑکن تیز سے تیز ہوتی چلی گئی اچانک ان کے منہ سے ٹھنڈے ٹھنڈے سانس نکلے اور ان کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر کی روشنی کا دائرہ ان سے تین چار فٹ دور سے گزرتا چلا گیا تھا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا"...... جولیا نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"یہ کہ کسی بھی ٹرک والے نے ہمیں نہیں دیکھا اور ہیلی کاپٹر کسی اور وجہ سے اس طرف گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا تو نہیں ہے کہ کار کی ہیڈ لائٹ کی روشنی ان میں سے کسی نے دیکھ لی ہو"...... جولیا نے خدشہ ظاہر کیا۔

"کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے کہا اور جولیا اس کی بات سن کر خاموش ہو گئی۔ کچھ دیر بعد ہیلی کاپٹر سڑک کے اس حصے پر نظر آیا تھا جو ٹیلے کی سیدھ میں تھا۔ سڑک اس طرف سے گھومتی ہوئی اسی طرف آئی تھی جہاں اس وقت ٹرک اور ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ ہیلی کاپٹر سڑک اور اس کے اردگرد روشنی بکھیرتا ہوا آہستہ آہستہ واپس آ رہا تھا پھر وہ میجر ہارلس کے سر پر پہنچ کر معلق ہو گیا۔ میجر ہارلس پائلٹ سے بات کر رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی بلندی چودہ پندرہ فٹ سے زیادہ نہیں تھی اور ہیلی کاپٹر کے پنکھوں کی گردش سے ریت اڑنے لگی تھی۔ میجر ہارلس کے ساتھی بھی ٹرکوں کی تلاشی لے چکے تھے۔ ان لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ دوبارہ ہیلی کاپٹروں میں سوار ہونے لگے مگر اس بار وہ خالی ہاتھ نہیں جا رہے تھے۔ میجر ہارلس نے اگلے ٹرک میں موجود لڑکی کو زبردستی ہیلی کاپٹر میں سوار کرا دیا تھا جب اس ٹرک کا ڈرائیور آپے سے باہر ہونے لگا تو میجر ہارلس کا ہاتھ ہولسٹر پر پہنچا ریوالور باہر آیا ٹریگر دبا اور فائر کی آواز کے ساتھ ہی ڈرائیور کی چیخ بھی فضا میں لہراتی چلی گئی تھی۔ میجر ہارلس نے ریوالور ہولسٹر میں ڈال لیا۔ اس کے ہونٹوں پر انتہائی تضحیک اور حقارت آمیز مسکراہٹ تھی۔ ایسی مسکراہٹ جو شیر کا شکار کرنے کے بعد شکاری کے ہونٹوں پر ہوتی ہے۔ وہ انتہائی خوش دکھائی دے رہا تھا۔

"چلو"...... انہیں میجر ہارلس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

دوسرے ہی لمحے اس کے ساتھی تیزی سے ہیلی کاپٹروں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ میجر ہارلس بھی اپنے ہیلی کاپٹر میں جا بیٹھا تھا۔ اس کے اشارے پر ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتے چلے گئے۔ ان ہیلی کاپٹروں کا رخ کالاب کی جانب تھا۔ بقیہ ٹرکوں کے ڈرائیور گم صم کھڑے دور ہوتے ہوئے ہیلی کاپٹروں کو دیکھ رہے تھے پھر وہ اپنے سامان کی جانب متوجہ ہو گئے جسے میجر ہارلس کے ساتھیوں نے تلاشی لینے کے لئے نیچے اتار پھینکا تھا۔ ان سب نے مل کر ٹرکوں کا سامان واپس رکھا تھا پھر مردہ ڈرائیور کو اٹھا کر ایک ٹرک میں ڈالا اور ٹرکوں کا یہ قافلہ غزہ کی جانب روانہ ہو گیا۔

"اب کیا کرو گے۔ میرا مطلب ہے غزہ کی جانب چلو گے یا پھر کالاب کا رخ کرو گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"غزہ جانا ہوتا تو اس طرف کیوں آتا"...... عمران نے کہا۔

"کالاب کی اب وہ ناکہ بندی کر ڈالیں گے۔ ہم آسانی سے کالاب میں داخل نہیں ہو سکیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارے خیال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر واقعی تم تل ابیب جانا چاہتے ہو تو ہمیں کالاب میں داخل ہوئے بغیر اسے کراس کرنا ہو گا"...... جولیا نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ"...... عمران نے سر ہلایا۔

"کیوں کیا میں نے غلط کہا ہے"...... جولیا نے اسے گھورتے

ہوئے پوچھا۔

"نہیں ایک طرح سے تمہارا مشورہ ٹھیک ہے مگر......" عمران کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہمیں ہر حال میں کالاب پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کالاب رکے بغیر ہم اپنا سفر جاری کیوں نہیں رکھ سکتے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس لئے کہ چند گھنٹوں بعد صبح ہو جائے گی اور دن کی روشنی میں صحرا میں ہمیں چھپنے کی جگہ نہیں ملے گی"...... عمران نے کہا۔

"ریت کے ٹیلے کام نہیں آ سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"ضرور آ سکتے ہیں۔ ہم دشمن کو دیکھ کر خود کو ریت میں چھپا لیں گے مگر موٹر بائیک کا کیا کریں گے۔ اس کے نشان ہم دور تک چھوڑ آئے ہیں۔ ان نشانات کو دیکھ کر انہیں ہم تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی"...... عمران نے کہا۔

"اسے ہم کیموفلاج کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"مگر کس طرح سے"...... عمران نے پوچھا۔

"ترپال یا ایسی ہی کسی چیز سے"...... جولیا نے کہا۔

"ترپال وغیرہ لینے بھی ہمیں قصبے میں جانا ہو گا۔ چلو اب دیر مت کرو۔ ہمیں ان کے کالاب کی ناکہ بندی کرنے سے پہلے قصبے میں پہنچنا ہے۔ آؤ"...... عمران نے موٹر بائیک اسٹارٹ کرتے

ہوئے کہا۔

"وہاں چھپو گے کہاں۔ کیونکہ اب شاید بالٹی مور تو ہمارے لئے بیکار ہو چکا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

"پھر"...... جولیا نے پوچھا۔

"ایسی جگہ چھپیں گے کہ جہاں کے بارے میں میجر ہارلس سوچ بھی نہیں سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"راسکو کی رہائش گاہ پر"...... جولیا نے پوچھا اور عمران کے پیچھے بیٹھ گئی۔ عمران بائیک کو حرکت میں لایا اور وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی اگلے چند منٹوں بعد ان کی بائیک ایک بار پھر پختہ سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

"اگر پیدل آتے تو جلدی آ جاتے"...... جولیا نے کہا۔

"اب حماقت تو ہو ہی گئی تھی۔ اتر کر دوسری حماقت نہیں کرنا چاہتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے منہ بنا لیا۔ عمران نے سڑک پر آتے ہی موٹر بائیک کی رفتار بڑھانی شروع کر دی تھی۔ چند ہی منٹوں میں رفتار ڈیڑھ سو کلو میٹر تک جا پہنچی تھی۔ اتنی رفتار پر ذرا سی بھی لاپرواہی موٹر بائیک کو الٹا سکتی تھی عمران ہونٹ بھینچے سامنے گھور رہا تھا اس نے اس بار بھی ہیڈ لائٹ روشن نہیں کی تھی۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا"...... جولیا نے کہا۔

”کس بات کا“...... عمران نے کہا۔

”یہی کہ کیا تم راسکو کی رہائش گاہ استعمال کرو گے“..... جولیا نے اپنا سوال دوہراتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے سر ہلایا۔

”مگر ہم نے اس کی رہائش گاہ دیکھی تو نہیں ہے اور نہ ہی راستوں سے واقف ہیں ایسی صورت میں اتنی رات گئے کسی سے پتہ پوچھنا کیا مناسب ہوگا“...... جولیا نے کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں پڑے گی“...... عمران نے کہا۔

”کیوں“...... جولیا نے پوچھا۔

”بالٹی مور کے ساتھ اس کی رہائش گاہ جاتے ہوئے ہم نے راسکو کی رہائش گاہ دیکھ لی تھی“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب“...... جولیا نے پوچھا۔

”انجانے میں یا دانستہ بالٹی مور اس سڑک سے ہمیں اپنی رہائش گاہ لے گیا تھا کہ جس پر راسکو کی رہائش گاہ ہے۔ اس سڑک پر کارنر کا ایک مکان ہے جس کے گیٹ پر بڑا سا سرخ ستارہ بنا ہوا ہے۔ وہی راسکو کی رہائش گاہ ہے راسکو نے یہی نشانی بتائی تھی“...... عمران نے کہا۔

”بالٹی مور کی ہر بات مشکوک لگ رہی ہے“...... جولیا نے کہا۔

”وہ کیوں“...... عمران نے پوچھا۔

”اس لئے کہ جب اس نے تمہیں راسکو کا بھائی تسلیم کر لیا تھا تو

ہمیں راسکو کی رہائش گاہ کے سامنے سے لے جانے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ بالٹی مور کی رہائش گاہ کو وہی سڑک جاتی ہو اور دوسرے راستے لمبے پڑتے ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ بالٹی مور انجانے میں یا دانستہ اس سڑک سے گزرا تھا“...... عمران نے کہا۔

”بہرحال۔ اس نے ہمارے ساتھ کوئی برائی نہیں کی“...... جولیا نے کہا۔

[illegible] برائی کرتا یا ہم پر غیر ملکی جاسوس ہونے کا شک نہ کرتا تو ڈیزرٹ میٹر بائیک، ٹرک میں نہ رکھواتا اور نہ ہی اس کے بارے میں ڈرائیور کو کوئی ہدایت دیتا“...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔ ڈیڑھ سو کلو میٹر کی رفتار سے ڈیزرٹ بائیک دوڑاتے ہوئے وہ صرف چندرہ منٹ میں قصبے کے قریب جا پہنچے تھے۔ عمران نے آبادی شروع ہونے سے پہلے ہی رفتار کم کر لی تھی۔ بائیک کے انجن کی آواز بس ایسی ہی تھی جیسی کپڑوں کی سرسراہٹ ہوتی ہے اس لئے اسے یہ ڈر نہیں تھا کہ انجن کی آواز کوئی سن لے گا۔ آبادی میں داخل ہونے سے پہلے ہی وہ ایک اندھیری جگہ پر رک گیا تھا۔ قصبے کی سڑک دور تک سنسان پڑی تھی مگر عمران کی چھٹی حس خطرے کی نشاندہی کر رہی تھی۔ اس نے

سڑک کے کنارے پڑے ملبے کی آڑ میں بائیک روک دی اور نیچے اتر آیا۔

"میں آگے جاؤں گا تم خیال رکھو گی"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ریسٹ واچ ٹرانسمیٹر کیوں نہ آن کر لیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا وہ تیزی سے چھپ چھپ کر آگے بڑھ رہا تھا پھر جیسے ہی وہ پہلے مکان کی دیوار کے پاس پہنچا چونک پڑا۔ اس نے باتیں کرنے کی آواز سنی تھی۔ وہ دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ اس مکان کے دوسری جانب بھی گلی تھی اور آوازیں اسی جانب سے آ رہی تھیں بولنے والے بے فکر نظر آرہے تھے۔

"خواہ مخواہ یہاں ڈیوٹی لگائی ہے"...... کسی نے کہا۔

"بالکل"...... دوسری آواز نے کہا۔

"ارے وہ یہاں کیوں آئیں گے"...... تیسری آواز سنائی دی۔

"آنا تو ان کو یہاں ہی ہے"...... پہلے نے کہا۔

"اگر وہ یہاں آئے تو ان سے بڑھ کر احمق کوئی نہیں ہو گا"...... تیسرے نے تیز لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک تیز قسم کی سیٹی کی آواز ابھری اور عمران چونک پڑا۔

"کال آئی ہے"...... پہلے نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر آن کرو"...... دوسرے نے جلدی سے کہا۔

"ہیلو۔ ڈی سی تھری۔ ڈی سی تھری۔ ہیلو۔ ہیلو۔ اوور"۔ ٹرانسمیٹر آن کر دیا گیا تھا کیونکہ وہ آواز ٹرانسمیٹر سے ہی سنائی دے رہی تھی اور تینوں آوازوں سے مختلف تھی۔

"یس۔ ڈی سی تھری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ان میں سے ایک نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے آواز آئی۔

"اس طرف ابھی کوئی نہیں آیا ہے جناب۔ اگر کوئی آیا ہوتا تو وہ اب تک ہمارے ہاتھوں مارا جا چکا ہوتا۔ ہم قصبے میں داخل ہونے والے راستے کے کارنر مکان میں چھپے ہوئے ہیں۔ جہاں سے ہم ریگستان سے آنے والی سڑک کو آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ اوور"۔ ایک آدمی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ الرٹ رہنا۔ وہ کسی بھی وقت قصبے کی طرف آ سکتے ہیں۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے آواز آئی۔ اس بار آواز کافی واضح تھی جسے عمران نے پہچان لیا تھا۔ یہ میجر ہارلس کی آواز تھی۔

"یس باس آپ فکر نہ کریں ہم الرٹ ہیں۔ وہ اس طرف آئے تو یہ ان کی زندگی کی سب سے بڑی بھول ہو گی۔ اوور"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"سڑک کی پوزیشن بتاؤ۔ اوور"...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''سڑک حد نگاہ تک سنسان پڑی ہے کوئی نظر نہیں آ رہا۔ اوور''...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نائٹ ٹیلی اسکوپس کا استعمال کرو تاکہ وہ سڑک پر تمہیں دور ہی سے دکھائی دے سکیں۔ اوور''...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''یس باس۔ اوور''...... پہلی آواز والے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ عمران نے سوچا اگر ان کے پاس نائٹ ٹیلی اسکوپس ہیں تو ان لوگوں نے ان کو دور سے آتے ہوئے کیوں نہیں دیکھا کیا انہوں نے نائٹ ٹیلی اسکوپس استعمال نہیں کی تھیں۔

''ایک بار پھر ساری سڑک کا بغور جائزہ لو اور سرکل روڈ آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''یس باس''...... پہلی آواز والے نے کہا۔ پھر کلک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اس کے ساتھ ہی کلک کی دوسری تیز آواز ابھری یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ دوسری جانب سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا گیا ہے۔

''شراب کی بوتلیں کہاں ہیں''...... ایک آواز ابھری۔

''کیوں''...... دوسرے نے پوچھا۔

''انہیں سرکل روڈ لے جا کر میجر ہارلس کے حوالے کرنا ہے''...... تیسری آواز نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم بیوقوفی کی باتیں مت کرو''...... پہلے نے کہا۔

''بیوقوفی کی بات میں کر رہا ہوں یا تم۔ کیوں بوتلیں ساتھ لے

چلو گے''...... تیسرے نے غراتے ہوئے کہا۔

''گدھے ہو تم۔ میں نے بوتلوں کے بارے میں اس لئے پوچھا تھا کہ اگر اس میں باقی ہو تو یہیں پی لی جائے''...... پہلے نے کہا۔

''اوہ''...... تیسرے کی آواز سنائی دی۔

''چلو اب تو سڑک کا جائزہ لے لو۔ میجر صاحب سے تو ہم نے جھوٹ بول دیا ہے کہ ہم نائٹ ٹیلی اسکوپس کا استعمال کر رہے ہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ ہم نے ان کو ابھی تک چھوا تک نہیں ہے''...... دوسرے نے کہا۔

''ہاں۔ اگر اس دوران وہ غیر ملکی ایجنٹ قصبے میں داخل ہو گئے تو مصیبت آ جائے گی''...... تیسرے نے کہا۔

''بالکل نہیں''...... پہلے نے کہا۔

''وہ کیوں''...... تیسرے نے کہا۔

''اگر وہ غیر ملکی جاسوس قصبے میں اسی راہ سے داخل ہو بھی گئے ہوں گے تو ہم پر الزام نہیں آ سکتا''...... پہلے نے کہا۔

''وہ کیسے''...... دوسرے نے پوچھا۔

''میجر صاحب کو یا کسی اور کو کیا پتہ کہ وہ اسی طرف سے داخل ہوئے ہیں''...... پہلے نے کہا۔

''ہاں یہ تو ہے''...... تیسرے نے کہا۔

''اب چلو جائزہ لو دیر ہو رہی ہے''...... پہلے نے غرا کر کہا۔

''لاؤ ٹیلی اسکوپ دو''...... تیسرے نے کہا۔ عمران تیزی سے

پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ان میں سے کوئی اسے دیکھ لے۔ پیچھے ہٹتے ہی اس نے ریسٹ واچ ٹرانسمیٹر منہ کے قریب کیا۔

"ہیلو جولیا۔ اوور"...... عمران نے سرگوشی والے انداز میں کہا۔

"یس۔ اوور"...... جولیا کی آواز آئی۔

"اس طرح چھپی رہو کہ میری طرف سے نظر نہ آسکو۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اندھیرے میں میں ویسے بھی نظر نہیں آؤں گی۔ اوور"۔ جولیا نے کہا۔

"اس بھول میں مت رہنا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ اوور"...... جولیا کی کیوں سنائی دی۔

"اس لئے کہ وہ اب نائٹ ٹیلی اسکوپس سے جائزہ لے رہے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"کیا ہوا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"میں تو تمہیں دیکھنے کے چکر میں آڑ سے باہر نکل آئی تھی۔ اب واپس جگہ پر آ گئی ہوں۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"گڈ"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں دھوکہ تو نہیں ہوا"...... جیسے ہی عمران نے ان تینوں کی طرف توجہ کی اسے ان میں سے ایک آدمی کی آواز سنائی دی اور وہ

چونک پڑا۔

"اسی لئے تو دوربین تمہیں دی ہے۔ دیکھو اور بتاؤ کہ کیا مجھے دھوکہ ہوا ہے"...... دوسرے نے کہا۔

"اچھا۔ وہاں صرف ایک کتا نظر آ رہا ہے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پہلی آواز نے کہا غالباً اس نے نائٹ ٹیلی اسکوپ سے اس جگہ دیکھا تھا جدھر دوسرے نے دیکھنے کو کہا تھا۔

"غور سے دیکھو"...... دوسرے نے کہا۔

"کتا سڑک کے درمیان آ گیا ہے تم خود دیکھ لو"...... پہلے نے کہا پھر وہاں خاموشی چھا گئی۔

"واقعی کتا ہی ہے"...... چند لمحے بعد دوسرے کی آواز ابھری۔

"چلو پھر"...... تیسرے نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی بھاری بھاری قدموں کی آواز ابھری تھی پھر ایسی آوازیں سنائی دینے لگی جیسے شیشے کی بوتلیں پھینک پھینک کر توڑی جا رہی ہوں۔ قدموں کی چاپ معدوم ہوتے ہی عمران نے پھر ریسٹ واچ منہ کے قریب کر لی۔

"ہیلو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس۔ اوور"...... جولیا کی آواز آئی۔

"چلی آؤ راستہ صاف ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور"...... جولیا کی آواز ابھری۔ پھر چند لمحے بعد وہ اس کے پاس موٹر بائیک دھکیلتی ہوئی پہنچ گئی۔ عمران نے موٹر

بائیک سنبھالی اور جولیا اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔

"کون تھے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میجر ہارلس کے ساتھی"...... عمران نے کہا اور موٹر بائیک اسٹارٹ کر کے حرکت میں لے آیا۔ وہ گلیوں ہی گلیوں سے ہوتا ہوا اس سڑک پر نکل آیا جہاں راسکو کی رہائش گاہ تھی۔ وہ دور ہی سے کارنر کے مکان کے گیٹ پر سرخ ستارہ بنا دیکھ رہے تھے جیسے ہی وہ اس کے قریب پہنچے۔ بائیں سمت سے ایک جیپ نکل کر ان کے سامنے آئی اور وہ بری طرح چونک پڑے۔ ان کے دل اچھل کر حلق میں اٹک گئے تھے جیپ انتہائی تیزی سے انہی کی جانب بڑھ رہی تھی۔

میجر ہارلس اور روسٹن ریگستان کی سرچنگ کر کے مایوس ہو کر واپس اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے تھے۔ میجر ہارلس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ اسے غصے میں دیکھ کر روسٹن وہاں خاموش کھڑا تھا۔

"نجانے وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... میجر ہارلس ٹہلتے ٹہلتے مٹھیاں بھینچتے ہوئے بڑبڑایا۔

"باس"...... روسٹن نے چونک کر کہا جو اس کے قریب ہی کھڑا تھا۔

"کیا بات ہے"...... میجر ہارلس نے غرا کر کہا۔

"مجھے ایک خیال آیا ہے باس"...... روسٹن نے کہا۔

"کیسا خیال"...... میجر ہارلس نے کہا۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ قصبے میں آئے ہی نہ ہوں"۔ روسٹن نے کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا"...... میجر ہارلس نے چونک کر کہا۔

''یہی کہ وہ قصبے میں آئے بغیر واپس تل ابیب کی جانب چلے گئے ہوں''...... روشن نے کہا۔

''ناممکن ہے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''وہ کیوں باس''...... روشن نے پوچھا۔

''اس لئے کہ میرے اندازے کے مطابق وہ ابھی کالاب ہی نہیں پہنچے غزہ والے راستے میں ہی کہیں چھپے ہوئے ہیں۔ اگر وہ کالاب آچکے ہوتے تو ٹرک ڈرائیوروں کی نظر ان پر ضرور پڑ جاتی''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''ایسا بھی تو ہوسکتا ہے باس کہ وہ راستے میں کہیں چھپ گئے ہوں اور ٹرکوں کے گزرنے کے بعد ادھر آئے ہوں''...... روشن نے کہا۔

''ایسا ممکن ہے مگر مجھے اس کا یقین ہے کہ وہ کالاب واپس نہیں آئے''...... میجر ہارلس نے کہا تو روشن اس کی بات پر صرف سر ہلا کر خاموش ہو گیا اس نے میجر ہارلس سے یقین کی وجہ نہیں پوچھی تھی ظاہر ہے میجر ہارلس آفیسر تھا اور وہ ماتحت۔

''اس کے علاوہ اگر وہ براہ راست تل ابیب کے لئے روانہ ہو ہی گئے ہیں تو چند گھنٹے بعد نکلنے والے سورج کی روشنی میں ان کا صحرا میں پکڑا جانا یقینی ہے۔ یہ تمہاری ذمے داری ہے کہ صبح ہوتے ہی صحرا میں ان کو تلاش کرو''...... میجر ہارلس نے روشن سے کہا۔

''یس باس''...... روشن نے سر ہلا کر کہا۔

''بالٹی مور سے مزید پوچھ گچھ فی الحال ضروری نہیں ہے اس لئے اسے تل ابیب کے لئے روانہ کر دو''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''یس باس''...... روشن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور قصبے میں پھیلے ہوئے اپنے ساتھیوں کو ہدایت دے دو کہ اب وہ گھوم پھر کر نگرانی کریں''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''کیا سڑکوں سے انہیں ہٹا لیا جائے باس''...... روشن نے پوچھا۔

''ہاں اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ گھوم پھر کر نگرانی کر سکتے ہیں''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''یس باس''...... روشن نے کہا۔

''اسکو کی رہائش گاہ پر پہرہ موجود ہے نا''...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''یس سر اور بالٹی مور کی رہائش گاہ پر بھی میں نے پہرہ لگوا دیا تھا''...... روشن نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''ایک بات کہوں باس''...... روشن نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''کہو''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''غزہ والے راستے پر ایک بار اور نہ پرواز کر لی جائے''۔ روشن نے سوالیہ انداز میں کہا۔

''بیکار ہے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''یس باس''...... روشن نے کہا۔ اس کے چہرے سے ایسا لگتا تھا جیسے اپنی بات روکے جانے پر اسے افسوس ہوا ہو۔

''بددل نہ ہو روشن میں نے کسی وجہ سے ہی تمہاری بات روکی ہے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''یس باس''...... روشن نے کہا۔

''تم یوں سمجھو کہ وہ دونوں ہمیں نفسیاتی ڈاج دینے کے چکر میں غزہ جانے کے بجائے کالاب آئیں گے تاکہ یہاں سے واپس تل ابیب جا سکیں''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''مگر تل ابیب جا کر وہ خطرات کیوں مول لیں گے باس جبکہ غزہ جا کر وہ آسانی سے اُردن میں داخل ہو کر وہاں [illegible] سفارتخانے کا تعاون حاصل کر سکتے ہیں''...... روشن نے کہا۔

''تمہاری بات ٹھیک ہے مگر نفسیاتی ڈاج وہ اسی چیز کو سامنے رکھ کر دیں گے''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''مگر اس سے انہیں فائدہ کیا ہو گا جبکہ وہ تل ابیب جا کر اسرائیل سے نکل نہیں سکتے''...... روشن نے کہا۔

''وہ تل ابیب جا کر اپنے ہمدردوں کے پاس چھپ جائیں گے اور اس وقت نکلنے کی کوشش کریں گے کہ جب ہم لوگ یہ سوچ کر اپنی کاروائیاں بند کر دیں گے کہ وہ اسرائیل سے نکل چکے ہیں''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... روشن نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے میں نے نگرانی کرنے والوں کو سڑکوں کے ناکوں سے ہٹوا دیا ہے تاکہ وہ کالاب میں داخل ہو کر میرے جال میں پھنس جائیں''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''جال۔ کیا مطلب۔ کیسا جال باس''...... روشن نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے سادہ لباس میں اپنے آدمیوں کو قصبے کے ہر اہم حصے میں پھیلا دیا ہے۔ ان کا کام اتنا ہے کہ اگر وہ کالاب میں داخل ہوں تو [illegible] بغیر انہیں فالو کرتے رہیں اور ان کی جائے پناہ معلوم ہوتے ہی اطلاع دیں''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں حیران تھا باس کہ آپ نے سڑکوں کے ناکوں پر سے نگرانی کیوں ختم کرا دی ہے بات اب سمجھ میں آئی ہے''...... روشن نے کہا۔

''اسی لئے میں غزہ جانے والے روڈ پر دوبارہ پرواز کی ضرورت محسوس نہیں کر رہا۔ کیونکہ میرے اندازے کے مطابق وہ کالاب میں داخل ہونے ہی والے ہیں''...... میجر ہارلس نے کہا۔

''مگر باس۔ ان سب باتوں کے باوجود ہمیں غزہ والے راستے کی جانب سے بے فکر نہیں ہونا چاہئے''...... روشن نے کہا۔

''تم کیا سمجھتے ہو۔ میں نے غزہ والے راستے کو ایسے ہی چھوڑ دیا ہے''...... میجر ہارلس نے منہ بنا کر کہا۔

"نن نن۔ نو باس"...... روشن نے کہا۔

"غزہ میں۔ میں نے ایک فاسٹ گروپ کو حکم پہنچا دیا ہے۔ اب تک ہمارے گروپ نے غزہ میں داخلے کے ہر راستے کی ناکہ بندی کر دی ہو گی۔ اب اگر وہ غزہ گئے تو پکڑ لئے جائیں گے"...... میجر بارلس نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو ان کے لئے راہِ فرار واقعی ناممکن ہے"۔ روشن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اب تم ٹرانسمیٹر سنبھالو۔ ہر آنے والی رپورٹ سن کر ضروری ہدایت دو اور ضرورت ہو تو مجھے مطلع کرو"...... میجر بارلس نے کہا۔

"کیا آپ کہیں جا رہے ہیں باس"...... روشن نے کہا۔

"ہاں۔ میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ مسلسل بھاگ دوڑ نے مجھے بری طرح سے تھکا دیا ہے"...... میجر بارلس نے کہا۔

"کیا آپ کے لئے واڈکا کی بوتل منگواؤں باس"...... روشن نے کہا۔

"نہیں بوتل کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میں ہوش حواس ہی میں رہنا چاہتا ہوں"...... میجر بارلس نے کہا۔

"یس باس"...... روشن نے کہا پھر جیسے ہی میجر بارلس دروازے کے قریب پہنچا ٹرانسمیٹر سے بیپ کی آوازیں نکلنے لگیں اور وہ چونک پڑے۔ روشن نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اسپیکر کا والیوم بڑھا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پوسٹ فائیو کالنگ یو۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی دوسری جانب سے ایک تیز آواز سنائی دی تو میجر بارلس تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے روشن سے ٹرانسمیٹر جھپٹ لیا۔

"پوسٹ فائیو کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... میجر بارلس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"باس وہ دونوں ابھی ابھی اس طرف سے گزرے ہیں۔ ایک لڑکی اور ایک مرد۔ اوور"...... دوسری جانب سے آواز آئی۔

"نگران عملہ کس طرف ہے"...... میجر بارلس نے پوچھا۔

"باس۔ انہی کی غفلت سے وہ لوگ محفوظ رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری جانب سے کہا گیا تو میجر بارلس اور روشن چونک پڑے۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ اوور"...... میجر بارلس نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہی کہ نگران عملہ ایک عمارت کی آڑ میں بیٹھا شراب پی رہا تھا جبکہ وہ سڑک سے ہٹ کر ایک جگہ آڑ میں رک گئے تھے پھر نگران عملے کے وہاں سے چلے جانے کے کچھ دیر بعد وہ قصبے میں داخل ہو گئے اب ان کا رخ سرکل روڈ کی جانب ہے۔ اوور"۔ دوسری جانب سے آواز آئی۔

"جو کچھ تم کہہ رہے ہو کیا یہ سب درست ہے۔ اوور"...... میجر بارلس نے غرا کر کہا۔

''یس باس۔ وہ لوگ سڑک کے کنارے پڑے ہوئے ملبے کی آڑ میں رکے تھے پھر لڑکی کا ساتھی آگے آیا تھا اور جس عمارت کی آڑ میں ہمارے ساتھی شراب پی رہے تھے۔ اس مرد نے باہر رک کر ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سنی تھی۔ پھر نگراں عملے کے جانے کے بعد وہ لوگ قصبے میں داخل ہوئے ہیں۔ اوور'' ۔ دوسری جانب سے کہا گیا۔

''گویا نگراں عملے نے نائٹ ٹیلی اسکوپ سے سڑک کا جائزہ لینا بند کر رکھا تھا۔ اوور'' ...... میجر ہارلس نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ انہوں نے چلتے وقت ہی سڑک کا جائزہ لیا تھا اور بس۔ اوور'' ...... دوسری جانب سے کہا گیا۔

''ہونہہ۔ اب وہ دونوں کس طرف گئے ہیں۔ اوور'' ...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''سرکل روڈ کی جانب باس۔ اوور'' ...... دوسری جانب سے جواب میں کہا گیا۔

''اوکے۔ تم اپنی فورس لے کر سرکل روڈ کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ میں تمہیں وہیں ملوں گا۔ اوور اینڈ آل'' ...... میجر ہارلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر روسٹن کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا۔ میجر ہارلس نے بٹن پریس کیا اور فریکوئنسی ناب گھما

کر رابطہ قائم کر لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ پوسٹ سکس کالنگ۔ اوور'' ...... دوسری جانب سے آواز ابھری۔

''میجر ہارلس اٹنڈنگ یو۔ اوور'' ...... میجر ہارلس نے کرخت لہجے میں کہا۔

''شہر میں ایک ڈیزرٹ بائیک داخل ہوئی ہے باس۔ بائیک پر ایک لڑکی اور ایک مرد اس طرف آئے ہیں اور ایک گلی میں کھڑے ہوئے ہیں'' ...... دوسری جانب سے کہا گیا۔

''انہوں نے تمہیں دیکھا تو نہیں۔ اوور'' ...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''نو باس۔ اوور'' ...... دوسری جانب سے کہا گیا۔

''تم ان سے کتنے فاصلے پر ہو۔ اوور'' ...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''وہ مجھ سے دو سو فٹ کے فاصلے پر ہیں۔ اوور'' ...... دوسری جانب سے جواب ملا۔

''کیا وہ سرخ ستارے والی عمارت کے پاس رکے ہیں۔ اوور'' ...... میجر ہارلس نے پوچھا۔

''یس باس۔ اوور'' ...... جواب دیا گیا۔

''وہ سرخ ستارے والی عمارت تم سے کتنے فاصلے پر ہیں۔ اوور'' ۔ میجر ہارلس نے پوچھا۔

”کم از کم سو ڈیڑھ سو گز کے فاصلے پر جناب۔ اوور“...... دوسری جانب سے جواب ملا۔

”ان پر نظر رکھو اور اگر وہ اس عمارت میں داخل ہوں تو فوراً مجھے اطلاع دینا اوور“...... میجر ہارلس نے کہا۔

”یس باس۔ اوور“...... دوسری جانب سے کہا گیا تو میجر ہارلس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

”آپ کا اندازہ ٹھیک نکلا ہے باس کہ وہ کالاب ہی آئیں گے“...... روسٹن نے کہا۔

”ہاں اور اب میرا خیال یہی ہے کہ وہ لوگ راسکو ہی کی رہائش گاہ میں داخل ہوں گے“...... میجر ہارلس نے کہا۔

”یس باس۔ کیونکہ وہ ہائی مور کی رہائش گاہ میں اس کے بیوی بچوں کی موجودگی میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے لے دے کر راسکو کی رہائش گاہ رہ جاتی ہے جہاں وہ پناہ لے سکتے ہیں“۔ روسٹن نے کہا۔

”وہاں پناہ لیتے ہی وہ میری گرفت میں آ جائیں گے“...... میجر ہارلس نے مٹھی بند کرتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... روسٹن نے سر ہلا کر کہا۔ پھر دو منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ ٹرانسمیٹر پر پوسٹ سکس کی دوبارہ کال موصول ہوئی اس بار اس نے ان کے عمارت میں داخلے کی اطلاع دی تھی۔

”گڈ شو۔ اب تم عقبی حصے کی نگرانی کرو اور اگر وہ نکلنے کی

کوشش کریں تو ان کو ہر قیمت پر روکنا ہے۔ اوور“...... میجر ہارلس نے کہا۔

”یس باس۔ اوور“...... دوسری جانب سے کہا گیا۔

”میں روسٹن کے ساتھ آ رہا ہوں۔ جب تک میں تمہارے پاس نہ پہنچ جاؤں تم نے ان دونوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنی سمجھ گئے ہو۔ اوور“...... میجر ہارلس نے کہا اور اوور اینڈ آل کہہ کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

تیز رفتاری سے آنے والی جیپ ان کے برابر سے نکلتی چلی گئی تھی جبکہ عمران نے بائیک ایک گلی میں موڑ دی تھی۔ جیپ میں چند لڑکیاں اور ایک مرد بیٹھا ہوا تھا۔

''راسکو کی رہائش گاہ کہاں ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''وہ سامنے جس عمارت کے گیٹ پر ریڈ سٹار بنا نظر آ رہا ہے''...... عمران نے ڈیڑھ سو گز دور ایک عمارت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''وہ کارنر والی عمارت''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں''......عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

''چلو پھر رک کیوں گئے ہو''...... جولیا نے عمران سے کہا۔

''اس لئے کہ میری چھٹی حس خطرے کا اشارہ کر رہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے پوچھا۔

''ایسا محسوس کر رہا ہوں جیسے غیر مرئی نظریں ہماری نگرانی کر رہی ہیں''......عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

''مگر۔ آس پاس یا دور دور تک کوئی نظر نہیں آ رہا ہے''۔ جولیا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں بظاہر ایسا ہی ہے۔ مگر میری چھٹی حس نے مجھے کبھی دھوکہ نہیں دیا ہے''......عمران نے کہا۔

''پھر کیا کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''کیا کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے جواب دینے کی بجائے جیسے اپنے آپ سے ہی دوہرا کر پوچھا۔ پھر اس نے موٹر بائیک گھمائی اور راسکو کی رہائش گاہ والی عمارت کی عقبی گلی کی طرف بڑھنے لگا۔

''کیا عقب سے اندر چلو گے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں''......عمران نے کہا پھر نصف گلی میں پہنچتے ہی اس نے بائیک روک دی اور چاروں طرف دیکھنے لگا اس کا انداز ایسا ہی تھا جیسے جھنڈ سے بچھڑا ہوا بھیڑیا شکاریوں سے چوکنا ہو۔

''تمہیں وہم ہو رہا ہے''...... جولیا نے اسے چاروں طرف دیکھتا پا کر کہا۔

''وہم''......عمران نے دوہرایا پھر اس نے بڑی تیزی سے موٹر بائیک دائیں سمت میں مکانوں کی قطار کے درمیان بنے تنگ سے راستے میں گھما دی۔

"ارے۔ مکان تو بائیں سمت ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اب ہم ادھر نہیں جا رہے"...... عمران نے بائیک کی رفتار بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پھر"...... جولیا نے پوچھا۔

"دیکھتی رہو"...... عمران نے کہا پھر ایک جگہ بائیک روک کر وہ اترا اور پھر اس نے اسلحہ کا تھیلا اتار کر جولیا کو دیا اور بائیک دیوار سے لگا کر کھڑی کر دی۔

"مشین گن نکال لو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر تھیلے سے مشین گن نکال کر ایک عمران کی جانب بڑھا دی اور ایک مشین گن خود سنبھال لی پھر اس نے تھیلا کاندھے پر ڈال لیا۔

"چلو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ گلیوں گلیوں سے چھپ کر آگے بڑھنے لگے۔ کئی جگہ پر انہوں نے مسلح افراد سے بھری گاڑیاں دیکھی تھیں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ لوگ کسی کو تلاش کر رہے ہوں۔ وہ چھپتے چھپاتے بالٹی مور کی رہائش گاہ کے سامنے جا پہنچے۔ بالٹی مور کی رہائش گاہ پر انہیں چار مسلح افراد کمپاؤنڈ میں نظر آئے تھے وہ چاروں گیٹ ہی کے پاس کھڑے تھے۔

"یہ تو بالٹی مور کی رہائش گاہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"راسکو کی رہائش گاہ پر خطرہ زیادہ تھا اس لئے مجبوراً ادھر آنا پڑا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مگر فورس تو یہاں بھی موجود ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"صرف کمپاؤنڈ تک۔ فیلی کی وجہ سے وہ عمارت کے اندرونی حصوں میں نہیں جا سکتے"...... عمران نے کہا۔

"اندر جانے کے لئے عقبی راستہ استعمال کرو گے"...... جولیا نے کہا مگر عمران کے جواب دینے سے پہلے ہی چار میں سے دو مسلح افراد مڑ کر عمارت کے عقبی حصے کی جانب بڑھتے چلے گئے تھے۔ باقی دو جانے والوں کی طرف منہ کئے کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

"آؤ"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ تیزی سے بے آواز قدموں سے دوڑتے ہوئے بالٹی مور کی رہائش گاہ کی جانب دیوار تک پہنچے اور پھر ایک دیوار پر چڑھ کر اندر کی جانب اتر گئے۔ دونوں مسلح افراد اب بھی آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ عمران اور جولیا آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے پھر وہ کیاریوں کے سرے پر پہنچ کر رک گئے دونوں افراد اب ان سے ایک فٹ کے فاصلے پر کھڑے اپنی آنے والی موت سے بے خبر باتوں میں مصروف تھے۔

"ایکشن"...... عمران نے کہا۔ پھر وہ دونوں بڑی تیزی سے ان دونوں افراد پر ایک ساتھ جھپٹ پڑے۔ ایک کو عمران نے سنبھالا اور دوسرے کو جولیا نے سنبھال لیا تھا۔ دونوں افراد کی گردنیں ان کی گرفت میں دبی ہوئی تھیں اور وہ تڑپ رہے تھے۔

"ختم کرو"...... عمران نے غرا کر کہا تھا پھر اس نے جھٹکا دیا اور

اس کے بازوؤں میں دبا ہوا آدمی ساکت ہوتا چلا گیا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ادھر جولیا نے بھی اپنے حریف کی گردن توڑ ڈالی تھی پھر انہوں نے دونوں لاشوں کو گھسیٹ کر پودوں کے پیچھے ڈال دیا اور تیزی سے عمارت کی جانب بڑھنے لگے۔ برآمدے سے گزر کر وہ راہداری میں پہنچے تھے راہداری میں کوئی نہیں تھا وہ ایک ایک کمرہ دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

تیسرے بڑے کمرے میں انہیں بالٹی مور کی فیملی نظر آئی تھی۔ وہ اندر داخل ہو گئے۔ ہال کمرے میں ایک ادھیڑ عمر عورت اور دو بچے موجود تھے جن کی عمریں سولہ سترہ سے زیادہ نہیں تھی۔ یہ شاید بالٹی مور کے بیوی بچے تھے۔ انہیں دیکھ کر وہ چونکے تھے مگر عمران اور جولیا کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں نے انہیں بولنے سے باز رکھا تھا۔

”بالٹی مور کہاں ہے“...... عمران نے غرا کر کہا تھا۔

”اسے فورس والے اٹھا کر لے گئے۔ مگر تم کون ہو“...... ادھیڑ عمر عورت نے پوچھا۔

”ہم بالٹی مور کے دوست ہیں“...... عمران نے کہا۔

”دوست۔ کہیں تم وہی تو نہیں ہو جن کے بارے میں وہ بالٹی مور سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں“...... عورت نے چونک کر کہا تھا اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

”سمجھدار ہو۔ لیکن بہرحال ہمارے بارے میں کوئی غلط مطلب

مت نکال بیٹھنا ہم شریف لوگ ہیں خواہ مخواہ ایک ایجنسی کے چکروں میں پھنس گئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب“...... ادھیڑ عمر عورت نے کہا۔

”یہی کہ ہمیں گرفتار کرانے کی کوشش مت کرنا“...... عمران نے کہا۔

”نہیں ہم ایسا کیوں سوچیں گے“...... لڑکی نے کہا۔

”یہ ایسا ضرور کریں گے“...... عمران نے زبان بدل کر جولیا سے کہا۔ ساتھ ہی کن انکھیوں سے وہ ان کو دیکھ بھی رہا تھا اس جملے پر اس نے عورت کو چونکتے دیکھا تھا پھر وہ ایسی بن گئی جیسے کہ عمران کا جملہ سمجھی ہی نہ ہو جبکہ عمران اسے چونکتا دیکھ کر سمجھ گیا کہ اس نے جو زبان بولی ہے وہ زبان عورت بخوبی سمجھتی ہے۔

”پھر کیا کریں“...... جولیا نے پوچھا۔

”ان کو باندھ کر ڈال دو“...... عمران نے کہا۔

”اس سے فائدہ کیا ہو گا۔ تم خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہو“...... جولیا نے کہا۔

”نہیں ایسا نہیں ہے“...... عمران نے کہا۔

”اب ہم یہاں سے غزہ چلیں گے“...... عمران نے جولیا سے کہا۔

”غزہ۔ تم تو کہہ رہے تھے......“ جولیا نے کہنا چاہا تھا۔

”غزہ ہی جائیں گے۔ غزہ جانے والے راستے سے واپس

آنے کے بعد میجر بارلس سوچ بھی نہیں سکے گا کہ ہم دوبارہ غزہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں"...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا تھا تو تم یہاں کیوں آئے۔ قصبے میں داخل ہوتے ہی واپس کیوں نہیں چل پڑے تھے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔ اسے عمران ہر لمحے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کبھی وہ کچھ کہتا تھا اور کبھی کچھ۔

"یہاں آنے کی ایک وجہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے کاغذات کی مائیکرو فلم اس کمرے میں چھپا دی تھی جس کمرے میں بالٹی مور ہمیں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا اس لئے فلم کی وجہ سے واپس آنا پڑا ہے۔ تم رکو میں فلم لے آؤں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا واپسی پانچ منٹ بعد ہوئی تھی۔

"کیا رہا"...... جولیا نے اسے دیکھتے ہی پوچھا۔

"مائیکرو فلم نکال لایا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر چلو اب یہاں رکنے کی کیا ضرورت ہے"...... جولیا نے کہا۔

"چلو"...... عمران نے کہا پھر وہ مڑے ہی تھے کہ یکلخت باہر سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے بے شمار گاڑیوں نے ایک ساتھ بریک لگائے ہوں۔ وہ چونک پڑے پھر بڑی تیزی سے کمرے سے

باہر نکل آئے ان کا رخ عقبی حصے کی جانب تھا۔ عقبی حصے میں جولیا نے دو اور آدمیوں کی لاشیں دیکھی تھی وہ سمجھ گئی کہ عمران ہی نے ان کو ٹھکانے لگایا ہے۔ وہ عقبی دیوار پھلانگ کر چند ہی قدم آگے بڑھے تھے کہ چونک پڑے۔ سامنے سے ایک گاڑی آتی نظر آئی تھی اس کی ہیڈ لائٹس کی روشنی سے بچنے کے لئے وہ قریب ہی پڑے کوڑے کے ڈرم کی آڑ میں چھپ گئے تھے۔ آنے والی گاڑی مسلح افراد کی ہی جیپ لگ رہی تھی۔

"ادھر اس طرف"...... عمران نے کہا پھر وہ جولیا کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے کوڑے کے ڈھیر کے برابر موجود ایک تنگ راستے پر مڑ گیا پھر چند قدم آگے بڑھ کر رکا اور جولیا کے ہاتھ سے تھیلا لے کر اس سے دو بم نکال لئے۔ پھر جیسے ہی جیپ ان کے سامنے سے گزری اس نے پے درپے دو بم اس پر پھینک دیئے۔ چند لمحوں کے وقفے سے دو دھماکے ہوئے اور جیپ کے چیتھڑے اڑ گئے گلی میں آگ ہی آگ پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے ایک بم بالٹی مور کی رہائش گاہ کی طرف اچھالا اور مڑ کر دوڑنے لگا۔ ایک لمبے ... دھماکہ ہوا تھا مگر وہ یہ نہ جان سکے کہ بالٹی مور کی رہائش گاہ ... دھماکے سے کتنا نقصان پہنچا تھا۔ وہ دوڑتے رہے۔ وہ گلی سے نکل کر چند قدم دوڑے اور پھر ایک اور گلی میں داخل ہو گئے گلیوں ... گلیوں وہ بالٹی مور کی رہائش گاہ سے بہت دور نکل آئے ... عمران ایک کوٹھی نما مکان کے سامنے رک گیا۔ چند لمحے ...

پھر وہ عقبی دیوار پھلانگ کر اس عمارت کے اندر داخل ہو گئے۔ عمارت کے رہائشی حصے کے دروازے اندر سے بند تھے۔ عمران نے گھوم پھر کر عمارت کا جائزہ لیا اور پھر اس نے ایک کھڑکی کا شیشہ توڑا اور وہ اس کھڑکی کے راستے عمارت میں داخل ہو گئے۔ یہاں پانچ کمرے تھے جن میں سے چار خالی تھے۔ ایک کمرے میں ایک لڑکی اور ایک مرد انہیں نظر آئے تھے دونوں ہی خوفزدہ لگ رہے تھے۔ ان کا یہ خوف عمران اور جولیا کے ہاتھوں میں مشین گنیں دیکھ کر تھا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ مرد کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہارا پاسپورٹ اور کاغذات کہاں ہیں"...... عمران نے مرد سے پوچھا۔

"الماری میں"...... مرد نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"نکالو"...... عمران نے غرا کر کہا۔ مرد اٹھ کر الماری کی جانب بڑھا تو اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے اس نے الماری کھول کر کاغذات نکال کر عمران کو تھما دیئے۔ عمران نے کاغذات اور پاسپورٹ کا جائزہ لیا تھا۔

"ان کو ختم کر دو"...... عمران نے جولیا سے کہا۔

"باندھنے سے کام نہیں چلے گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا۔ پھر اس نے خود ہی ریوالور نکال کر ان دونوں کو گولیاں ماریں اور پھر اس نے جولیا کی مدد سے دونوں کی لاشیں اٹھا کر بیڈ کے نیچے ڈال دیں اور خون آلود بیڈ شیٹ بھی

اتار کر بیڈ کے نیچے چھپا دی۔ جولیا نے سائیڈ پر موجود الماری سے نئی بیڈ شیٹ نکال کر بیڈ پر بچھائی اور پھر وہ عمران کی طرف متوجہ ہو گئی جو ایک قد آدم آئینے کے پاس کھڑا تھا۔

"میک اپ باکس نکالو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر لباس کے اندر کی جیب سے میک اپ باکس نکال لیا یہ باکس چار انچ سے زیادہ لمبا نہیں تھا۔ عمران نے مرد سے لئے ہوئے کاغذات کے مطابق اپنا اور جولیا کا میک اپ کیا تھا پھر بالوں کا اسٹائل ان کی کاغذات والی تصویروں جیسا بنایا اور الماری سے انہی کے لباس نکال کر پہن لئے۔ پھر انہوں نے پورے مکان کا جائزہ لیا یہاں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ملا تھا۔

"کھانے پینے کے لئے کچھ لے آؤ۔ صبح ہونے میں ابھی نصف گھنٹہ ہے"...... عمران نے ریسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم یہیں رکو گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ ابھی یہاں سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں ہو گا۔ صبح ہوتے ہی ہم اسٹیشن کے لئے چل پڑیں گے کیونکہ ہائی ایکسپریس یہاں سے تل ابیب جانے کے لئے ساڑھے چھ بجے گزرتی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی کچن میں چلی گئی پھر وہ کچن سے کافی اور سینڈوچز بنا لائی۔ کافی اور سینڈوچز کھا کر انہوں

نے کچھ دیر ریسٹ کیا اور پھر دن نکلتے ہی پورے مکان کی لائٹس آف کیں مکان کو تالا لگایا اور پورچ میں آ گئے جہاں ایک جدید اور نئے ماڈل کی کار موجود تھی۔ عمران کو کمرے سے کار کی چابیاں مل گئی تھیں۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے سامان کار کی عقبی سیٹ پر رکھا اور پھر وہ سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔

عمران نے کار اسٹارٹ کی اور پھر گیٹ کے پاس آ گیا۔ گیٹ کے پاس آ کر اس نے کار روکی۔ کار سے نکل کر اس نے گیٹ کھولا اور دوبارہ کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کار گیٹ سے باہر نکالی اور پھر ایک بار پھر کار روک لی۔ کار روک کر اس نے عمارت کا گیٹ بند کیا اور ایک بار پھر کار میں آ کر بیٹھ گیا اور کار حرکت میں آ گئی۔ وہ کار مختلف سڑکوں سے گزارتا لے جا رہا تھا۔ دو تین جگہ انہیں چیک کیا گیا تھا ہر جگہ مرنے والے میاں بیوی کے کاغذات ان کے کام آئے تھے۔ اسٹیشن کی پارکنگ میں گاڑی کھڑی کر کے وہ ٹکٹ ونڈو پر پہنچ گئے تھے۔ عمران نے فرسٹ کلاس کے دو ٹکٹ تل ابیب کے لئے حاصل کئے اور پھر وہ دونوں پلیٹ فارم پر آ گئے۔ یہاں بھی انہیں سادہ لباس والے نظر آئے تھے مگر وہ بڑی لاپرواہی سے ان کے پاس ہی جا کر کھڑے ہو گئے تھے یہ بھی ان لوگوں سے محفوظ رہنے کا ایک طریقہ تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ جن کو وہ تلاش کر رہے ہیں وہ یوں لاپرواہی سے ان

کے پاس آ کر کھڑے ہو جائیں گے۔

چھ بج کر پچیس منٹ پر ہائی ایکسپریس پلیٹ فارم میں داخل ہوئی تو وہ اپنی سیٹوں پر جا کر بیٹھ گئے ان کے کیبن میں صرف دو آدمی اور تھے انہوں نے بڑی دلچسپی سے جولیا کو دیکھا تھا۔ ہائی ایکسپریس کے روانہ ہوتے ہی ان میں سے ایک نے جولیا سے عبرانی میں بات کرنی چاہی تھی۔

"گونگی ہے بے چاری"...... عمران نے جولیا کے بولنے سے پہلے کہا۔

"اوہ۔ افسوس ہوا یہ سن کر"...... اس آدمی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"سر پر چوٹ لگنے سے قوت گویائی متاثر ہوئی ہے۔ اسے علاج کے لئے تل ابیب لے جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔ پھر اس نے ان کو باتوں میں الجھا لیا تھا اور موقع ملتے ہی جولیا کو لیٹ جانے کا اشارہ کیا تھا تاکہ کوئی اسے پھر مخاطب نہ کر بیٹھے۔ تل ابیب تک عمران نے ان کو جولیا سے بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اسٹیشن سے وہ بڑی آسانی سے نکل آئے تھے کیونکہ یہاں کوئی چیکنگ نہیں ہوئی تھی۔ اسٹیشن سے باہر آتے ہی عمران نے ایک پبلک فون بوتھ سے ایک کال کی اور پھر وہ بوتھ سے نکل کر باہر آ گیا۔

"کسے کال کی ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"وائٹ اینگل کو"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم پھر وائٹ اینگل سے مدد لینا چاہتے ہو"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ہم بغیر وائٹ اینگل سے مدد لئے یہاں سے نہیں نکل سکیں گے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا خاموش ہو گئی۔ عمران نے ایک ٹیکسی ہائر کی اور بتائے ہوئے پتے پر جا پہنچا تھا دروازے کی بیل بجانے پر جس نے دروازہ کھولا وہ خود وائٹ اینگل ہی تھا وہ انہیں گھورنے لگا۔

"فرمائیں"...... وائٹ اینگل نے ان کی طرف ایسی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ اس کے لئے انجان ہوں۔

"فرمائیں گے۔ ضرور فرمائیں گے مگر پہلے ہمیں اندر تو آنے دو بھائی"...... عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا تو وائٹ اینگل اس کی آواز سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ"...... وائٹ اینگل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ مگر میرا نام علی عمران ہے اوہ عمران صاحب نہیں"۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو وائٹ اینگل بے اختیار ہنس پڑا۔

"کہاں غائب ہو گئے تھے آپ"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"پہلے ہمیں اندر تو آ لینے دو یا ساری باتیں یہیں کھڑے کھڑے پوچھنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری۔ آئیں۔ تشریف لائیں"...... وائٹ اینگل نے راستہ چھوڑتے ہوئے کہا تو عمران اور جولیا اندر آ گئے۔ وائٹ اینگل نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور ان دونوں کو لے کر سٹنگ روم میں آ گیا۔

"کوئی سوال کرنے سے پہلے ہمیں چائے پلا دو بھائی۔ بڑی مشکل سے ہم جہنم کے دروغوں سے بچنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ مسلسل بھاگ دوڑ کر کر کے میرے تو ہاتھ پاؤں سن ہو گئے ہیں۔ جب تک چائے نہ پی لوں گا تب تک میرے جسم میں نہ جان آئے گی اور نہ ہی میری زبان حرکت کر سکے گی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جہنم کے دروغے۔ کیا مطلب"...... وائٹ اینگل نے چونک کر کہا۔

"ڈی ایجنسی اور خاص طور پر جی پی فائیو کے نئے سیکرٹ سیکشن سے بچ کر نکلنا جہنم کے دروغوں سے بچ کر نکلنے کے مترادف ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوکے میں ابھی چائے بنا کر لاتا ہوں"...... وائٹ اینگل نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ چائے کے تین کپ اور سنیکس لے آیا۔ چائے کے دوران عمران نے مختصر طور پر وائٹ اینگل کو حالات سے آگاہ کر دیا۔

"چلتی ہوئی ٹرین سے اور آگ اگلتی ہوئی ریت پر گرنا اور پھر

وسیع ریت کے سمندر سے بچ نکلنا تو واقعی جہنم سے فرار کے مترادف ہے اور یہ آپ دونوں کا ہی حوصلہ ہے''...... وائٹ اینگل نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

''میری تو خیر تھی مگر ڈپٹی چیف کو بچانا تو ضروری تھا''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران کے اس ریمارک پر جولیا کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا تھا۔

''کیا واقعی آپ مائیکرو فلم بالٹی مور کے مکان پر چھپا آئے تھے''...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

''نہیں وہ میجر ہارلس کو بھٹکانے کی ایک کوشش تھی جو پوری طرح سے کامیاب رہی''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔ جولیا بھی [illegible] گئی تھی کیونکہ بات اس کی سمجھ میں بھی نہیں آئی تھی بالٹی مور کی رہائش گاہ سے چلتے ہوئے وہ خود بھی الجھن میں مبتلا تھی۔

''بالٹی مور کے بیوی بچوں کو دیکھتے ہی میرے ذہن میں فوری طور پر یہ خیال آیا تھا کہ اگر میں ان کے سامنے کوئی بات جولیا سے کروں تو وہ میجر ہارلس کو ضرور بتائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''پھر''...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

''اس لئے میں نے جولیا سے غزہ واپس چلنے کی بات کی تھی''...... عمران نے کہا۔

''مگر مائیکرو فلم کا تذکرہ کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... وائٹ

اینگل نے پوچھا۔

''پوری طرح سمجھو۔ اگر میں فلم کی بات نہ کرتا تو، میجر ہارلس دھوکہ نہ کھاتا وہ سوچتا کہ اگر ایسا ہی تھا تو میں قصبے کے قریب سے واپس کیوں نہ چلا گیا قصبے میں کیوں آیا۔ اس لئے میں نے یہ تصدیق کرنے کے بعد کہ بالٹی مور کی بیوی فارسی سمجھتی ہے جولیا سے کہا کہ ہم غزہ واپس چلیں گے یہاں محض فلم کی وجہ سے واپس آئے ہیں پھر فلم لینے کے بہانے کمرے سے باہر نکل کر میں نے میجر ہارلس کے باقی دونوں ساتھیوں کو بھی ٹھکانے لگا دیا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''[illegible] گیا۔ جب بالٹی مور کی بیوی نے میجر ہارلس کو ساری بات بتائی ہو گی تو وہ یہی سمجھا ہو گا کہ چونکہ فلم لینے کے لئے آپ کا قصبے میں آنا ضروری تھا اس لئے خطرہ مول لے کر آپ قصبے میں واپس آئے اور فلم لے کر غزہ کی جانب لوٹ گئے''...... عمران کی بات سمجھ کر وائٹ اینگل نے مسکرا کر کہا۔

''بالکل یہی بات ہے اور اب وہ غزہ اور اس کے آس پاس ہمیں تلاش کر رہا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اب کیا پروگرام ہے''...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

''کاغذات تیار کراؤ تا کہ پہلی فلائٹ سے اس جہنم زار سے روانہ ہو سکیں''...... عمران نے کہا۔

''کاغذات تیار ہیں آپ کو صرف میک اپ کرنا ہے پالینڈ کی

فلائٹ دو بجے یہاں سے روانہ ہو گی"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"گڈ۔ تصویریں لاؤ"...... عمران نے کہا۔

"آ گئیں"...... وائٹ اینگل نے کہا اور کھڑا ہو گیا پھر وہ ایک بجے وائٹ اینگل کے دیئے ہوئے کاغذات میں لگی تصویروں والے میک اپ میں ائرپورٹ پر موجود تھے۔ معمولی سی چیکنگ کے بعد وہ دونوں بھی دوسرے مسافروں کی طرح جہاز میں پہنچ گئے۔ وائٹ اینگل لاؤنج ہی میں سے ان کو دیکھتا رہا پھر دو بجے جہاز روانہ ہو گیا تھا۔ ایک گھنٹے بعد جب جہاز اسرائیل کی حدود سے نکل کر بین الاقوامی فضا میں پہنچا تو انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ وہ مشن مکمل کر کے واپس لوٹ رہے تھے۔

ختم شد

پرواز کر گیا اور عمران دیکھتا رہ گیا۔

کیا ——— تھرڈ اپ ڈاؤن میزائل جو ایٹمی مواد سے لیس تھا۔ پاکیشیا کو ہٹ کر سکا۔ یا ——— ؟

عمران ——— اور صفدر جو اسرائیلی ایجنٹوں کے ساتھ میزائل اسٹیشن پر موجود تھے۔ مگر ——— ؟

پاکیشیا کو تباہ کرنے کی ایک ہولناک اور انتہائی گھناؤنی سازش جس کا تار و پود بکھیرنے کے لئے عمران کے ساتھ صرف صفدر تھا۔ کیا یہ دونوں اپنے مشن میں کامیاب ہوئے یا اسرائیل، ایکریمیا اور ——— ؟

کافرستان کی پاکیشیا کو تباہ کرنے کی دیرینہ حسرت پوری ہوگئی۔

انتہائی تیز رفتار ایکشن۔ ہر لمحہ کروٹیں بدلتا ہوا سسپنس، ایڈونچر اور مزاح سے بھرپور ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob. 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں ایک خوبصورت اور انتہائی منفرد انداز کا ناول

مکمل ناول

فاسٹ فائٹ

مصنف ظہیر احمد

فاسٹ فائٹ ——— ایک ایسی فائٹ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کی کافرستان میں ہوئی تھی۔

فاسٹ فائٹ ——— جو کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے خلاف تھی اور یہ فائٹ عمران نے جان بوجھ کر اپنے سر لی تھی۔ کیوں ——— ؟

عمران ——— جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انتہائی تیز رفتاری سے کافرستانی سرحد کراس کر کے کافرستان پہنچنے کی کوشش کی۔ لیکن ——— ؟

عمران ——— اور اس کے ساتھیوں نے جیسے ہی کافرستانی سرحد کراس کی وہ سرحدی محافظوں کی نظروں میں آ گئے۔ اور پھر ——— ؟

کافرستان ——— جس نے پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک سازش کا ارتکاب کیا۔ وہ سازش کیا تھی۔

فاسٹ فائٹ ——— کس کے خلاف تھی جس کے لئے عمران نے اپنے ساتھیوں کو کھلی چھٹی دے دی تھی۔

وہ لمحہ ——— جب عمران اور اس کے ساتھی ہر طرف سے مسلح افراد میں گھرے ہوئے تھے اور ان کے لئے بچنے کی کوئی راہ نہ تھی۔ پھر ——— ؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب جولیا اور اس کے ساتھیوں کو ایک طویل ترین برساتی نالے میں موٹر سائیکلوں پر سفر کرنا پڑا۔

وہ لمحہ ۔۔۔ جب ہر طرف سے جولیا اور اس کے ساتھیوں پر گولیاں برس رہی تھیں اور ان کے گرد دھماکے ہو رہے تھے۔ کیا جولیا اور اس کے ساتھی گولیوں اور بموں سے خود کو بچا سکے۔ یا ۔۔۔ ؟

کرنل ناگیش ۔۔۔ ایک حیرت انگیز کردار جس کے چہرے سے نقاب اترنے کے بعد عمران بھی اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔

کرنل ناگیش ۔۔۔ جو کافرستان کے میزائل اسٹیشن کا انچارج تھا اور اس نے میزائل اسٹیشن تباہ کرنے میں عمران کا بھرپور انداز میں ساتھ دیا۔ کیوں ۔۔۔ ؟

انتہائی تیز رفتار اور ایکشن سے بھرپور کہانی جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے اندر سمو لے گا اور آپ حیرت کے سمندر میں غوطے کھاتے نظر آئیں گے۔

تیز رفتار سسپنس اور طنز و مزاح سے بھرپور ایک انتہائی ایکشن فل ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں اپنی نوعیت کا ایک ناقابل یقین اور انوکھا ناول

جن زادی

ماورائی نمبر

مصنف
ظہیر احمد

جناتی دنیا ۔۔۔ ایک ایسی دنیا جہاں جنات کا راج تھا۔

جناتی دنیا ۔۔۔ جس کے سردار جن نے عمران کو ایک خط کے ذریعے پیغام بھیجا تھا۔ وہ پیغام کیا تھا ۔۔۔ ؟

جناتی دنیا ۔۔۔ جہاں جانے کے لئے عمران کو ایک ویڈیو کلپ دیکھنا تھا لیکن وہ ویڈیو کلپ اس کے کمپیوٹر سے اڑا دیا گیا تھا۔ وہ کلپ کس نے اور کیسے اڑایا تھا؟

آران ۔۔۔ جس کے ایٹم بموں اور ایٹمی تنصیبات پر آران کے اپنے ہی سائنس دانوں نے بلاسٹنگ ڈیوائسز لگا دی تھیں۔ کیوں ۔۔۔ ؟

ایٹمی تنصیبات ۔۔۔ جنہیں تباہ کرنے کے لئے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن دبانے کی دیر تھی اور دنیا کے نقشے سے آران کا نام و نشان غائب ہو جاتا۔

عمران ۔۔۔ جس پر شیطانی طاقتیں حملہ آور ہو گئی تھیں اور وہ عمران کو ہر حال میں ہلاک کرنا چاہتی تھیں۔ کیوں ۔۔۔ ؟

عمران ۔۔۔ جسے جناتی دنیا کے سردار جن نے ہر حال میں جناتی دنیا میں آنے کا کہا تھا۔

نائٹ فورس ۔۔۔ اسرائیلی ایجنسی، جس کا سربراہ مارشل ڈرگر تھا۔

مارشل ڈرگر ۔۔۔ جو اپنی فورس سے زیادہ ماورائی طاقتوں پر یقین رکھتا تھا اور

عمران سیریز میں برازیل کے جنگلوں پر لکھا گیا ایک خوفناک اور لرزا دینے والا ناول

ماورائی نمبر

مکمل ناول

اناتا

مصنف

ظہیر احمد

سلیمان جس نے عمران کو صبح جگانے کے لئے اس کے بیڈ روم کا دروازہ کھولا تو اسے عمران کے بیڈ روم کی ہر چیز کوئلہ بنی دکھائی دی۔

عمران جسے پراسرار اور ماورائی طاقتوں نے راتوں رات غائب کر دیا تھا۔

عمران جس نے خود کو ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں قید پایا اور جب اس کے سامنے بھیانک بدروحیں آئیں تو ------؟

عمران جس نے کوٹھڑی سے فرار ہونے کی کوشش کی تو اس پر خوفناک عذاب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

جوزف جس نے خواب میں عمران کو برازیل کے خوفناک جنگلوں میں بھٹکتے دیکھا تھا۔

جوزف جسے یقین تھا کہ اس کا باس عمران پراسرار قوتوں کی وجہ سے برازیل کے خوفناک جنگلوں میں پہنچ چکا ہے۔

جوزف جس نے سلیمان کو ساتھ لیا اور عمران کو برازیل کے جنگلوں میں موجود آدم خور قبائل سے بچانے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

سلیمان جس کا انداز اور جس کا کردار لمحہ بہ لمحہ احمقانہ ہوتا جا رہا تھا اور جوزف اس سے زچ ہو گیا تھا۔ پھر کیا ہوا ------؟

وہ آران کی تباہی کے لئے ایک طاقتور وچ ڈاکٹر کی مدد حاصل کر رہا تھا۔

جناتی دنیا۔۔ جہاں کے پانچ جنات اسرائیل کے ایک وچ ڈاکٹر نے اپنے قبضے میں کر رکھے تھے۔ وہ جنات کہاں تھے ------؟

عمران ۔۔ جسے جناتی دنیا میں جانے سے روکنے اور ہلاک کرنے کے لئے تمام شیطانی طریقے استعمال کئے جا رہے تھے۔ مگر ------؟

وہ لمحہ ۔۔ جب عمران کو بے ہوشی کی حالت میں ایک شیطانی طاقت نے زندہ جلانے کی کوشش کی۔

وہ لمحہ ۔۔ جب جولیا اور کیپٹن شکیل پر ہر طرف سے خونخوار کتوں نے حملہ کر دیا۔

خونخوار کتوں کو ایک شیطانی طاقت کنٹرول کر رہی تھی۔ کیسے ------؟

عمران ۔۔ جس کی مدد کے لئے جناتی دنیا کی ایک جن زادی پہنچ گئی ...

جولیا۔۔ جسے چیف نے عمران کے بغیر تمام ممبران کے ساتھ اسرائیل کی ایجنسی نائٹ فورس کے خلاف مشن پر بھیج دیا۔

نائٹ فورس ایجنسی ۔۔ جسے پاکیشیائی ایجنٹوں کی اسرائیل آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور اس ایجنسی نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہر طرف موت کے مضبوط جال پھیلا دیئے تھے۔

کیا ۔ عمران جناتی دنیا میں جانے میں کامیاب ہو سکا۔ یا ------؟

پراسرار اور ماورائی سلسلے پر لکھا گیا ایک بالکل نئے اور انتہائی منفرد انداز کا ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com